افکار و عقائد و فتاویٰ
جماعت المسلمین
(رجسٹرڈ کراچی)

مرتبہ
سید وقار علی شاہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

افکار و عقائد و فتاویٰ

جماعت المسلمین (رجسٹرڈ کراچی)

مرتبہ

سید وقار علی شاہ

کتاب: افکار وعقائد وفتاویٰ جماعت المسلمین (رجسٹرڈ کراچی)

مرتبہ: سید وقار علی شاہ

ناشر: سید وقار علی شاہ: ۱۳۲۸- دھوناچی، کریم پورہ بازار، پشاور شہر ۲۵۰۰۰، پاکستان

کتابت: الرحمٰن گرافکس، محلّہ جنگی، پشاور شہر

سر ورق: الرحمٰن گرافکس، محلّہ جنگی، پشاور شہر

طابع: (کتاب) ضیاء سنز پرنٹرز، بابو حیدر روڈ، پشاور

(سرورق) ریناله پرنٹرز، محلّہ جنگی، پشاور

طبع اول: ربیع الاول ۱۴۲۳ھ (جون ۲۰۰۲ء)

تعداد: ایک ہزار

قیمت: ۸۰ روپے

کتاب ملنے کے پتے:

وحیدی کتب خانہ، معراج کتب خانہ، مکتبہ شان اسلام محلّہ جنگی، پشاور شہر

گرجاکھی کتب خانہ، فاروقی کتب خانہ، فاران اکیڈمی، اُردو بازار، لاہور

کتب خانہ جات، علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست

باب ۳

باب ۴

باب ۵

باب ۶

باب ۷

باب ۸

باب ۱۲

باب ۱۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

تمام تعریفیں اور ہر قسم کی حمد وثنا اللہ رب العالمین کیلئے ہے۔ ہم اسی کی عبادت کرتے ہیں، اسی سے مدد مانگتے ہیں، اسی سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور اپنے نفس کی شرارتوں اور اپنے اعمال کی برائیوں سے اسی کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ سب سے بہتر کلام اللہ تعالی کا کلام ہے اور سب سے اچھا طریقہ رسول اللہ ﷺ کا طریقہ ہے، لاتعداد درود وسلام ہو، حضرت محمد ﷺ پر۔

جب کبھی کسی خاص عقیدے کے حاملین سے ان کے مخالفین مذاکرہ یا مناظرہ کرتے ہیں تو ان کے معلوم عقائد کو بنیاد بنا کر گفتگو کا آغاز کیا جاتا ہے، لیکن اراکین جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی کا معاملہ بڑا عجیب و منفرد ہے۔ وہ اپنے علاوہ کسی کو "مسلم" نہیں مانتے لیکن جب ان سے اس موضوع پر بات کی جاتی ہے تو وہ اپنے اس عقیدے سے یکسر منکر ہو جاتے ہیں اور اس نشست کا سارا وقت ان سے یہ منوانے میں صرف ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے علاوہ نہ تو کسی کو "مسلم" مانتے ہیں اور نہ کہتے ہیں۔

اس سلسلہ میں جب ان سے بات کی جاتی ہے تو وہ یہ کہتے ہیں کہ "ہم کسی مسلم کو کافر یا مشرک نہیں کہتے"۔ اب یہاں وہ مغالطہ دینے کیلئے توریہ کر رہے ہوتے ہیں کیونکہ یہاں "مسلم" سے ان کی مراد "اراکین جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی" ہوتے ہیں لہٰذا عام آدمی تو ان کے اس جواب سے دھوکہ کھا جاتا ہے جبکہ واقفانِ راز ان کے اس توریے کو سمجھ جاتے ہیں۔

اگر کوئی ان سے پوچھے کہ "کیا آپ ہمیں مسلمان سمجھتے ہیں؟" تو یہ اثبات میں سر ہلا دیتے ہیں۔ دراصل یہاں بھی وہ توریہ کر رہے ہوتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک صحیح اور اصل لفظ "مسلم" ہے جبکہ "مسلمان" ایک بگڑا ہوا غلط لفظ ہے لہٰذا اس سے وہ "غیر مسلم" ہی مراد لیتے ہیں۔

اگر ان سے پوچھا جائے کہ "کیا آپ حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی اور اہلحدیث کو مسلم کہتے اور سمجھتے ہیں؟" تو جواب میں کہتے ہیں کہ "ہم کسی کو کافر یا مشرک نہیں کہتے" حالانکہ یہ اس سوال کا جواب نہیں۔ اگر فوراً ہی ان سے پوچھ لیا جائے کہ "آپ انہیں کافر یا مشرک نہیں کہتے تو کیا آپ انہیں کافر یا مشرک سمجھتے بھی نہیں؟" تو جواب دیتے ہیں کہ "ہم تو صرف یہ کہتے ہیں کہ یہ فرقے ہیں"۔

اگر ان سے یہ سوال کیا جائے کہ "اگر کوئی کلمہ گو نہ تو آپ کی جماعت میں ہو اور نہ ان فرقوں

ہیں تو کیا ایسے شخص کو آپ مسلم کہتے اور مانتے ہو؟" تو جواب میں کہتے ہیں کہ "یہ تو غیب کا معاملہ ہے۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ کیا ہے"۔ بہر حال اس قسم کے لایعنی جوابات اور پر پیچ باتوں میں وقت ضائع کر کے، مخالفین کو اکتا کر اس محفل کو برخاست کرا دیتے ہیں اور اپنی فتح کے ڈنکے بجانے شروع کر دیتے ہیں کہ ہم نے مخالفین کو لاجواب کر دیا۔

نہ تو ہر شخص کے پاس ان کا پورا لٹریچر ہوتا ہے، اور نہ ہی کسی کو ان کے لٹریچر پر اتنا عبور حاصل ہے کہ وہ بروقت اس میں سے وہ حوالے نکال کر انہیں دکھا سکے کہ جن سے ان کے عقائد ثابت ہوتے ہوں۔ پھر ان کے لٹریچر سے ان کے عقائد کو ثابت کرنا بھی ہر شخص کے بس کی بات نہیں کیونکہ یہ اس میں بھی توریہ و تقیہ سے کام لیتے ہیں، مزید براں ایسی کسی خاص یا خطرناک بات کو بھی یہ براہ راست نہیں بیان کرتے بلکہ گھما پھرا کر ایک طویل، خوشنما اور مزین تحریر کے درمیان میں رکھ دیتے ہیں جس پر کوئی عام آدمی گرفت نہیں کر سکتا بلکہ خواص بھی اس پر سے روانی میں گزر جاتے ہیں۔ یہ کام وہی کر سکتا ہے کہ جو ان کے طریقہ واردات سے واقف ہو اور ان کا محرم راز بھی رہ چکا ہو، چنانچہ احباب نے کافی اصرار کے ساتھ یہ ذمہ داری میرے اوپر ڈالدی کہ اور کاموں کو چھوڑ کر سب سے پہلے یہ بنیادی کام تو میں کر ڈالوں، لہٰذا موضوع کا عنوان "افکار و عقائد و فتاوی جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی" تجویز کیا اور اس کے لئے جماعت کے لٹریچر کا مطالعہ از سر نو شروع کر دیا۔

مسعود احمد صاحب کے معتقد و مقلد کی حیثیت سے ان کا لٹریچر تو پہلے بھی میں پڑھ چکا تھا لہٰذا میرا خیال تھا کہ کوئی زیادہ مواد اس موضوع پر نہ مل سکے گا لیکن اب، جب دوبارہ سے سارے لٹریچر کا مطالعہ کھلے ذہن اور تحقیقی و تنقیدی نگاہ سے کیا تو ایسی ایسی چیزیں سامنے آئیں کہ بس دنگ ہی ہو کر رہ گیا۔ ضروری ہے کہ آپ سب سے پہلے تو اس چیز کو سمجھ لیں کہ مسعود صاحب نے اپنے متبعین کو کس طرح سے دوسروں کی تقلید و عقیدت سے نکال کر اپنی تقلید و عقیدت میں مبتلا کیا۔

① مسعود احمد صاحب نے اپنی تحریروں اور تقریروں کے ذریعے لوگوں کے ذہنوں میں ان کے اسلاف کے متعلق شکوک و شبہات پیدا کیے۔ ان کی کتابوں کے متعلق بد ظنی و بد گمانی پیدا کی۔ یہاں تک کہ لوگوں کو یقین آگیا کہ ہمارے اسلاف غلط تھے۔ ان کی وجہ سے دین کی شکل بگڑ گئی۔ ان کی وجہ سے امت مسلمہ تفرقے کا شکار ہو کر غیروں کی محکوم ہو گئی بلکہ یہ کہ امت مسلمہ

معدوم ہو گئی، ختم ہو گئی، منقطع ہو گئی۔ تمام مفسرین، فقہاء اور مؤرخین غلط۔ تفسیریں سب غلط، کتب فقہ سب غلط، کتب تاریخ سب غلط بلکہ دشمنان اسلام کی سازش، وغیرہ وغیرہ۔

(۲) اب صرف قرآن مجید، احادیث نبوی ﷺ اور صحابہ کرامؓ رہ گئے۔ صحابہ کرامؓ کے متعلق بتایا کہ ان سے بھی غلطیاں ہوئیں۔ سیاسی طور پر بھی اور دینی طور پر بھی۔ یہاں تک کہ نماز جیسے بنیادی رکن کی بعض اہم بلکہ فرض چیزیں تک بھول گئے۔ حضرت علیؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ جیسے صحابہ بھی اس اصول کو نہیں جانتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے قول وفعل میں تضاد کی صورت میں قول لیا جائے گا اور فعل چھوڑ دیا جائے گا، وغیرہ وغیرہ۔ مسعود احمد صاحب کے شاگرد محمد اشتیاق صاحب کی تحریروں سے تو یہ بھی انکشاف ہوتا ہے کہ اس اصول کو نہ جاننے اور چند اہم احادیث سے لاعلمی کی وجہ سے حضرت علیؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ (معاذ اللہ) ایک شیطانی، خبیث، حرام، مکروہ اور موجب گناہ فعل کے بھی مرتکب ہوئے۔ لہٰذا صحابہ کرامؓ کا فہم دین بھی مشکوک ہو گیا۔

(۳) اب صرف قرآن مجید اور احادیث نبوی ﷺ رہ گئیں۔ قرآن مجید کے متعلق بھی یہ ذہن سازی کر دی گئی کہ اگر قرآن مجید کو حدیث کی روشنی میں نہ دیکھا جائے تو اسکی بہت سی آیات میں تضاد پایا جاتا ہے، ایک دوسرے کے خلاف ہیں۔ خود قرآن کی قطعیت پر ان سے چوٹ پڑتی ہے۔ بعض آیات ناممکن العمل ہیں، مہمل ہیں۔ "قرآن ہر لحاظ سے ایک مکمل کتاب ہے" یہ ایک خوشنما جملہ تو ضرور ہے لیکن حقیقت کچھ بھی نہیں۔ قرآن مجید اپنی شرح ووضاحت کیلئے حدیث کا محتاج ہے، وغیرہ وغیرہ۔ اس طرح قرآن مجید کے متعلق بھی بہت سی غلط فہمیاں اور شکوک ذہنوں میں جگہ پا گئے۔

(۴) اب صرف احادیث نبوی ﷺ رہ گئیں۔ پہلے تو ان کے متعلق کچھ ایسے اصول وضع کیے کہ مثلاً: مسند احمد کی صحیح حدیث کو یہ کہہ کر رد کر دیا کہ یہ ترمذی کی حدیث کے خلاف ہے، یا یہ کہ ابوداؤد کی صحیح حدیث کو خواہ مخواہ صحیحین کی حدیث کے خلاف کہہ کر ضعیف ٹھہرا دیا، وغیرہ وغیرہ۔ اس کے بعد فن حدیث پر کرم فرمائی کی، کیونکہ احادیث کی تصحیح وتضعیف کا دارومدار فن حدیث پر ہے، لہٰذا اس کے متعلق ارشاد فرمایا کہ اصول حدیث میں فن تدلیس جیسی لغو، لایعنی، بے حقیقت اور باطل چیز دشمنان اسلام کی سازش ہے۔ اب یہ ایک ایسا خطرناک اور کاری وار ہے کہ جس

کو بنیاد بنا کر پورے اصول حدیث کو مشکوک قرار دیا جا سکتا ہے۔

فن تدلیس، اصول حدیث کا ایک اہم اور بنیادی فن ہے۔ اگر دشمنان اسلام نے ایک سازش کے ذریعے اسے اصول حدیث میں داخل کر دیا تھا تو پھر نہ جانے اور کون کون سی چیزیں دشمنان اسلام نے اصول حدیث میں داخل کر دی ہوں گی۔ یہ دشمنان اسلام کون تھے؟ کیا محدثین؟ اگر محدثین نہیں، تو پھر بھی ان کی علمیت و حیثیت تو مشکوک ہو ہی گئی کہ دشمنوں کی سازش کو وہ ساری عمر نہ سمجھ سکے اور فن تدلیس جیسے لغو فن کی لغویت میں ساری عمر مبتلا رہے۔ یہ تو اچھا ہوا کہ چودہ سو سال کے بعد مسعود احمد صاحب نے اس سازش کا انکشاف کر دیا، ورنہ تو نا معلوم کب تک لوگ اس باطل فن میں اپنا وقت ضائع کرتے رہتے لہٰذا، کیا اب محدثین، ان کی کتابوں اور فنون پر اعتبار کیا جا سکتا ہے؟

⑤ جب سب کچھ مشکوک ہو گیا تو پھر رہ گئے صرف مسعود احمد صاحب، لہٰذا اب وہ جس آیت یا حدیث کے ذریعے، دین کی جیسی بھی شرح و وضاحت کریں گے، وہی صحیح و حجت ہو گی۔ دیکھا! مسعود احمد صاحب نے دین کی کتنی بڑی خدمت کی ہے۔

مسعود احمد صاحب کی خدمت دین کے بارے میں جو کچھ میں نے بیان کیا ہے وہ ابواب کتاب کے بالترتیب مطالعے سے آپ پر واضح ہو جائے گا۔ آپ جان لیں گے کہ کس طرح سے مسعود احمد صاحب نے اپنے متبعین کو دوسروں کی تقلید سے نکال کر اپنی تقلید و واردات مندی میں داخل کیا۔

اس کتاب میں، میرے قائم شدہ عنوانات کے تحت، جو مواد پیش کیا گیا ہے وہ جماعت المسلمین یا اس کے ادارے مطبوعات اسلامیہ کے تحت چھپنے والی کتب یا کتابچوں، اور مسعود احمد صاحب (بی، ایس سی) کے اپنے تحریر و دستخط شدہ مراسلوں سے لیا گیا ہے۔ "تحقیق صلاۃ" اور چند ایک کتابچوں کے علاوہ باقی سب کتب و کتابچے مسعود احمد صاحب کے تحریر کردہ ہیں۔

تفسیر قرآن عزیز چونکہ میرے پاس مکمل نہیں لہٰذا اس پر اور منہاج و صلوٰۃ المسلمین پر علیٰحدہ سے کام کرنے کا ارادہ ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ۔ "المسلم" کے ایک تا گیارہ اور "مجلۃ المسلمین" کے چند ہی شمارے میرے پاس ہیں لہٰذا ان سے جو مواد مل سکا پیش کر دیا۔ المسلم کی اشاعت نمبر ۱ (شوال ۱۴۰۶ھ مطابق جون ۱۹۸۶ء) تا اشاعت نمبر ۱۰ (رمضان المبارک ۱۴۱۶ھ) کے دس شمارے، مسعود

احمد صاحب کی زندگی ہی میں ان کے زیر نگرانی شائع ہوئے۔

اس کتاب کو تیرہ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے باب میں قارئین کو جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی کے ان اصول و قواعد میں سے، کچھ سے روشناس کرایا گیا ہے کہ جن کا وہ اپنے مخالفین کو پابند کرتے ہیں اور اس کے بعد کے بارہ ابواب کو ان کی روشنی میں جانچنے کی درخواست کی گئی ہے۔ ویسے ان میں سے بہت سے اصولوں کے صحیح یا غلط ہونے کی بحث تو ایک طرف وہ اصول خود اپنے اصولوں پر بھی پورے نہیں اترتے، نیز ان میں سے اکثر باہم متناقض بھی ہیں۔

دوسرے باب میں جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی کے اللہ تعالیٰ، فرشتوں، انبیاء، ائمہ اور دیگر شخصیات وغیرہ کے بارے میں، تیسرے اور چوتھے باب میں قرآن مجید، تفاسیر، تواریخ، کتب فقہ، اجماع، قیاس، اجتہاد، نماز اور اصول حدیث وغیرہ کے بارے میں فتوے ہیں۔

پانچویں باب میں فرقہ بندی کی تعریف و شرعی حیثیت، فرقوں کے نام، ان کی تکفیر اور انجام کے بارے میں، چھٹے باب میں جماعت اہلحدیث، احناف، اکابرین دیوبند و تبلیغی جماعت کے بارے میں اور ساتویں باب میں دین، مذہب، تقلید، مقلدین اور مدارس وغیرہ کے بارے میں فتوے ہیں۔

آٹھویں باب میں امیر، امام، حاکم، خلیفہ، سلطان، سواد اعظم، جمہوریت اور جہاد وغیرہ کے بارے میں، نویں باب میں اسم علم، فرقہ، الجماعۃ اور مسلم وغیرہ کی تعریف، جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی کے قیام کی وضاحت اور رجسٹریشن وغیرہ کے بارے میں، دسویں، گیارہوں اور بارہویں باب میں جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی کی حیثیت، مقام، انجام اور دیگر امور کے بارے میں، تیرہویں باب میں مسعود احمد صاحب اور ان کی کتب وغیرہ کے بارے میں فتوے ہیں۔

اس کتاب میں چودہواں باب جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی کے امام دوم محمد اشتیاق صاحب کے متعلق تھا لیکن اس سے کتاب کی علمی حیثیت اور معیار بہت متاثر ہو رہا تھا للذا فی الحال اسے اس کتاب کے ساتھ شائع نہیں کیا جا رہا البتہ اگر ضرورت محسوس ہوئی تو اسے ایک الگ کتابچے کی صورت میں شائع کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد ایک دوسری کتاب پر کام شروع کرنے کا ارادہ ہے جس کا عنوان "جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی کی علمی خیانتیں، دھوکے اور تناقضات" ہوگا۔ اسی میں "تحقیق مزید میں تحقیق کا فقدان" کا جواب بھی آجائے گا، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

اسلاف اور ان کی علمی و عملی کاوشوں کو مشکوک و رد کر دینے کے بعد مسعود احمد صاحب کی

شخصیت، ان کی کتابوں اور ان کی جماعت کو کس طرح بڑھا چڑھا کر پیش کیا گیا ہے، اس سلسلہ میں دیکھئے اس کتاب کے ابواب دہم تا سیز دہم، مزید بر آں اس کتاب کے باب پنجم اور نہم تا دوازدہم میں جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی کے بانی و امام اول مسعود احمد صاحب (بی، ایس سی) اور امام دوم محمد اشتیاق صاحب کی مختلف تحریرات سے ان کے دیگر افکار و عقائد کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل چند عقائد بھی بالکل واضح ہو گئے ہیں:

① جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی کے قیام سے پہلے "امت مسلمہ" ختم ہو چکی تھی، معدوم ہو چکی تھی، منقطع ہو چکی تھی۔ اسے از سر نو سے مسعود احمد صاحب نے قائم کیا۔

② جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی کے علاوہ باقی سب کلمہ گو جماعتیں، تنظیمیں اور تحریکیں "فرقے" ہیں، "امت مسلمہ" سے خارج ہیں، "مسلم" نہیں ہیں، آخرت میں ان ٹھکانہ "جہنم" ہوگا، لہٰذا دینی معاملات میں ان سے اعتزال ضروری بلکہ فرض ہے۔

③ جو کلمہ گو نہ تو کسی فرقے میں شامل ہے اور نہ ہی جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی میں، تو باوجود کتاب و سنت پر عمل کرنے کے، وہ بھی "مسلم" نہیں اور "کفر کی موت" مرنے والا ہے۔

④ "مسلم" بننے اور کہلوانے کے لئے، جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی کے امام کے ہاتھ پر بیعت لازم و ملزوم، اس کی نافرمانی و مخالفت سے گریز، اور اس کی اطاعت فرض ہے۔

⑤ اللہ کی جماعت، الجماعۃ، فرقہ ناجیہ، جنتی طائفہ، طائفہ منصورہ، دینی جماعت، جماعت حقہ اور امت مسلمہ صرف اور صرف جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی ہی ہے۔ جنت اور اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت کی مستحق، نیز خلافت اور جہاد فی سبیل اللہ کی اہل بھی صرف یہی ایک جماعت ہے، وغیرہ وغیرہ۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حق بیان کرنے اور اس کے اتباع کی توفیق عطاء فرمائے، باطل سے بچنے اور اس سے مقابلے کی ہمت، توفیق اور وسائل عطاء فرمائے، جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی کو اپنے افکار، عقائد اور فتووں کی، کتاب و سنت کی روشنی میں، اصلاح کی توفیق عطاء فرمائے اور اسے فرقوں میں ایک اضافے کی بجائے امت مسلمہ کی اصلاح و خدمت کی ایک تحریک بنا دے، جس کا یہ ابتداء میں عزم لے کر اٹھی تھی، تاکہ ہم بھی اس کار خیر میں اس کا ہاتھ بٹا سکیں، آمین۔

پشاور: ۱۹ محرم الحرام ۱۴۲۳ھ — سید وقار علی شاہ

(بروز بدھ) ۳ اپریل ۲۰۰۲ء

باب اول

ادلہ، اصول دین، اصول و قواعد
جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی، برائے مذاکرہ و مناظرہ

اس باب میں آپ جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی کی تحریرات سے وہ اصول و قواعد ملاحظہ فرمایئے کہ جن کا عام طور پر، اراکین جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی، تحریر، گفتگو، مذاکرہ یا مناظرہ میں اپنے مخالفین کو پابند کرتے ہیں۔ انہیں ذہن نشین کر کے جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی کے افکار، عقائد اور فتووں کا مطالعہ کیجئے اور دیکھئے کہ کیا وہ ان میں، اپنے ان اصول و قواعد کی پوری طرح پاسداری کرتے ہیں؟ کیا وہ بھی اپنے آپ کو پوری طرح ان کا پابند کرتے ہیں یا نہیں؟

(۱) دین اسلام میں شریعت الہیہ کے دو ماخذ ہیں:۔ اول: قرآن مجید دوم: حدیث رسول اللہ ﷺ... احادیث صحیحہ مکتوب ہیں اور اگر مکتوب نہ بھی ہوں تو کوئی خاص فرق نہیں پڑتا اسلئے کہ حدیث، قرآن مجید کی عملی تشکیل ہے اور یہ چیز عملاً متواتر ہے لہذا وہ بغیر مکتوب ہوئے بھی محفوظ رہ سکتی ہے۔ جس طرح شادی کی رسمیں ہیں وہ کہیں لکھی ہوئی نہیں ہوتیں لیکن پھر بھی ان پر بالترتیب عمل ہوتا رہتا ہے اور کوئی ان میں سے چھوٹنے نہیں پاتی۔ برطانیہ کا دستور تحریر شدہ نہیں ہے پھر بھی اس کی ہر شق محفوظ ہے اور اس پر عملی تواتر شاہد ہے (برہان المسلمین: ص ۵، ۱۶۴)۔

(۲) جن میں یہ دین کامل ہوا تھا یقیناً وہ دو ہی چیزیں تھیں۔ ایک قرآن مجید، دوسری حدیث شریف۔ لہذا ثابت ہوا کہ اسلام صرف قرآن و حدیث کے اندر محفوظ ہے... تیسری چیز اس دین میں اسی وقت شامل ہو سکتی ہے جب اس دین کو ناقص مانا جائے لیکن یہ عقیدہ قرآن مجید کے خلاف ہے لہذا کفر ہے۔ خلاصہ یہ ہوا کہ اسلام کامل دین ہے لہذا اب اس میں نہ کسی کے اجتہاد و قیاس کو داخل کرنے کا سوال پیدا ہو سکتا ہے اور نہ کسی نیک کام کو شامل کرنے کا جو پہلے سے اس میں موجود نہ ہو۔ یعنی اسلام میں رائے اور بدعت حسنہ کی کوئی گنجائش نہیں (ہمارا دین صرف ایک یعنی اسلام: ص ۵)۔

(۳) (ہم) مثالوں سے مرعوب نہیں ہوتے اور نہ انہیں دلیل کا درجہ دیتے ہیں۔ ہم دلیل تو صرف آیت یا حدیث کو مانتے ہیں... جو شخص اللہ تعالیٰ کی آیات اور اس کے رسول ﷺ کے قول یا

فعل کے مقابلہ میں کسی دوسرے کے قول یا فعل کو مانتا ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے (الجماعہ : ص ۳۳: ۴۷)۔

(۴) جو شخص بھی جماعت المسلمین میں شامل ہوتا ہے وہ صرف مسلم ہوتا ہے، نہ اس کا کوئی مسلک ہوتا ہے اور نہ کوئی مذہب، نہ اسکا کوئی مکتبۂ فکر ہوتا ہے اور نہ اسکی کوئی فرقہ وارانہ فقہ۔ اس کا تو بس دین ہوتا ہے اور وہ دین اسلام ہوتا ہے۔ وہ صرف قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے احکام کا پابند اور توحید اور سنت پر گامزن ہوتا ہے... جماعت المسلمین نہ فرقہ ہے اور نہ فرقہ وارانہ مذاہب کو اسلام سمجھتی ہے (تبلیغی جماعت کا نصاب اور شرک : ص ۲۲)۔

(۵) ...جو لوگ اپنے معاملات میں کسی غیر نبی کو سند مانتے ہیں، اس کے قول و فعل کو بلا چون وچرا اور بے دلیل تسلیم کرتے ہیں وہ گویا اس کو نبی کا درجہ دیدیتے ہیں۔ آیت بالا کی رو سے ایسے لوگ مومن نہیں ہو سکتے... رسول ہی وہ ہستی ہے جو اپنے منصب کے لحاظ سے اس بات کا حقدار ہے کہ وہ منزل من اللہ شریعت کی تشریح و توضیح کر سکے، کسی دوسرے کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ تشریح و توضیح کرے (ہمارا امام صرف ایک : ص ۴، ۵)۔

(۶) قرآن مجید کی تفسیر رسول اللہ ﷺ کے فرائض منصبی میں سے ہے (ختم نبوت کا انکار کفر ہے : ص ۵)۔ محمد رسول اللہ ﷺ قرآن مجید کے شارح ہیں (ہمارے عقائد : ص ۳)۔

(۷) شرح بھی وہی حجت ہوگی جو رسول کے ذریعہ سے ملے گی... شارع بھی اللہ اور شارح بھی اللہ۔ اگر امام کو آپ شارح سمجھتے ہیں تو یہ بھی شرک ہے... شارح قانون کی حیثیت سے بھی کسی انسان کی تقلید کرنا شرک ہے (التحقیق فی جواب التقلید : ص ۳۴، ۱۳۹)۔

(۸) منزل من اللہ صرف قرآن و حدیث ہے لہذا صرف قرآن و حدیث ہی اصل دین ہے... بر خلاف اس کے جماعت اہلحدیث کے ہاں اصل دین چار ہیں (۱) قرآن مجید (۲) حدیث (۳) اجماع صحابہ و تابعین اور (۴) قیاس... علمائے اہلحدیث بعض مواقع پر بالکل بے دلیل فتوے دیتے ہیں، بعض مواقع پر اپنے فتوے کی تائید میں ضعیف حدیث پیش کرتے ہیں اور یہ تک نہیں بتاتے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور بعض مواقع پر اپنی تائید میں کتب فقہ کی عبارتیں پیش کرتے ہیں گویا انہیں بھی حجت سمجھتے ہیں۔ بر خلاف اس کے جماعت المسلمین میں ایسا کوئی نہیں کرتا۔ ہم ضعیف حدیث سے استدلال نہیں کرتے، نہ ہمارا فرقہ وارانہ فقہ سے کوئی تعلق ہے۔ بلکہ فرقہ وارانہ فقہ کو حجت شرعیہ

سمجھنا ہمارے نزدیک شرک ہے۔ ہمارا کام قرآن وحدیث کو من وعن پہنچانا ہے نہ کہ اپنے اجتہادات کی اشاعت (جماعت المسلمین اور اہلحدیث میں بنیادی فرق: ص ۲، ۷، ۸، اشاعت جدید: ص ۲، ۶، ۷)۔

(۹) ہم یہ نہیں دیکھتے کہ عہد رسالت کے بعد کیا کیا ہوتا رہا۔ ہم تو عہد رسالت کو دیکھتے ہیں کہ کیا ہوا اور کیا نہیں ہوا۔ مسلم کیلئے بس وہی نمونہ ہے۔ آپ نے لکھا ہے کہ کلیہ کا بیان نہ ہو، جواب واضح ہو۔ ہم تو کلیہ ہی بیان کرتے ہیں۔ رائے اور نتیجہ بیان نہیں کرتے۔ ہم پہنچانے والے ہیں۔ ہم وہی پہنچاتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ سے سلسلہ بہ سلسلہ ہم تک پہنچا، کیا ہم وہ پہنچائیں جو رسول اللہ ﷺ سے ہم تک نہیں پہنچا مثلاً جو مونچھیں پست نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں (نسائی بسند حسن) جو ہمیں دھوکا دے وہ ہم میں سے نہیں (صحیح مسلم) جو شخص جس قوم کی مشابہت کرے وہ انہی میں سے ہے وغیرہ وغیرہ۔ کیا ان تمام احادیث کو ہم بیان کریں جن لفظوں کے ساتھ وہ وارد ہیں یا ہم ساتھ میں یہ بھی کہہ دیں کہ جو مونچھیں پست نہیں کرتا وہ کافر ہے۔ جو مسلمین کو دھوکا دیتا ہے وہ کافر ہے۔ یہ فیصلہ ہم سے نہ کرائیے۔ ہم تو جو وارد ہوا ہے وہی کہینگے۔ اس سے آگے کچھ نہیں (مراسلہ مسعود احمد صاحب بنام ضیاء الرحمٰن صاحب، ۱۷ رجب ۱۴۱۳ھ: ص ۴، ۵)۔

(۱۰) جتنا حدیث میں تھا اتنا ہی میں نے لکھا ہے۔ قیاس نہیں کیا... اجتہاد کی ضرورت ہی نہیں (مراسلہ مسعود احمد صاحب بنام گل خطاب احمد صاحب، ۲۸ محرم ۱۴۱۱ھ: ص ۱، ۲)۔

(۱۱) دینی معاملات میں کسی کی رائے کو تسلیم کرنا تقلید ہوتا ہے (جماعت المسلمین پر اعتراضات اور انکے جوابات: ص ۳۴)۔ کسی شخص کی رائے نہ حجت شرعیہ ہو سکتی ہے اور نہ اسے دین میں شامل کیا جا سکتا ہے... رائے کے ذریعہ دین میں اضافہ یا آمیزش شرک ہے (مذاہب خمسہ اور دین اسلام: ص ۱۵)۔

(۱۲) انسانوں کے ذہن کی پیداوار باطل ہوتی ہے... باطل وہ ہے جو زمین سے یا اہل زمین کے دماغوں سے نکلا... انسانوں کی رائے وقیاس، فتوے اور اجتہاد کو حق سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ یہ چیزیں خس وخاشاک اور کوڑا کرکٹ کے جھاگ کی طرح ہیں لہذا باطل ہیں اور باطل کی پیروی مومن کا کام نہیں کافر کا شیوہ ہے... جو علماء کی رائے وقیاس کی پیروی کرتے ہیں وہ مومن نہیں ہیں (حق کیسے غالب ہوتا ہے: ص ۶، ۷)۔

(۱۳) علماء کے اقوال نہ مآخذ شریعت ہیں نہ دلیل... اقوال الرجال دلائل نہیں لہذا ہم ان کا جواب دینے کے مکلف نہیں ہیں (التحقیق فی جواب التقلید: ص ۱۱۳، ۷، ۱۳)۔ یہ سب اقوال الرجال ہیں۔

آپ کی طرح ہم بھی اقوال الرجال کو نہیں مانتے۔ آپ قرآن مجید اور احادیث نبوی پیش کریں... ہم ان اقوال کو حجت ہی نہیں سمجھتے (الجماعۃ القدیمۃ: ص ۲۶، ۳۶)۔

(۱۴) سجدوں میں رفع یدین کرنا کسی صحیح، صریح اور مرفوع حدیث سے ثابت نہیں... یہ بات حیرت انگیز ہے کہ یہ چاروں رفع یدین کسی ایک حدیث میں اکٹھے بیان نہیں کئے گئے کسی میں کوئی رفع یدین ہے اور کسی میں کوئی۔ کوئی مجمل روایت ہے اور کوئی مضطرب... قائلین رفع نے حد ہی کر دی کہ موضوع اور جھوٹی روایتوں کو یہ کہہ کر کہ "اس مفہوم کی دوسری حدیث صحیح ہے" حسن بنادیا اور اس طرح شواہد کی تعداد بڑھادی... اس طرح تو ہر شخص کر سکتا ہے کہ کسی صحیح حدیث کے خود ساختہ مفہوم کے مطابق سینکڑوں حدیثیں بنادے اور کہے کہ دیکھو اس مفہوم کے کتنے شواہد ہیں... واضح ہو کہ موضوع حدیثیں شواہد کا کام نہیں دیتیں (سجدوں میں رفع یدین ثابت نہیں: ص ۱۵، ۱۶، ۱۸، ۱۹)۔

(۱۵) ہم نے ضعیف حدیثوں کو اس لئے پیش نہیں کیا کہ وہ ہمارے نزدیک حجت نہیں، بلکہ ہم نے ان کو بطور شواہد کے بھی پیش نہیں کیا اگرچہ عثمانی صاحب شواہد میں خاموشی کے ساتھ ضعیف حدیث پیش کرتے ہیں بلکہ بطور حجت کے بھی پیش کرتے ہیں... جماعت المسلمین نہ ضعیف حدیث پیش کرتی ہے اور نہ اسے حجت مانتی ہے (ذہن پرستی: ص ۶۲، ۸۵)۔

(۱۶) مقلدین جانبدار ہوتے ہیں لہٰذا ان کا قول حدیث کی صحت کیلئے معیار نہیں۔ اس کے لئے غیر جانبدار ماہرین فن کی ضرورت ہے۔ یعنی محدثین کا فیصلہ تسلیم کرنا پڑے گا (برہان المسلمین: ص ۱۲۳)۔

(۱۷) ضعف کا فیصلہ ایک فرد کی رائے سے کرنا اور مزید تحقیق نہ کرنا حقیقت پسندی نہیں ... جرح و تعدیل کا فیصلہ تحقیق اور عامۃ المحدثین کی رائے سے ہوگا نہ کہ انفرادی رائے سے، لہٰذا انفرادی رائے اگر اسماء الرجال کی کتابوں میں مل جائے تو اس کو بنیاد بنا کر کسی ثقہ راوی کو غیر ثقہ بتانا صرف اپنی رائے کو نباہنے کا بہانہ ہوگا (ذہن پرستی: ص ۴۲، ۴۳)۔

(۱۸) جو لوگ محدث نہ ہوں اور جن کو فن حدیث کا پورا علم نہ ہو بلکہ اس کی الف، ب، ت سے نابلد ہوں وہ کس طرح کسی صحیح ترین حدیث کو جھوٹا اور ضعیف قرار دے کر محدثین کے فیصلوں کا مذاق اڑا سکتے ہیں۔ مگر ہوتا یہ ہے کہ یہ حضرات اسماء الرجال کی کتابیں اس لئے چھانتے ہیں کہ وہ یہ دیکھیں جو حدیث ان کے خود ساختہ نظریئے اور مطلب کے خلاف نظر آتی ہو اسے کسی طرح مسترد کر دیا جائے۔ اب وہ کسی صحیح حدیث کو کس طریقہ سے ضعیف قرار دیتے ہیں اس کی

ایک ادنیٰ سی مثال ملاحظہ فرمایئے۔ مثلاً دس امام کہتے ہیں کہ راوی ثقہ ہے ایک امام نے کہہ دیا کہ ضعیف ہے تو یہ کیا کرتے ہیں کہ اس امام کا قول نقل کرتے ہیں جو اسے ضعیف کہتا ہے باقی دس کو چھوڑ دیتے ہیں (جماعت المسلمین پر اعتراضات اور انکے جوابات : ص ۴۳، ۴۴)۔

(۱۹) اگر کوئی شخص محض اپنے نظریہ کی خاطر حدیث کو نہیں مانتا اور اس کی بے جا تاویل وتضعیف کرتا ہے تو کیا اسے ڈر نہیں کہ حدیث کو نہ ماننے کی وجہ سے کہیں اس کا ایمان جس کا وہ مدعی ہے سلب نہ ہو گیا ہو (ذہن پرستی : ص ۴۶)۔ عقیدے کی بنیاد رکھنے کے لئے یا عمل کرنے کیلئے ایک ہی حدیث کافی ہوتی ہے (مختلف ادوار اور جماعت المسلمین : ص ۲۲)۔ ایمان والوں کیلئے تو ایک ہی حدیث کافی ہے (عذاب قبر کہاں ہوتا ہے ؟ : ص ۳۰)۔

(۲۰) ہمارے ہاں یہ اصول ہے ہی نہیں کہ آیات واحادیث کو ٹکرا کر ان آیات واحادیث کو ساقط کردیں... یہ حنفیوں کا اصول ہے... اگر بظاہر تضاد بھی ہوتا ہے تو تطبیق دے کر دونوں صحیح احادیث پر عمل کرتے ہیں۔ ساقط کسی کو نہیں کرتے... لہٰذا سب احادیث ایک دوسرے کی موافقت کرتی ہیں۔ ٹکراؤ تو تقلید کی کرشمہ سازی ہے (تلاش حق : ص ۱۷۵ تا ۱۷۸)۔

(۲۱) اپنا ایک خاص عقیدہ بنانے کے بعد لوگوں کا یہ عجیب رویہ ہو گیا ہے کہ جو حدیث ان کے عقیدہ کے خلاف ہوتی ہے اسے قرآن مجید کے خلاف کہہ کر اپنا پیچھا چھڑا لیتے ہیں۔ یہ اچھی روش نہیں ہے۔ کاش یہ لوگ غور کرتے کہ وہ کہاں جا رہے ہیں... قرآن مجید کی کسی آیت کے مضمون کو توڑ مروڑ کر اپنے عقیدہ کے مطابق کر لینا اور پھر حدیث کو اس خود ساختہ مفہوم کے خلاف قرار دے کر قرآن مجید کے خلاف کہنا یہ صحیح نہیں، زیادتی ہے... بالفرض محال اگر یہ مان لیا جائے کہ حدیث قرآن مجید کے خلاف ہے تب بھی صحیح حدیث کو مسترد نہیں کیا جا سکتا۔ تطبیق کی کوئی صورت تلاش کی جائے گی لیکن اسے مسترد نہیں کیا جائے گا (عذاب قبر کہاں ہوتا ہے ؟ : ص ۷ تا ۹)۔

(۲۲) یہ متفق علیہ مسئلہ ہے کہ حدیث کی مخالفت کفر ہے تو ہونا یہ چاہیے تھا کہ حدیث کے مخالف عقیدہ رکھنے والے کو کافر کہا جاتا... اگر حدیث ثابت شدہ ہو گی تو اس پر بھی شبہ نہیں کیا جائے گا، اشکالات کو مسترد کر دیا جائے گا... کسی فرضی چیز کی بنیاد پر نہ کوئی عقیدہ ہوتا ہے اور نہ عمل (حوالہ مذکورہ : ص ۷، ۱۲، ۱۴)۔

(۲۳) کوئی فن حدیث کی تحقیر کرتا ہے اور یہ یقین دلانے کی کوشش کرتا ہے کہ ”محدثین کی

تصحیح وتضعیف کا کوئی اعتبار نہیں"، کوئی کہتا ہے: "محدثین بھی آخر انسان تھے، ان سے بھی غلطی ہو سکتی ہے"... کبھی کہتا ہے: احادیث میں تعارض ہے، بجائے تطبیق کے وہ ظاہری اختلاف کو ہوا بنا کر پیش کرتا ہے... بعض احادیث کا متن عام لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتا لہٰذا فطری طور پر وہ اس حدیث پر اعتراض کرنا شروع کر دیتے ہیں حالانکہ اگر غور سے دیکھا جائے تو وہ اعتراض حدیث پر نہیں ہوتا بلکہ اس غلط مفہوم پر ہوتا ہے جو کسی خاص شخص کے ذہن میں آتا ہے، یہ ضرور ہے کہ اس غلط فہمی کی وجہ سے اعتراض کی زد حدیث ہی پر پڑتی ہے نہ کہ اس شخص کے فہم پر (فتنے اور ان کا سد باب: ص ۱۰، ۱۱، ۱۳)۔

(۲۴) ایسی احادیث جو پایہ ثبوت کو نہیں پہنچتیں اپنی دلیل میں نقل کر کے لوگوں کو گمراہ نہ کریں۔ اس طریقہ سے وہ اپنے مقلدین کو تو متاثر کر لیں گے لیکن علم رکھنے والے حضرات بخوبی جانتے ہیں کہ یہ چیز دھوکا دہی کے سوا کچھ نہیں... ہمیں اس بات پر بھی تعجب ہے کہ فضائل میں ضعیف اور گھڑی گھڑائی احادیث قابل قبول ہوتی ہیں۔ یہ بات کس نے کہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یا اس کے رسول ﷺ نے یا صحابہ کرام نے... یہ نظریہ خود ساختہ ہے۔ لہٰذا کالعدم ہے... ایسے خود ساختہ نظریہ کو چھوڑ دیجئے۔ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کو مضبوطی سے پکڑ لیجئے (تحقیق صلاۃ، اشاعت دوم: ص ۵۴، ۶۰)۔

(۲۵) انہوں نے پوری حدیث نقل نہیں کی، اتنی حدیث سے احناف کا مسئلہ تو ثابت ہو جائے گا لیکن اسلام کا حق ادا نہ ہوگا۔ آپ بخوبی جانتے ہیں کہ اسلام میں دھوکا دہی حرام ہے۔ دھوکا اور وہ بھی دینی معاملات میں؟ الامان الحفیظ (حوالہ مذکورہ: ص ۶۱)۔

(۲۶) اگرچہ ابن حبان نے ثقہ کہا ہے مگر ان کا ثقہ اس حالت میں کہنا کہ دوسرے ائمہ مجہول کہہ رہے ہوں تساہل پر محمول سمجھا جائے گا... ابن حبان کا ثقہ کہنا غیر مفسر ہے... ابن حبان ہر ایک راوی کو ثقہ کہنے میں بڑے دلیر ہیں یعنی ابن حبان ثقہ سے کم بات نہیں کرتے (حوالہ مذکورہ: ص ۱۱۲، ۱۱۷، ۱۵۰، ۲۵۰)۔ امام ابن حبان سے زیادہ بڑے ائمہ جرح وتعدیل مثلاً یحییٰ بن معین نے اس کی توثیق کی ہے لہٰذا امام ابن حبان کا قول وقیع نہیں (ذہن پرستی: ص ۶۰)۔ ابن حبان اور عجلی جو متساہلین میں سے ہیں انہوں نے اس کو ثقہ کہدیا لیکن حافظ ابن حجر جو نہ متشددین میں سے ہیں اور نہ متساہلین میں سے انہوں نے ابن حبان اور عجلی کی توثیق پر اعتماد نہیں کیا بلکہ اس کو صرف مقبول لکھا ہے (حدیث "تلزم جماعۃ المسلمین وامامھم" اعتراض اور جواب: ص ۳)۔ اس راوی کو اگرچہ ابن حبان اور عجلی نے ثقہ کہا ہے لیکن

حافظ ابن حجر نے مقبول لکھا ہے۔ابن حبان اور عجلی دونوں ہی توثیق کے معاملہ میں متساہل ہیں۔مقبول راوی اگر دوسرے راویوں کی متابعت کرے تو اس کی حدیث ٹھیک ہوتی ہے ورنہ نہیں (ابو داؤد کی خلیفہ والی حدیث ضعیف ہے: ص ۳)۔

۲۷ رہا امام ابو داؤد کا سکوت تو سکوت حدیث کے صحیح ہونے کے لئے کافی نہیں ہوتا۔اگر وہ دوسرے اصول و قواعد کے لحاظ سے صحیح یا حسن ہوگی تو ٹھیک ہے ورنہ ضعیف ہوگی...اصول میں یہ چیز نہیں ہے کہ ہر سکوت والی حدیث صحیح ہوتی ہے...ابو داؤد کی خلیفہ والی حدیث کو امام حاکم اور امام ذہبی نے صحیح کہا لیکن ان کی تصحیح فن حدیث کے خلاف ہے لہذا نہیں مانی جائے گی (حوالہ مذکورہ: ص ۴ تا ۶)۔

۲۸ امام ترمذی کی حسن تقریباً ضعیف ہی ہوتی ہے اور ابن حزم کی تصحیح بھی اتنی پائے کی نہیں ہوتی...امام ترمذی مندرجہ بالا حدیث... معلول سمجھتے ہیں ورنہ حدیث پر صحیح اور حسن ہونے کا حکم لگاتے۔اسی وجہ سے امام ترمذی نے سکوت کر کے اس کے ضعف کی طرف اشارہ کر دیا ہے (تحقیق صلاۃ: ص ۱۷۱، ۲۲۲، ۲۳۳)۔

۲۹ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے راوی تمام ثقہ ہیں۔ان پر کلام کرنے والا خود مجروح ہے ...اگر راوی ضعیف ہے یا متروک ہے یا منکر ہے یا فی لین ہے یا فی حفظہ شیٔ ہے یا کذاب ہے یا اس کا آخری عمر میں حافظہ خراب ہو گیا تھا یا دوسری علتیں پائی جاتی ہیں تو حدیث پر ضعیف یا منکر یا موضوع ہونے کا حکم لگایا جائے گا (تحقیق مزید میں تحقیق کا فقدان: ص ۵۲)۔

۳۰ اگر کسی امام نے کسی راوی کو صادق کہا، دوسرے نے غیر ثقہ کہا، یہ بھی اختلاف نہیں ہے، اس لئے کہ محض صادق ہونے سے ثقہ ہونا لازم نہیں آتا (تفہیم اسلام: ص ۱۷۷)۔

۳۱ "رجالہ ثقات" کہنے سے حدیث صحیح نہیں ہوتی (تحقیق صلاۃ: ص ۱۸۰)۔رجالہ رجال الصحیح یا رجالہ ثقات کہنے سے حدیث صحیح اور متصل نہیں ہوتی۔اگر علامہ ہیثمی اور علامہ ساعاتی نے ایسا کہا ہے تو ان کا مطلب یہ ہوگا کہ فن حدیث جاننے والے اس کا متصل ہونا کہ ایک راوی کی دوسرے راوی سے ملاقات ہوئی ہے خود دیکھ لیں گے (کیا خصی جانور کی قربانی جائز ہے؟: ص ۱۴)۔

۳۲ کسی راوی نے نقل بالمعنی کی ہو یعنی بجائے رسول اللہ ﷺ کے الفاظ بیان کرنے کے اس کے معنی یا مفہوم کو اپنے الفاظ میں بیان کر دیا ہو۔اگر ایسی کوئی بات واقع ہوگی تو حدیث متناً ضعیف ہو

جائے گی(اصول حدیث از مسعود صاحب : ص ٦)۔

(۳۳) راوی کی ثقاہت کے سلسلہ میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ... اس کے عقائد خالصتاً اسلامی تھے یا غیر اسلامی، اس کا تعلق کسی خاص فرقے سے تھا یا نہیں، وہ کسی بدعت کا موجد تو نہیں تھا، وہ کسی بدعت پر عمل کرتا تھا یا نہیں، وہ باعمل تھا یا نہیں، اس کے اعمال سنت کے مطابق تھے یا نہیں... اگر جرح غیر مفسر ہو تب بھی راوی مشکوک ضرور ہوگا۔ اس میں کسی نہ کسی فنی عیب کا گمان کیا جائے گا اور اس کی روایت کردہ حدیث یقینی نہیں رہے گی(اصول حدیث : ص ۷، ۸)۔

(۳۴) صحابی کا قول یا فعل حجت شرعیہ نہیں ہے(نماز اور زینت : ص ۹)۔ یہ تابعی کا قول ہے جو حجت نہیں ہوتا الغرض یہ صرف تابعین کے اقوال ہیں جو کسی طرح بھی حجت نہیں بن سکتے... کسی صحابی کا قول اور فعل جبکہ وہ صحیح حدیث کے خلاف ہو قابل احتجاج نہیں ہوتا... یہ صرف حضرت انس کا قول ہے جو قابل دلیل نہیں(تحقیق صلاۃ : ص ۱۱۴، ۱۸۳، ۲۳۳)۔

(۳۵) اگر صحابی یہ کہے کہ مجھے یہ خبر ملی ہے مجھے یہ حدیث پہنچی ہے تو اس حدیث کا اعتبار نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اس خبر کے ذرائع مجہول ہوگئے۔ صحابی سے روایت کرنے والا تابعی بھی اسی طرح گواہی دیتا ہے کہ اس نے یہ حدیث خود صحابی سے سنی اگر وہ یہ گواہی نہ دے تو اس کی روایت معتبر نہیں ہوگی۔ الغرض اسی طرح ہر راوی اپنے استاد سے ... خود سننے کی شہادت نہ دے تو حدیث ضعیف ہو جائے گی... یہی وجہ ہے کہ محض بلاغات اور تعلیقات کی کوئی حیثیت نہیں اور اسی بنیاد پر کسی محدث کے انتقال کے بعد اس کے کتب خانہ میں پائی جانے والی حدیث کی کتاب اعتبار کے قابل نہیں رہتی(المسلم نمبر ۳ : رؤیت ہلال از مسعود صاحب : ص ۳۰، ۳۱)۔

(۳۶) جب یہ حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم میں موجود ہے تو پھر ابو عوانہ کا حوالہ دینا اس کا کیا مطلب ہے؟ ضرور کسی فریب کا ارادہ ہے(تحقیق صلاۃ : ص ۱۹۱)۔ صحاح ستہ کی کتب کو چھوڑ کر اتنی دور (یعنی مسند ابو یعلی اور سنن سعید بن منصور) کا حوالہ کیوں دیا گیا... ابو داؤد اور نسائی جیسی بآسانی مہیا ہونے والی کتب کے بجائے ان نایاب کتابوں کا حوالہ کیوں دیا گیا(ذہن پرستی : ص ۷٦، ۸۵)۔

(۳۷) یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ کسی بھی زبان کو کما حقہ، سمجھنے کیلئے اس کے اصول و قواعد سے واقفیت بہت ضروری ہے خصوصاً قرآن مجید کی تفہیم کیلئے عربی زبان کے بنیادی قواعد کا علم ہونا چاہیے۔ یعنی عربی ادب سے بھی قدرے مس ہو تاکہ زبان کی غلطی سے تحفظ کے ساتھ ساتھ

درست مفہوم بھی معلوم ہو سکے۔ عربی ادب سے واقفیت کے بغیر کلام کا اصل منشاء واضح ہونا مشکل ہے... کسی آیت کا مفہوم سمجھنے کیلئے اس کے سیاق و سباق کو بھی پیش نظر رکھنا ضروری ہے جس پس منظر اور ماحول میں وہ آیات نازل ہوئیں انہیں بھی تصور میں لانا ہوگا (المسلم نمبر ۴ : ص ۲۱)۔

(۳۸) کسی لفظ کے ایک معنی تو لغوی ہوتے ہیں اور ایک اصطلاحی، اب یہ کام اہل زبان کا ہے کہ وہ یہ بتائیں کہ کہاں وہ کسی لفظ کو اصطلاحی معنی میں استعمال کرتے ہیں اور کہاں لغوی معنی میں اور جہاں وہ کسی لفظ کو اصطلاحی معنی میں استعمال کرتے ہیں وہاں اس لفظ کے لغوی معنی لینا صحیح نہیں (تفہیم اسلام : ص ۲۷۱)۔ یہ امر مسلّم ہے کہ اصطلاحی معنوں کی موجودگی میں لغوی معنی تسلیم نہیں کئے جاتے (برہان المسلمین : ص ۷۸)۔

(۳۹) جب حکم عام اور حکم خاص میں کسی قسم کا تضاد معلوم ہوتا ہو، تو حکم عام اور حکم خاص دونوں میں سے کسی پر بھی عمل کرنا صحیح ہوگا، کسی کو جائز اور کسی کو ناجائز یا کسی کو راجح اور کسی کو مرجوح کہنا صحیح نہ ہوگا محض قیاس و اجتہاد کر کے کسی غیر نبی کی رائے کو حدیث پر فوقیت دینا درست نہ ہوگا... اسلام میں کسی کے اجتہاد و قیاس کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں (تحقیق صلاۃ : ص ۲۳)۔

(۴۰) قرآن و حدیث کو جس طرح اسلاف (صحابہ کرامؓ) نے سمجھا ہے ہمیں اسی طرح سمجھنا چاہیے اور اس کو نئے معنی نہیں پہنانے چاہئیں (التحقیق فی جواب التقلید : ص ۳۰)۔ جو شخص بھی حدیث پیش کرے، خواہ وہ کتنا ہی کمسن اور حقیر و ذلیل کیوں نہ ہو، میں اس کی بات مان لیتا ہوں اور مان لوں گا لیکن جو شخص خود مسئلہ گھڑ کر اپنا فتویٰ میری سامنے پیش کرے تو میں نہیں مانوں گا۔ خواہ وہ فتویٰ دینے والا کوئی بھی ہو... مسلک وہی صحیح ہے جو سلف صالحین کا تھا۔ اس میں نت نئے نظریات کی آمیزش سخت معیوب ہے... اجتہادی اختلاف اعمال میں تو ہو سکتا ہے اور اس کو گوارا کیا جا سکتا ہے (تلاش حق : ص ۳۰، ۴۷، ۶۶)۔

(۴۱) تیسرے طبقہ میں ابن ماجہ، امام بیہقی کی کتابیں، امام دار قطنی کی کتابیں، مسند امام احمد، مسند امام شافعی، مسند حمیدی وغیرہ شامل ہیں۔ حدیث کی زیادہ تر کتابیں اسی طبقہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ چوتھے طبقہ میں فردوس دیلمی، ابن ابی الدنیا وغیرہ شامل ہیں... تیسرے طبقہ میں صحیح احادیث بھی ہیں اور ضعیف احادیث بھی ہیں۔ بعض موضوع بھی ہیں۔ چوتھے طبقہ میں زیادہ تر ضعیف احادیث شامل ہیں۔ اس طبقہ میں بہت سی احادیث موضوع بھی ہیں (اصول حدیث : ص ۲۱، ۲۲)۔ تیسرا

طبقہ میں مسند احمد، دار قطنی، بیہقی، طحاوی وغیرہا شامل ہیں۔ان میں بہت سی احادیث صحیح ہیں۔اکثر ضعیف ہیں اور بعض موضوع بھی ہیں۔چوتھا طبقہ دیلمی، ابن عدی، شاہین وغیرہ پر مشتمل ہے۔اس طبقہ میں شاید ہی کوئی حدیث صحیح ہو۔بعض ضعیف اور اکثر موضوع ہوتی ہیں۔پانچواں طبقہ خرافات کا پلندہ ہے جن میں ایک بھی حدیث صحیح نہیں... شرح دیکھ لینا اچھا ہوتا ہے... مستند شرحیں یہ ہیں۔فتح الباری، نیل الاوطار، عون المعبود وغیرہ (تلاش حق: ص ۱۸۹تا۱۹۱)۔

(۴۲) آپ نے کنز العمال کا حوالہ دیا ہے۔کنز العمال تو ایک بے کار کتاب ہے... صواعق محرقہ، کنز العمال، فرائد اور مناقب یہ غیر معتبر کتابیں ہیں (مراسلہ مسعود احمد صاحب بنام سید الیاس شاہ صاحب، ۸ صفر ۱۴۱۲ھ و ۵ ذوالحجہ ۱۴۱۱ھ: ص ۱)۔

(۴۳) قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے بیان کردہ مجموعی طرز عمل کے مقابلہ میں ان تاریخی روایات کو جن میں صحابہ کرام کے مجموعی طرز عمل کے خلاف کوئی بات بیان ہوئی ہے بدرجۂ اولیٰ رد کر دینا چاہیے (ذہن پرستی: ص ۴۰)۔

(۴۴) حضرت سعدؓ کا بیعت نہ کرنا اور حضرت علیؓ کا چھ مہینے تک بیعت نہ کرنا ضرور مشہور ہے لیکن اس کی بھی حقیقت کچھ نہیں... صحابہ کرامؓ میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں جس نے بیعت نہ کی ہو فللہ الحمد۔جن روایتوں میں بیعت نہ کرنے کا ذکر ہے وہ روایتیں یا تو لاعلمی پر مبنی ہیں یا جھوٹی ہیں اور دشمنان اسلام کی سازش کی آئینہ دار ہیں (الجماعۃ: ص ۲۲، ۲۵)۔

(۴۵) کسی کی مبالغہ آمیز تعریف نہ کرے۔مبالغہ آمیز تعریف کرنے والے کے منہ میں خاک ڈال دے... متقی کے اوصاف:... سچ بیان کرنا اور سچ کی تصدیق کرنا (منہاج المسلمین: ص ۴۲۸، ۶۲۷)۔

(۴۶) علمی چیز کو چھپائے نہیں ورنہ قیامت کے دن آگ کی لگام لگائی جائے گی... اگر کوئی شخص قسم دلائے تو اس کی نیت کے مطابق قسم کھائے، توریہ وغیرہ سے اسے دھوکا نہ دے... حق کو دل میں نہ چھپائے بلکہ اسے ظاہر کرے (منہاج المسلمین: ص ۵۱۰، ۶۱۴، ۶۲۳)۔اگر اہل حق، حق کو چھپا کر رکھیں تو حق باطل کا قلع قمع نہیں کر سکتا (حق کیسے غالب ہوتا ہے: ص ۸، ۹)۔

(۴۷) جماعت المسلمین نے نہ کسی کو کافر کہا ہے اور نہ مشرک، جماعت المسلمین تو فتویٰ دیتی ہی نہیں۔یہ ہم پر الزام ہے (ایک معترض کی غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ: ص ۹)۔

(۴۸) اپنی رائے سے فتویٰ دینا قانون سازی ہے...امت میں مختلف فرقے جو اس وقت پائے جاتے ہیں ان کا اصل سبب فتوے اور قیاسات ہیں (توحید المسلمین: ص ۷۸،۲۷۷)۔

(۴۹) دینی جماعت وہ نہیں جو فتووں اور قیاسوں پر چلتی ہو (جماعت المسلمین پر اعتراضات اور انکے جوابات: ص ۳۵)۔

(۵۰) مسعود احمد اپنی کوئی رائے دیتے ہی نہیں اور کہتے ہیں کہ کسی کو بھی دین الٰہی میں رائے دینے کا اختیار نہیں۔ مسعود احمد مبلغ ہیں، شارع نہیں ہیں (الجماعۃ: ص ۴۴)۔

☆☆☆☆☆☆

ان اصول و قواعد کو مد نظر رکھتے ہوئے اب آپ جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی کے افکار، عقائد اور فتووں کا مطالعہ کیجئے اور دیکھئے کہ کیا وہ اپنے ان اصولوں پر پورے اترتے ہیں یا پھر تناقضات و تضادات کا شکار ہیں۔

کیا جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی اپنے ان اصول و قواعد کے مطابق صرف قرآن و حدیث من و عن پیش کر کے خاموش ہو جاتی ہے یا اپنا فہم اور رائے بھی پیش کرتی ہے؟ قیاس و اجتہاد بھی کرتی ہے؟

اگر یہ بات ثابت ہو جائے کہ وہ قرآن و حدیث کے ساتھ ساتھ اپنا فہم اور رائے بھی پیش کرتی ہے۔ قیاس و اجتہاد بھی کرتی ہے تو کیا پھر وہ اپنے اقوال کے مطابق اپنی رائے، فہم، قیاس اور اجتہاد کو باطل اور خس و خاشاک سمجھ کر کوڑا کرکٹ کے ڈھیر پر پھینکنے کو تیار ہے؟؟؟

☆☆☆☆☆☆

یاایھا الذین امنو لم تقولون مالا تفعلون○
کبر مقتاً عند الله ان تقولوا مالا تفعلون○
(٦١ الصف:٢،٣)

باب دوم

① اللہ تعالیٰ

① اللہ تعالیٰ کو یہ تو گوارہ ہے کہ کوئی گھر میں بیٹھ کر بت کی پوجا کرے یا آگ کی یا کسی اور چیز کی لیکن یہ گوارا نہیں کہ ملک اور معاشرے میں اس کا قانون نافذ نہ ہو (حق کیسے غالب ہوتا ہے: ص ۲۰)۔

② اللہ تعالیٰ نے کبھی کسی فرقہ مذہب وفقہ کے ماننے والوں کی مدد نہیں کی اور نہ کبھی کریگا (مجلہ المسلمین، اپریل ۲۰۰۲ء: ص ۵۰)۔

② فرشتے

① فرشتوں نے عرض کیا (اے اللہ) کیا تو زمین میں ایسے شخص کو خلیفہ بنا رہا ہے جو زمین میں فساد مچائے اور خونریزی کرے (خلیفہ بنائے جانے کے تو ہم مستحق ہیں اس لئے کہ) ہم تیری حمد کے ساتھ تسبیح وتقدیس کرتے رہتے ہیں (فساد و خونریزی سے بالکل مبرا ہیں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا... اگر تم (استحقاق خلافت کے دعوے میں) سچے ہو تو مجھے ان چیزوں کے نام بتاؤ (البقرۃ: ۳۰، ۳۱)... اللہ تعالیٰ نے بنی آدم... کو علم وحکمت سے نواز کر فرشتوں کے مقابلہ میں ان کو خلافت ارضی کیلئے منتخب فرمایا... ان کو وہ علم عطاء فرمایا جو خلافت ارضی کیلئے ضروری تھا اور جس سے فرشتے محروم تھے... جس میں علم نہیں اس کو حکومت کرنے کا بھی حق نہیں، عالم کا درجہ زیادہ ہے بے علم عابد درجہ میں کم تر ہے اسی لئے فرشتوں کی خواہش کو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کے علم کی ہی وجہ سے مسترد فرمایا، محض عبادت کو اس سلسلہ میں کوئی اہمیت نہیں دی... (فرشتے) تحمید اور تقدیس میں اپنا وقت گزارا کرتے تھے اور اسی بنیاد پر وہ اپنے آپ کو خلافت ارضی کا اہل سمجھتے تھے۔ اگرچہ انہوں نے صراحتاً اس بات کا ذکر نہیں کیا لیکن ان کے دل میں یہ خیال موجود تھا (تفسیر قرآن عزیز، اشاعت دوم: ص ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۲۰۱، ۲۰۲)۔

② فرشتوں نے کہا کیا تو ایسی ہستی کو خلیفہ بنا رہا ہے جو زمین میں فساد مچائے اور خونریزی کرے ہم تیری حمد کے ساتھ تسبیح پڑھتے ہیں اور تیری پاکی بیان کرتے ہیں (ہم اس منصب کے زیادہ حقدار ہیں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا... (کہ تم خلافت کے زیادہ حقدار ہو تو) ان چیزوں کے نام بتاؤ (المسلم نمبر ۲، صفر ۱۴۰۷ھ مطابق اکتوبر ۱۹۸۶ء: ص ۱۰)۔

(۳) اعتراض یہ ہے کہ مسعودؒ احمد صاحب کو فرشتوں کے دل کا حال کیسے معلوم ہو گیا؟ قرآن مجید اور حدیث میں تو یہ کہیں نہیں ہے کہ فرشتوں نے یہ کہا ہو کہ خلافت ارضی ہم کو ملنی چاہیے۔ دل کا حال تو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ مسعود احمد صاحب نے فرشتوں کے دل کی بات بتا کر شرک کیا ہے... (قرآن مجید اور احادیث میں) اس مفہوم کیلئے صراحت کے ساتھ الفاظ نہیں... الفاظ کی دلالت سے یہ بات ظاہر ہو رہی ہے کہ فرشتے خلافت ارضی کے خواہشمند تھے۔ نہ مسعودؒ احمد صاحب نے شرک کیا اور نہ وہ دل کا حال جانتے ہیں۔ انہوں نے جو کچھ کہا دلالت النص سے کہا... ہم ایک اہلحدیث عالم جناب ثناء اللہ صاحب امرتسری جن کو امام السند کہا جاتا ہے کی مثال پیش کرتے ہیں۔ وہ بھی سورۃ البقرۃ کی ان آیات کی یہی تفسیر کرتے ہیں... الغرض اور بھی مفسرین نے اسی طرح تفسیر کی ہے تو کیا وہ سب مشرک تھے؟ جناب مسعودؒ احمد صاحب نے کوئی نرالی اور نئی تفسیر نہیں کی جس پر یہ طوفان کھڑا کیا گیا ہے... انہوں نے تو جو مفہوم آیات کے سیاق و سباق سے نکل رہا ہے پیش کر دیا (خلافت ارضی اور فرشتے: ص ۳ تا ۵، اشاعت قدیم: ص ۲ تا ۴)...... کیا ان تمام علماء نے فرشتوں کے مافی الضمیر کا دلالۃ النص سے اندازہ لگا کر شرک کیا؟ (تاریخ مطول: ص ۴۲، ۴۳)۔

(۴) قرآن مجید میں ہر جگہ عبارت النص نہیں ہوتا۔ مفہوم پر عمل کیا جاتا ہے... (فرشتوں نے) انسان کے برے عمل کے مقابلہ میں اپنا اچھا عمل کیوں پیش کیا۔ الفاظ قرآن مجید دلالت کرتے ہیں کہ ان کے دل میں خلافت کا خیال تھا۔ پھر آدم علیہ السلام اور فرشتوں کے علم کا مقابلہ ہوا۔ اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ فرشتوں کو شرمندہ کرنا مقصود تھا۔ اگر فرشتوں کا ارادہ نہ ہوتا تو مقابلہ کی کیا ضرورت تھی... لہٰذا مقابلہ کرا کے فرشتوں کی کم علمی ثابت کر دی۔ مقتضاء النص اور دلالۃ النص سے جو نتیجہ میں نے اخذ کیا ہے یہی نتیجہ مفسرین بلکہ علماء اہلحدیث وغیرہ اخذ کر چکے ہیں (المسلم نمبر ۱۰، رمضان المبارک ۱۴۱۶ھ: ص ۸۳)۔

(۵) خلافت آدم پر اعتراض کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے ہاروت اور ماروت دو فرشتوں میں بنی آدم کی طرح خواہشات ڈال کر زمین پر اتار دیے۔ ان دونوں نے زہرہ کی مانند ایک حسین ترین عورت کو حاصل کرنے کے لئے، اس کے کہنے پر شراب پی، پھر اس کے ساتھ زنا کیا اور اس کے بعد ایک بچے یا انسان کو قتل کر ڈالا۔ اب وہ دونوں بابل شہر میں ہیں اور وہاں ان کو عذاب ہو رہا ہے (ملخصاً از خلافت ارضی اور فرشتے: ص ۵ تا ۱۲، اشاعت قدیم: ص ۳ تا ۱۲)۔

(۳) انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام

(۱) رہا یہ سوال کہ آیا رسول اللہ ﷺ تمام انبیاء سے افضل ہیں یا نہیں تو... خاتم النبیین کے الفاظ خود بتا رہے ہیں کہ آپ سب سے افضل ہیں۔ کیونکہ افضل سب کے بعد میں ہی آیا کرتا ہے بادشاہ کی سواری جب نکلتی ہے تو جلوس آگے آگے ہوتا ہے، اور بادشاہ سب کے آخر میں، مشاعرہ میں سب سے بڑے شاعر کو سب کے آخر میں اپنا کلام سنانے کا وقت دیا جاتا ہے۔ جلسہ عام میں سب سے زیادہ عالم کو سب کے آخر میں تقریر کرنے کا موقع دیا جاتا ہے۔ الغرض سب کے بعد میں آنے والا (عاقب) سب سے افضل ہوتا ہے (تفہیم اسلام: ص ۳۸۶)۔

(۲) امت مسلمہ کے عقیدہ کے مطابق اور قرآن وحدیث کی صراحت کے بموجب سب سے زیادہ متقی رسول اللہ ﷺ ہی ہیں لہٰذا شفاعت کبریٰ کا حق سوائے آپ کے اور کس کو ہو سکتا ہے اب رہا یہ سوال کہ پھر یوسف علیہ السلام کس لحاظ سے اکرم الناس ہیں تو اس کی وجہ دوسری ہے وہاں مکرم سے مراد مکرم بلحاظ نسب ہے... کیونکہ اللہ کے ہاں انساب کی کوئی اہمیت نہیں بلکہ تقویٰ کی اہمیت ہے، لہٰذا شفاعت کبریٰ اس شخص کو مل سکتی ہے جو تقویٰ کے زیور سے سب سے زیادہ آراستہ ہو (تفہیم اسلام: ص ۳۸۸، ۳۸۹)۔

(۳) عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک پر آئیں گے اور سلام کریں گے۔ رسول اللہ ﷺ ان کو جواب دیں گے (تاریخ مطول: ص ۲۴۷)۔ جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سلام کا جواب نہیں سنیں گے (معجزات: ص ۴)۔

(۴) انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں (معجزات: ص ۶)۔

(۵) یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک کافر بادشاہ کی ملازمت کرتے ہیں... انہیں تو یہ حکم تھا کہ اپنی امت کو طاغوت سے بچنے کی تاکید کریں... انہوں نے ایک کافر بادشاہ کی ملازمت تو کی لیکن طاغوت کی ملازمت نہیں کی۔ یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں کافر بادشاہ کا قانون نافذ تھا... یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کافر بادشاہ کے قانون کے ماتحت ملازمت کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا قانون نافذ نہیں تھا البتہ یہ ضرور ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے بادشاہ کے قانون کے خلاف کوئی قانون نافذ نہیں کیا ہوگا (طاغوت: ص ۴، ۵)۔

(۶) جب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کسی کام سے اپنی امت کو منع کر دیتے تھے تو پھر خود وہی کام

نہیں کرتے تھے (کیا خصی جانور کی قربانی جائز ہے ؟ : ص ۵)۔

⑦ حدیث میں ہے کہ ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کبھی جھوٹ نہیں بولے سوا تین مرتبہ کے... اعتراض کی اصل وجہ یہ ہے کہ لفظ "کذب" کا صحیح ترجمہ نہیں کیا گیا۔ کذب عربی میں جھوٹ کو بھی کہتے ہیں، وہم، غلطی اور خطاء کو بھی کہتے ہیں، توریہ اور تعریض کو بھی کہتے ہیں۔ واجب ہونے کو بھی کہتے ہیں اور اونٹنی کے عاجز ہونے کو بھی کہتے ہیں۔ توریہ یہ ہے کہ کہنے والا بات تو سچ کہے لیکن کہے اس انداز سے کہ سننے والا اس کا کچھ اور مطلب سمجھے... جب حقیقی جھوٹ بھی بعض حالات میں محمود ہو سکتا ہے تو پھر توریہ ایسے حالات میں بدرجۂ اولیٰ محمود ہو گا... ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے دو توریوں کا ذکر تو قرآن مجید میں بھی موجود ہے... بل فعله كبيرهم هذا (الانبياء ۔ ٦٣) نہیں بلکہ یہ کام اس بڑے بت نے کیا ہے۔ آیت بالا سے جو نتیجہ نکلتا ہے وہ بظاہر یہی ہے کہ ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام جھوٹ بولے (فتنے اور ان کا سدباب : ص ۱۷ تا ۱۹)۔

⑧ (ابراہیمؑ کے) جھوٹ کا ذکر تو قرآن مجید میں موجود ہے... (الانبیاء : ۶۴) یہ قرآن مجید کی آیات آپ کے سامنے ہیں اگر یہ جھوٹ نہیں تو معلوم نہیں پھر جھوٹ کس چیز کا نام ہے ؟... ابراہیم علیہ السلام نے خلاف واقعہ بات کہی (تفہیم اسلام : ص ۷ ۳۸، ۵۰۶)۔

④ رسول اللہ ﷺ

① عصر حاضر میں کچھ لوگ ایسے بھی پائے جاتے ہیں جو کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ معصوم نہیں تھے بلکہ گناہگار تھے (نعوذ بالله من ذلك)... بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو بحران ہو گیا تھا اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ رسول ﷺ کا مرتبہ بڑے بھائی کے برابر ہے۔ اس قسم کے اقوال کفر کے کلمات ہیں بلکہ کفر سے بھی بدتر ہیں۔ سیاسی اسلام جہاں بھی ہوتا ہے وہاں اس قسم کے نظریات اور کفریہ کلمات لوگوں کی زبانوں سے نکلتے رہتے ہیں... بدقسمتی سے یہ سب کچھ فہم قرآن مجید کے زعم میں ہو رہا ہے۔ اس سلسلہ میں سب سے بڑا ہاتھ ان مترجمین و مفسرین کا ہے جنہوں نے قرآن مجید کے غلط ترجمے کیے... سب سے زیادہ حیرت ان مصنفین و مولفین پر ہوتی ہے جو محض مکھی پر مکھی مارنے پر اکتفا کرتے ہیں اور غلط ترجموں کو ہی نقل کرتے رہتے ہیں جو ان کے پیش رو کرتے چلے آئے۔ الغرض قرآن مجید کی بعض آیات کے

غلط ترجموں کے سہارے بعض لوگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ رسول اللہ ﷺ معصوم نہیں تھے بلکہ گناہگار تھے... مثلاً مولوی محمود الحسن صاحب دیوبندی، ڈپٹی نذیر احمد صاحب دہلوی اور اشرف علی صاحب تھانوی وغیرہ نے احترام ملحوظ نہیں رکھا اور صاف صاف یہ ترجمہ کیا ہے: آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دے۔ ان لوگوں کے ترجموں سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ گناہگار تھے معصوم نہیں تھے العیاذ باللہ (عصمت رسول ﷺ: ص ۳، ۵)۔

(۲) عبس و تولی: تیوری چڑھائی اور منہ پھیر لیا... مندرجہ بالا ترجمہ وہ ترجمہ ہے جو عام طور پر مترجمین و مفسرین کرتے چلے آئے ہیں۔ مذکورہ بالا آیات کا ترجمہ کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی شان اقدس کو ملحوظ نہیں رکھا گیا اور ایسا ترجمہ کیا گیا جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ نعوذ باللہ اللہ کے رسول ﷺ معصوم نہیں تھے بلکہ گناہ گار اور بد اخلاق تھے... بد اخلاقی کا جو فعل نبی معصوم ﷺ کی ذات اقدس کی طرف منسوب کیا گیا ہے اس بہتان عظیم پر کسی نے نہ توجہ کی اور نہ تحقیق کی زحمت گوارا کی... حتیٰ کہ احمد رضا خان صاحب بریلوی جو احترام و عقیدت کے معاملے میں بڑے محتاط تھے انہوں نے بھی اس بات کی پرواہ نہ کی اور نہ تردید کی اور وہی ترجمہ کیا جو دوسرے کرتے چلے آئے تھے... (رسول اللہ ﷺ کے) احترام کو اس قدر ملحوظ رکھنے کی تاکید کی گئی ہے کہ اگر اس کی خلاف ورزی کی گئی تو سارے اعمال حبط، گویا عدم تعظیم کو شرک سے جا ملایا کیونکہ شرک کی صورت میں بھی حبط اعمال کی سخت وعید سنائی گئی ہے... اگر بالفرض محال عبس کا فاعل رسول اللہ ﷺ کو مانا جائے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر ''عبست و تولیت'' کیوں نہیں کہا گیا؟... الغرض علماء مفسرین نے ایسی سنگین اور متضاد صورتحال کی کوئی تردید نہیں کی البتہ شیعہ مفسرین نے اس کی سخت تردید کی ہے... گویا فاسد باتوں کی تردید شیعہ مفسرین نے کی لیکن دوسرے علماء مکھی پر مکھی مارتے رہے۔ دوسرے علماء میں سے اگر داؤدی نے یہ کہہ بھی دیا ''ھو الکافر'' تیوری چڑھانے والا کافر تھا تو حافظ ابن حجر نے یہ کہہ کر اسے رد کر دیا: اغرب الداؤدی۔ داؤدی نے غریب یعنی اجنبی بات کہی... معصوم عن الخطاء نبی برحق ﷺ کو گناہ گار ثابت کرنا اور قرآن مجید کی آیات کو غلط معنی پہنانا زیادتی ہی نہیں بلکہ بہت بڑا کفر ہے (عصمت رسول ﷺ: ص ۱۶، ۲۱ تا ۲۵، ۲۷، ۳۵)۔

(۳) یہ عقیدہ کہ رسول اللہ ﷺ اپنے حکم کے خلاف عمل کرتے تھے انتہائی گمراہ کن ہے۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ رسول اللہ ﷺ اور امت کے حالات میں یکسانیت ہو اور رسول اللہ ﷺ اپنے حکم

کے خلاف کام کریں۔ہاں اگر آپ کے اور امت کے حالات میں یکسانیت نہ ہو تو ان مخصوص حالات میں رسول اللہ ﷺ کا وہ فعل جو آپؐ کے حکم کے خلاف ہو آپؐ کی خصوصیت ہوگا...اگر آپ کا کوئی فعل آپ کے قول کے خلاف کسی حدیث میں مروی ہو تو وہ قول سے پہلے واقع ہوا ہوگا لہٰذا منسوخ ہوگا، یا وہ فعل مخصوص حالات کی بناء پر آپ کے لئے مخصوص ہوگا۔امت کو بہر حال قول پر عمل کرنا ہوگا نہ کہ اس کے مخالف فعل پر (اصلاح امت اور جماعت المسلمین: ص ۱۸، ۱۹، ۲۱)۔

④ عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک پر آئیں گے اور سلام کریں گے۔رسول اللہ ﷺ ان کو جواب دیں گے۔(تاریخ مطول: ص ۲۳۷)۔جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سلام کا جواب نہیں سنیں گے... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آپ کی قبر پر جانا، سلام کرنا اور آپ کا جواب دینا یہ سب باتیں دو نبیوں علیہما السلام کے درمیان ہیں اور یہ چیز بطور معجزے کے بتائی گئی ہے۔اس کیفیت کو عام لوگوں پر یا عام حالت پر منطبق کرنا صحیح نہیں... آپ سلام کا جواب دیں گے تو قبر کے اندر دیں گے۔اس کا اس دنیا سے کوئی تعلق نہیں (معجزات: ص ۴، ۵، ۱۲)۔

⑤ جب کوئی نبی ﷺ کی قبر پر آکر سلام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ آپؐ کی روح آپؐ کے جسم میں لوٹا دیتے ہیں، حتیٰ کہ آپؐ سلام کرنے والے کے سلام کا جواب دیتے ہیں (ملخصاً از معجزات: ص ۶)۔

⑥ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کی قبر پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہوا ہے جس کو تمام مخلوق کی سماعت عطاء کر دی گئی ہے۔دنیا کے کسی بھی خطہ سے جو شخص رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجتا ہے تو یہ مقرر فرشتہ نام بنام بتا دیتا ہے کہ فلاں شخص نے آپؐ پر درود بھیجا ہے (ملخصاً از معجزات: ص ۷)۔

⑦ جو شخص رسول اللہ ﷺ کی قبر کی زیارت کرے تو آپؐ اس کے گواہ اور شفیع ہوں گے (ملخصاً از معجزات: ص ۱۳)۔

⑧ جو شخص اللہ کے رسول ﷺ خاتم الانبیاء کو بڑے بھائی کا درجہ دیتا ہے اس سے بڑا کافر کوئی نہیں (جماعت المسلمین پر اعتراضات اور انکے جوابات: ص ۳۶، ۳۷)۔

⑨ رسول اللہ ﷺ نے خصی جانور کی قربانی کی ہے یہ آپ کا فعل ہے اور خصی کرنے سے منع فرمایا ہے یہ امت کو حکم ہے... جب انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کسی کام سے اپنی امت کو منع کر دیتے تھے تو پھر خود وہی کام نہیں کرتے تھے۔اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے پہلے خصی جانور کی قربانی کی ہوگی، جب آپ نے خصی کرنے سے منع فرما دیا تو پھر آپ نے ہرگز ایسا نہیں کیا ہوگا۔یہی چیز آپ

کے مرتبہ اور شان کے مطابق ہے (کیا خصی جانور کی قربانی جائز ہے ؟ : ص ۴، ۵)۔

(۱۰) جب رسول اللہ ﷺ کے قول اور فعل میں کسی قسم کا ظاہر تضاد دکھائی دے تو ہم قول یعنی حکم کے پابند ہوں گے نہ کہ آپ کے فعل کے۔ حکم رسول ﷺ ہمارے لئے ہے اور فعل آپ کے لئے۔ اگر ہم حکم رسول ﷺ پر عمل نہیں کریں گے تو گنہگار ہوں گے۔ اگر ہم فعل پر عمل نہیں کریں گے تو گنہگار نہیں ہوں گے کیونکہ فعل ہمارے لئے نہیں ہے... وہ احادیث جن میں آپؐ نے بیٹھ کر بھی پیا اور کھڑے ہو کر بھی پیا ہے :-...... مندرجہ بالا تینوں احادیث فعلی ہیں۔ لہٰذا حجت بھی نہیں... یہ احادیث آپکے حکم دینے سے پہلے کی ہوں گی۔ لہٰذا منسوخ ہیں... کیونکہ قول ہمارے لئے ہے اور فعل آپ کے لئے لہٰذا کھڑے ہو کر پینے کا فعل آپ کیلئے ہے... کھڑے ہو کر پینے کی احادیث فعلی ہیں اور بیٹھ کر پینے کی احادیث قولی ہیں۔ یہ اصول مسلم ہے کہ جب قولی اور فعلی احادیث میں کسی قسم کا تضاد ہو تو ہم قول پر عمل کریں گے اور فعل کو چھوڑ دیں گے (کھڑے ہو کر کھانا اور پینا خلاف سنت ہے : ص ۵، ۶، ۱۲)۔

(۱۱) اگر کسی شخص کے قول و فعل میں تضاد ہو تو اس کو شریف آدمی کہنا بھی صحیح نہیں، چہ جائیکہ اسے نبی کہا جائے... اصول یہ ہونا چاہیے تھا کہ رسول اللہ ﷺ کبھی اپنے قول کے خلاف نہیں کر سکتے۔ اور اگر کوئی ایسا فعل ہمیں مل جاتا ہے تو وہ قول کے بعد کا نہیں ہو سکتا بلکہ قول سے پہلے کا ہو گا... اگر ہم یہ مان بھی لیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تین رکعت وتر ایک سلام سے پڑھے ہیں تو... آپؐ نے تین رکعت وتر ممانعت کا حکم دینے سے پہلے پڑھے ہوں گے... اگر ہم یہ بھی مان لیں کہ آپؐ نے تین رکعت وتر کی ممانعت کے بعد تین رکعت وتر موصولاً پڑھے تو پھر یہ امکان ہے کہ یہ آپ ہی کی خصوصیت ہو۔ ایسی صورت میں ہمارا قول یہ ہو گا کہ "آپؐ کو جو حکم ملا تھا وہ آپؐ نے کیا۔ ہمیں جو حکم ملا ہے ہم وہ کریں گے"۔ اور ہمیں جو حکم ملا ہے وہ یہ ہے کہ ہم تین رکعت اکٹھی نہ پڑھیں (صلوٰۃ المسلمین : ص ۲۱۸ تا ۲۲۱)۔

(۵) حضرت علیؓ

(۱) کھڑے ہو کر پینے والے کے ساتھ شیطان پیتا ہے۔ کھڑے ہو کر پینا شیطانی عمل ہے... رسول اللہ ﷺ نے بیٹھ کر پینے کا حکم دیا ہے... بعض حضرات کہتے ہیں : صحیح بخاری میں

کھڑے ہو کر پینے کا ثبوت ملتا ہے، حضرت علیؓ نے کھڑے ہو کر پیا اور بتایا کہ یہ سنت ہے...جب حضرت علیؓ نے وضوء کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پیا تو لوگوں نے حضرت علیؓ کے اس فعل پر تعجب کیا...لوگوں نے حضرت علیؓ کے اس فعل کو مکروہ سمجھا...لوگ کراہت کر رہے ہیں، انکار کر رہے ہیں، حضرت حسینؓ تعجب کر رہے ہیں تو یہ کام کیسے جائز ہو سکتا ہے۔ مزید بر آں اگر لوگ کراہت نہ کرتے، انکار نہ کرتے اور تعجب نہ کرتے تو وضوء کا بچا ہوا پانی وضوء کرنے کے بعد پی سکتے تھے لیکن لوگوں کے انکار نے، کراہت نے اور تعجب نے کھڑے ہو کر پینے کو کالعدم کر دیا...(رسول اللہ ﷺ کے) کھڑے ہو کر پینے کی احادیث فعلی ہیں اور بیٹھ کر پینے کی احادیث قولی ہیں...جب قولی اور فعلی احادیث میں کسی قسم کا تضاد ہو تو ہم قول پر عمل کریں گے اور فعل کو چھوڑ دیں گے۔ حکم رسول ﷺ کو چھوڑنا گناہ ہے اور حکم رسول ﷺ کی موجودگی میں فعل کو چھوڑنا گناہ نہیں (کھڑے ہو کر کھانا اور پینا خلاف سنت ہے: ص ۲ تا ۵، ۱۲، اشاعت قدیم: ص ۳ تا ۶، ۱۶)۔

(۲) رسول اللہ ﷺ کے انتقال کے بعد حضرت فاطمہؓ، حضرت ابو بکرؓ کے پاس آئیں اور رسول اللہ ﷺ کے متروکہ اموال یعنی فدک وغیرہ میں سے اپنا حصہ طلب کیا۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے "ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے، البتہ آل محمدؐ اس میں سے اپنے کھانے وغیرہ کیلئے لے سکتے ہیں"۔ یہ سن کر حضرت فاطمہؓ خفا ہو گئیں...رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "بے شک فاطمہؓ میرے جسم کا ایک ٹکڑا ہے، میں ناپسند کرتا ہوں کہ اسے تکلیف پہنچے جو تکلیف اسے پہنچتی ہے وہ مجھے پہنچتی ہے"...رسول اللہ ﷺ کی وفات کے چھ مہینے بعد حضرت فاطمہؓ کا انتقال ہو گیا۔ حضرت علیؓ نے حضرت ابو بکرؓ کو اطلاع نہ دی اور خود ہی نماز جنازہ پڑھا کر رات کے وقت انہیں دفن کر دیا۔ حضرت فاطمہؓ کی زندگی میں حضرت علیؓ کی بڑی قدر و منزلت تھی۔ جب ان کا انتقال ہو گیا تو حضرت علیؓ نے لوگوں کے چہروں میں خفگی کے آثار دیکھے کیونکہ انہوں نے ابھی تک بیعت نہیں کی تھی...لہٰذا حضرت علیؓ نے حضرت ابو بکرؓ سے صلح و صفائی اور بیعت کرنے کی خواہش کی (تاکہ لوگوں کی ناراضگی کا سبب ختم ہو جائے)...حضرت علیؓ نے فرمایا "میں (آج) زوال کے بعد (تمام لوگوں کی موجودگی میں) بیعت کر لوں گا"...حضرت علیؓ نے ملال کی وجہ سے بیعت میں دیر کی...ان کا ملال صرف اموال کی حد تک تھا اور بس...حضرت

علیؓ نے اپنی غلطی تسلیم کر لی (صحیح تاریخ الاسلام المسلمین: ص ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۸۳، ۶۸۴)۔

③ حضرت علیؓ نے ابتداءً حضرت ابو بکرؓ کی بیعت نہیں کی اگرچہ ان کے علاوہ تمام مسلمین بیعت کر چکے تھے... انہوں نے حضرت ابو بکرؓ کی بیعت اور ان سے مصالحت کرنے کی خواہش کی (تاکہ لوگ ان سے خوش ہو جائیں) حضرت علیؓ نے حضرت ابو بکرؓ سے کہلوایا کہ آپ ہمارے پاس تشریف لائیں اور اپنے ساتھ کسی کو نہ لائیں (تاکہ بے تکلفی سے بات ہو سکے) حضرت عمرؓ نے کہا "واللہ آپ ان کے پاس اکیلے نہ جائیں" (حوالہ مذکورہ: ص ۶۲۷)۔ (حضرت علیؓ) نے حضرت فاطمہؓ کی زندگی میں چھ مہینے تک بیعت نہیں کی (واقعہ سقیفہ: ص ۱۰)۔

④ مجموعی حیثیت سے علم میں حضرت علیؓ کو حضرت عمرؓ پر فوقیت دینا صحیح نہیں۔ اس میں شیعیت کی جھلک پائی جاتی ہے (الجماعۃ: ص ۴۵)۔

⑤ آداب خلافت: ...رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "امارت طلب نہ کرو"... "بے شک تم امارت کی حرص کرو گے حالانکہ وہ قیامت کے دن ندامت کا باعث ہو گی"... حضرت مسورؓ کہتے ہیں "جب علیؓ ان کے پاس سے اٹھے تو (ایسا محسوس ہوتا تھا کہ) حضرت علیؓ کے دل میں خلافت کی خواہش تھی اور حضرت عبد الرحمٰنؓ کو ان سے کچھ اندیشہ تھا"... حضرت علیؓ کی گفتگو سے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ انہیں خلافت کی خواہش ہے (صحیح تاریخ الاسلام والمسلمین: ص ۶۵۳، ۶۵۵، ۷۴۵، ۷۶۷)۔

⑥ صحیح روایات سے صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے درمیان کچھ اختلاف ہوا۔ حضرت علیؓ کے ساتھ حضرت عمارؓ اور باغی فرقہ تھا جس نے حضرت عثمانؓ کو شہید کیا تھا... ایک رات کو ایسا ہوا کہ اس باغی فرقہ نے ہنگامہ برپا کر دیا اور حضرت عمارؓ کو شہید کر دیا... حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ دونوں حق پر تھے... حضرت معاویہؓ کا مطالبہ یہ تھا کہ قاتلین عثمانؓ کو ہمارے حوالہ کر دیا جائے۔ ہم بیعت کر لیں گے۔ بات تو بہت سیدھی تھی۔ حضرت علیؓ کو چاہیے تھا کہ قاتلین عثمانؓ کو ان کے حوالہ کر دیتے اور بآسانی پوری سلطنت کے حکمران بن جاتے... کیا حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ میں اتنا بھی تدبر نہیں تھا کہ اس مسئلہ کا آسان حل نکال لیتے۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت علیؓ بہادر تو تھے لیکن مدبر نہیں تھے اور حضرت معاویہؓ بہادر نہیں تھے لیکن مدبر تھے (واقعہ صفین: ص ۲۳، ۲۷، ۲۸، ۲۹)۔

⑥ حضرت حسنؓ

① حضرت علیؓ کے بعد حضرت حسنؓ خلیفہ ہوئے۔ خلیفہ ہونے کے کچھ عرصہ بعد وہ ایک بڑے لشکر کے ساتھ حضرت معاویہؓ کی طرف چلے۔ حضرت عمرو بن عاصؓ نے (جب اس لشکر کو دیکھا تو) حضرت معاویہؓ سے کہا "میں ایسے لوگوں کو دیکھ رہا ہوں کہ جب تک وہ اپنے حریفوں کو قتل نہ کرلیں پیٹھ نہ پھیریں گے (کیونکہ ان کا مقصد ہی قتل و خونریزی ہے، فتنہ و فساد برپا کرنا ہے جیسا کہ وہ اس سے پہلے مختلف مقامات مثلاً جمل و صفین میں کر چکے ہیں)...(یعنی یہ کوفی منافقین جن کا مقصد ہی قتل و غارتگری اور اسلامی خلافت کو پارہ پارہ کرنا ہے اپنا مقصد حاصل کئے بغیر باز آنے والے نہیں)... منافقین اسلامی حکومت کی بیخ کنی میں لگے ہوئے تھے اور اسی مقصد کی خاطر وہ بڑی بھاری تعداد میں حضرت حسنؓ کے ساتھ چلے آئے تھے (صحیح تاریخ الاسلام والمسلمین: ص ۷۷۸، ۷۸۰)۔

② (حضرت حسنؓ) لڑنا نہیں چاہتے تھے، البتہ مزید فتنہ و فساد کو روکنے کیلئے وہ ان لوگوں کی تالیف قلوب چاہتے تھے جو محض فتنہ برپا کرنے کیلئے بھاری تعداد میں ان کے ساتھ چلے آئے تھے... حضرت امیر معاویہؓ بھی لڑنا نہیں چاہتے تھے۔ البتہ وہ اس بات کو بہتر خیال کرتے تھے کہ قیادت اُن کے ہاتھ میں آجائے تاکہ وہ ان منافقین کی اچھی طرح سرکوبی کر سکیں (حوالہ مذکورہ: ص ۷۷۹، ۷۸۰)۔

⑦ حضرت حسینؓ

① عراقیوں نے (دھوکا دے کر) حضرت حسینؓ کو شہید کردیا... حضرت حسینؓ کے قتل میں عراق کے (سبائی) لوگوں کا ہاتھ تھا۔ حکومت وقت کا اس قتل سے کوئی تعلق نہیں تھا (صحیح تاریخ الاسلام والمسلمین: ص ۶۴۵، ۷۸۸، ۷۸۹، تاریخ کا کفر: ص ۱۶)۔

② امیر یزید اور ان کی طرف سے حضرت حسینؓ پر جو یلغار ہوئی، ان کے متعلق بھی کوئی صحیح روایت نہیں ملتیں... رسول اللہ ﷺ کی پیشین گوئی کے مطابق اہل عراق نے حضرت حسینؓ کو شہید کردیا... کسی صحیح روایت سے نہیں معلوم ہوتا کہ حضرت حسینؓ کربلاء کیوں گئے اور کیوں قتل کئے گئے... ان کی شہادت اہل عراق کی ایک سازش کا نتیجہ معلوم ہوتی ہے... کسی صحیح روایت سے نہیں معلوم ہوتا کہ حضرت حسینؓ کے قتل کے بعد حضرت علی بن حسینؓ یزید کے پاس کیسے پہنچے (واقعہ کربلاء: ص ۳، ۲۵)۔

③ حضرت امام حسینؓ تو یزید کی بیعت کرنے لئے دمشق جارہے تھے کہ راستے میں شہید کردئے گئے... "اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلاء کے بعد" تو طنز و تمسخر کا شاہکار ہے اور یہ جملہ شیعیت کا بھی غماز ہے۔ کربلا کے واقعہ کے بعد تو ہمیں کہیں اسلام زندہ ہوتا نظر نہیں آیا۔ جو کیفیت تھی وہ بدستور جاری رہی (الجماعۃ: ص ۵۹، ۶۷)۔

⑧ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ

① ہو سکتا ہے حضرت ابن مسعودؓ رفع یدین کو سنت جانتے ہوئے بھول گئے ہوں، بلکہ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ رفع یدین کا سنت ہونا ہی بھول گئے ہوں... اگر اس حدیث کو صحیح بھی مان لیا جائے تو اس کو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی بھول تسلیم کرنا ہوگا کیونکہ وہ صلوۃ ہی میں اور بہت سی باتوں کو بھول گئے (صلوۃ المسلمین: ص ۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، رفع یدین فرض ہے: ص ۷، ۸، ۹)۔

② اگر یہ حدیث صحیح بھی ہو تو اس میں عبداللہ بن مسعودؓ کا انفراد ہے... ابن مسعودؓ کی حدیث کسی لحاظ سے بھی قابل حجت نہیں۔ اگر صحیح بھی ہو تو اس میں عبداللہ بن مسعودؓ کی بھول ہے۔ جیسے ان سے اور بھول ہوئی یہ بھی ہوئی... ابن مسعودؓ سے اور بھی بہت سی بھول ہو گئی ہیں... ان کی نماز میں منسوخ شدہ یا اوائل اسلام کی بعض باتیں بھی شامل ہو گئی ہیں۔ معلوم نہیں انھیں ناسخ کا علم ہوا یا نہیں اور اگر ہوا تو بڑھاپے میں یا اس سے پہلے ہی بعض باتوں کو بھول گئے... یہ اگر صحیح بھی ہو تو اس میں عبداللہ بن مسعودؓ کا انفراد ہے اور یہ ان کی بھول ہے۔ اسی طرح چند اور بھولیں ان سے ہوئی ہیں (تلاش حق: ص ۵۳، ۷۶، ۸۶، ۹۵، ۱۸۴)۔

⑨ حضرت عبداللہ بن عمرؓ

① ابو جعفرؒ قاری کہتے ہیں :۔ میں نے عبداللہ بن عمرؓ کو کھڑے ہو کر پیتے ہوئے دیکھا (موطا امام مالک)۔ یہ کوئی حدیث نہیں ہے۔ عبدؓاللہ کا فعل ہے، صحیح حدیث کے خلاف ہے۔ لہٰذا غلطی پر محمول کیا جائیگا... حضرت ابن عمرؓ نے کہا: میں پیتا ہوں اس حال میں کہ میں کھڑا ہوتا ہوں میں کھاتا ہوں اس حال میں کہ میں چلتا رہتا ہوں (رواہ ابن ابی شیبہ) اصل بات یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ممانعت والی حدیث نہیں سنی... حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو حدیث رسول ﷺ نہیں پہنچی یا انھوں نے نہیں سنی ورنہ ایسا مسئلہ ہرگز نہ بتاتے۔ اس اثر سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ شروع زمانے میں کھڑے ہو کر کھایا پیا جاتا ہوگا۔ پھر بعد میں ممانعت کی گئی ہوگی۔ ممانعت کی

حدیث ابن عمرؓ کو نہیں پہنچی ہو گی... اور جیسے ہی ممانعت والی حدیث پہنچی تو حضرت ابن عمرؓ نے فورا رجوع کیا ہو گا۔

(۲) ... کھڑے ہو کر کھانا حرام ہے۔ خبیث ہے اور موجب گناہ ہے... حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں :۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے دور میں کھایا کرتے تھے اس حال میں کہ ہم چلتے پھرتے اور ہم پیا کرتے تھے اس حال میں کہ ہم کھڑے ہوتے تھے (رواہ الترمذی وصححہ)۔ حضرت ابن عمرؓ کو ممانعت کی حدیث نہیں پہنچی ہو گی... لہٰذا حضرت ابن عمرؓ کا یہ قول لاعلمی پر محمول کیا جائے گا۔

(کھڑے ہو کر کھانا اور پینا خلاف سنت ہے : ص ۱۲ تا ۱۶، اشاعت مسلم کتاب گھر : ۷ تا ۱۹، ۲۱)

(۱۰) صحابہ کرامؓ

(۱) بعض صحابیوںؓ سے بھی غلطیاں ہوئیں (المسلم ۸ : ص ۴۵)۔ بالفرض محال اگر حضرت عبادہ بن صامتؓ نے بیعت نہیں کی تو کیا جاہلیت کی موت مرنے کا قانون بدل جائے گا۔ ہر گز نہیں۔ قانون قانون ہی رہے گا۔ بیعت نہ کرنے کے فعل کو صحابی کی غلطی تصور کیا جائے گا۔ صحابی سے بھی غلطی ہو سکتی ہے... الغرض صحابی کی غلطی بھی غلطی ہے۔ اس کو مثال نہیں بنایا جاسکتا (الجماعۃ : ص ۲۱، ۲۲)۔

(۲) حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ کی زندگی میں چھ مہینے تک (حضرت ابوبکر صدیقؓ کی) بیعت نہیں کی (واقعہ سقیفہ : ص ۱۰، صحیح تاریخ الاسلام والمسلمین : ص ۲۸۳، ۷۶۳)۔ جب حضرت یزیدؒ خلیفہ ہوئے تو حضرت ابن زبیرؓ نے بیعت نہیں کی (صحیح تاریخ الاسلام والمسلمین : ص ۷۹۸)۔

(۱۱) یزید

(۱) حضرت معاویہؓ کے انتقال کے بعد حضرت یزیدؒ خلیفہ ہوئے۔ ان کے زمانہ میں دو اہم واقعات پیش آئے... عراقیوں نے (دھوکا دیکر) حضرت حسینؓ کو شہید کر دیا... حضرت حسینؓ کے قتل میں عراق کے (سبائی) لوگوں کا ہاتھ تھا۔ حکومت وقت کا اس قتل سے کوئی تعلق نہیں تھا ... حضرت حسینؓ کے قاتلوں نے حضرت حسینؓ کا سر تن سے جدا کیا۔ سر کو ایک طشت میں رکھ کر (کوفہ کے گورنر) عبیداللہ بن زیاد کے سامنے پیش کیا۔ عبیداللہ بن زیاد (حضرت حسینؓ کے چہرہ کو) کریدنے لگا... مندرجہ بالا واقعہ کے ساتھ ہم چند اور واقعات بھی نقل کر رہے ہیں جو عبیداللہ بن زیاد کے کردار کے آئینہ دار ہیں :-... اس واقعہ سے عبیداللہ کی خشیت اور خلوص پر روشنی پڑتی ہے

...اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عبیداللہ میں نیکی کی خواہش، مسائل خیر کی جستجو اور پھر اس کے مطابق عمل کا جذبہ موجود تھا(صحیح تاریخ الاسلام والمسلمین: ص ۸۸ ۷ تا ۷۹۰)۔

(۲) امیر یزید اور ان کی طرف سے حضرت حسینؓ پر جو یلغار ہوئی، ان کے متعلق بھی کوئی صحیح روایت نہیں ملتیں...رسول اللہ ﷺ کی پیشین گوئی کے مطابق اہل عراق نے حضرت حسینؓ کو شہید کر دیا اور ان کے سر کو عبیداللہ بن زیاد کے سامنے پیش کر دیا۔ عبیداللہ نے ایک چھڑی کے ذریعہ ان (کے ہونٹوں) کو کریدا...کسی صحیح روایت سے نہیں معلوم ہوتا کہ حضرت حسینؓ کربلاء کیوں گئے اور کیوں قتل کیے گئے...ان کی شہادت اہل عراق کی ایک سازش کا نتیجہ معلوم ہوتی ہے(واقعہ کربلاء: ص ۳، ۲۵)۔

(۳) حضرت یزیدؒ کے زمانہ کا دوسرا اہم واقعہ، واقعہ حرہ ہے۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے اپنے خلیفہ ہونے کا اعلان کیا۔ اہل مدینہ میں سے (بعض لوگوں نے) حضرت یزیدؒ کی بیعت توڑ دی (اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کو خلیفہ بنانا چاہا)...مدینہ میں ایک لشکر تیار کیا گیا (تاکہ حضرت یزیدؒ کے خلاف بغاوت کی جائے اور ان کی فوج کا مقابلہ کیا جائے)...(بہر حال بغاوت ہوئی، سرکاری فوج نے باغیوں کا قلع قمع کیا) بہت سے لوگ مارے گئے (جن میں بہت سے بے قصور بھی تھے)...حرہ کا واقعہ حضرت یزیدؒ اور اسلامی حکومت کے خلاف ایک سازش تھی...(اس کے بعد حضرت یزیدؒ کی فوجوں نے مکہ معظمہ کا رخ کیا) حضرت ابن زبیرؓ کے حامیوں سے شامی فوج کا مقابلہ ہوا۔ اس مقابلہ میں بیت اللہ جل گیا اور اس کی عمارت کو کافی نقصان پہنچا(صحیح تاریخ الاسلام والمسلمین: ص ۷۹۰ تا ۷۹۲)۔ واقعہ حرہ میں حضرت انسؓ کا ایک لڑکا اور حضرت انسؓ کی بیوی شہید ہوئیں...کسی روایت سے نہیں معلوم ہوتا کہ حضرت انسؓ کا لڑکا اور حضرت انسؓ کی بیوی کس طرح شہید ہوئے...کسی صحیح روایت سے ثابت نہیں ہوتا کہ یزید نے اہل مدینہ کی سرکوبی کیلئے فوج روانہ کی تھی(واقعہ حرہ: ص ۶، ۸)۔

(۴) افسوس ہے کہ صحابہ کرامؓ تو حضرت یزیدؒ کو خلیفہ برحق مانیں لیکن بعد والے ان سے بیزاری کا اظہار کریں۔ حضرت یزیدؒ کے خلاف طرح طرح کے افسانے گھڑیں اور ان کے کردار کو داغدار بنانے کی کوشش کریں...حضرت یزیدؒ کے فضائل: مغفرت کی بشارت...حضرت یزیدؒ اور ان کے ساتھیوں کی مغفرت ہوگئی...اللہ تعالیٰ حضرت یزیدؒ اور انکے ساتھیوں سے صرف خوش ہی نہیں بلکہ ان پر فخر کرتا ہے...یہ ہیں یزیدؒ اور یہ ہیں ان کی فضیلتیں...حضرت یزیدؒ حضرت ہندؓ کے

خاندان کے ایک فرد ہونے کی حیثیت سے رسول اللہ ﷺ کے محبوب ہیں (صحیح تاریخ الاسلام والمسلمین: ص ۷۹۱، ۷۹۳، ۷۹۴)۔

⑫ امام ابو حنیفہؒ

① امام دار قطنی کہتے ہیں کہ ... ابو حنیفہ اور حسن بن عمارہ دونوں ضعیف ہیں (تحقیق صلاۃ: ص ۱۳۲)۔ صحاح ستہ میں امام ابو حنیفہ کی کوئی روایت نہیں۔ انہوں نے حدیث کی تدریس و تدوین میں حصہ نہیں لیا... امام ابو حنیفہؒ حدیث کی درس و تدریس میں شریک ہی نہیں ہوئے (المسلم نمبر ۵: ص ۲۶)۔

② امام ابو حنیفہؒ بھی تو مرجیہ مشہور ہیں (تلاش حق: ص ۱۴۷)۔ شیخ عبد القادر جیلانی نے... اصحاب امام ابو حنیفہؒ کو مرجئہ قرار دیا... انہوں نے تو امام ابو حنیفہؒ کا نام (نعمان بن ثابت) لے کر ان کے اصحاب پر مرجئہ ہونے کا الزام لگایا تاکہ کوئی شک و شبہ نہ رہے (فرقہ وارانہ ناموں کا ثبوت نہیں: ص ۲۰، ۲۱)۔

③ اگر کچھ کھانے کو نہ ملے تو سور بھی حلال ہو جاتا ہے۔ اسی طرح حق نہ ملتا ہو تو امام ابو حنیفہؒ کی تقلید ہی کر لے (التحقیق فی جواب التقلید: ص ۶۰)۔

④ امام ابو حنیفہؒ بے شک ترک سنت کے گنہگار تھے بشرطیکہ رفع الیدین کی حدیث انہیں صحیح سند سے پہنچی ہو (المسلم نمبر ۸: ص ۴۵)۔

⑤ امام ابو حنیفہؒ کے اس فتویٰ نے ایک حرام چیز کو حلال کر دیا لہٰذا یہ فتویٰ خلاف اسلام ہے (تحقیق صلاۃ: ص ۹)۔

⑬ ائمہ اربعہؒ

① چاروں اماموں کے اقوال میں حرام و حلال کا فرق پایا جاتا ہے (تلاش حق: ص ۸۹)۔

② امام ابو حنیفہؒ اور دیگر ائمہ رحمۃ اللہ علیہم میں حق اور باطل، حلال و حرام کا واضح فرق موجود ہے... امام ابو حنیفہؒ نے جمہور ائمہ کی سورہ فاتحہ خلف الامام میں مخالفت کی ہے... امام ابو حنیفہؒ نے کہا ہے کہ امام کے پیچھے قرأت حرام ہے ... امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور جمہور علماء، صحابہ کرام اور تابعین میں سے اور جو ان کے بعد ہیں۔ وہ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے کو فرض قرار دیتے ہیں... ایک امام کچھ کہہ رہا ہے تو دوسرا امام کچھ اور کہہ رہا ہے ایک امام حرام کہہ رہا ہے تو دوسرا امام

اسی چیز کو حلال کہہ رہا ہے۔ کوئی مباح قرار دیتا ہے تو کوئی مکروہ، کوئی جائز تو کوئی ناجائز، کوئی امام سنت بتاتا ہے تو دوسرا امام اسی چیز کو ناجائز قرار دیتا ہے... ان ائمہ کے درمیان حرام و حلال کا بیّن فرق ہے۔ جو کسی طرح بھی جائز نہیں ہے (تحقیق صلاۃ : ص ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۵)۔

③ ہمارا امام صرف ایک سے ان اماموں کی نفی کی گئی ہے جو امام نبی نہیں ہیں مگر ان کو نبی کا درجہ دے دیا گیا ہے یعنی مالکی، شافعی، حنبلی اور حنفی (ایک معترض کی غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ : ص ۳۸)۔

④ امام بنانا لوگوں کا کام نہیں... جن علماء کو لوگوں نے خود امام بنا لیا ہے اور ان کی اطاعت کو واجب قرار دے لیا ہے ان کے ایمان کے ثبوت میں بھی ان کے پاس کوئی یقینی ذریعہ نہیں (ہمارا امام صرف ایک یعنی محمد رسول اللہ ﷺ، فرقہ وارانہ امام نہیں : ص ۳، ۱۰)۔

⑤ اہلحدیث، حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی... یہ پانچوں مذاہب اسلام کے خلاف ہیں (مذاہب خمسہ اور دین اسلام : ص ۱۶، ۱۷)۔

⑭ امام طحاویؒ

طحاوی جانبدار ہیں لہٰذا ایسے امام کی تصحیح قابل اعتبار نہیں (تحقیق صلاۃ : ص ۱۸۰)۔ مقلدین جانبدار ہوتے ہیں لہٰذا ان کا قول حدیث کی صحت کیلئے معیار نہیں (برہان المسلمین : ص ۱۶۳)۔

⑮ امام ابن کثیرؒ، امام علی بن محمد المدائنیؒ

علامہ ابن کثیر جو ایک بہت بڑے محدث ہیں انہوں نے اصول محدثین ہی کو بالائے طاق نہیں رکھا بلکہ اصول توحید کا بھی کوئی لحاظ نہیں کیا... نہ المدائنی جن کو بہت معتبر مورخ سمجھا جاتا ہے یہ لکھتے ہوئے غیرت آئی اور نہ ابن کثیر کو جو ایک بہت بڑے محدث تھے (تاریخ مطول : ص ۱۷، ۱۸)۔

⑯ امام ابن خلدونؒ

علامہ ابن خلدون جو فن تاریخ کے موجد ہیں جنہوں نے تاریخی واقعات کو جانچنے اور پرکھنے کے اصول و قواعد بنائے وہ بھی بغیر کسی تحقیق و محاکمہ کے واقعات بیان کرتے ہیں۔ (تاریخ مطول : ص ۱۸)۔ ابن خلدون نے ایسی خلاف واقعہ بات لکھی ہے کہ جس پر جتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے... ابن خلدون نے اپنے فلسفۂ تاریخ کی خود ہی دھجیاں اڑادیں۔ ناول نویسوں نے بھی یہ بات نہیں لکھی جو ابن خلدون نے لکھی۔ محاکمہ تو وہ کیا کرتے جبکہ وہ جھوٹ کو سچ سمجھ رہے ہوں (واقعۂ جمل : ص ۶، ۷)۔

⑰ امام حافظ ابن حجر عسقلانیؒ

① ابن حجر امام جرح وتعدیل نہیں ہیں، وہ تو صرف ناقل ہیں (ذہن پرستی: ص ۶۱)۔ حافظ صاحب جرح وتعدیل کے امام نہیں صرف ناقل ہیں (فتنے کیوں اٹھتے ہیں: ص ۹)۔

② (امام ابن حجرؒ اور امام سیوطیؒ کے مسلم یا غیر مسلم ہونے کے بارے میں جب مسعود احمد صاحب سے پوچھا گیا تو انہوں نے جواب میں کہا کہ): ہم وہی کہتے ہیں جو موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے جواب دیا تھا۔ علمها عند ربي في كتاب...(وقار علی صاحب کا خروج: ص ۸، ۹)۔

③ تہذیب میں انہوں نے یزید کے متعلق شیعوں کی خرافات کو بھروسہ کے ساتھ نقل کردیا ہے یہ ان کی عادت ہے... ابن حجر شیعوں کی خرافات سے مرعوب نظر آتے ہیں (مراسلہ مسعود احمد صاحب بنام محمد عمران صاحب: ص ۱)۔

⑱ علامہ ابن تیمیہؒ

یہ قطعاً صحیح نہیں کہ ہم ان کی اتباع کرتے ہیں۔ ہم کسی ایک مسئلہ میں بھی ان کی پیروی نہیں کرتے، بلکہ ہم تو براہ راست اتباع رسول کرتے ہیں۔ یہ بہت سخت قسم کا الزام ہے جو ہم پر لگایا گیا ہے۔ ہم کسی کے علم سے مرعوب ہو کر اس کی تقلید اور شخصیت پرستی میں مبتلا نہیں ہوتے (التحقیق فی جواب التقلید: ص ۵۸)۔

⑲ فقہاءؒ

① جماعت المسلمین کا عقیدہ یہ ہے کہ ائمہ حدیث ہی فقیہ ہوتے ہیں، جو ائمہ حدیث نہیں وہ فقیہ بھی نہیں... کیا وہ فقہاء بھی آپ کے نزدیک قابل احترام ہیں جنہوں نے متعدد موضوع حدیثیں اپنی کتابوں میں بطور احتجاج پیش کیں... جنہوں نے ایسے ایسے حیاسوز اور خلاف اسلام مسائل تخریج کئے کہ سوائے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنے کے ہم اور کیا کہہ سکتے ہیں (جماعت المسلمین اور اہلحدیث میں بنیادی فرق: ص ۶، اشاعت جدید: ص ۵)۔

② آپ کے فقہاء تو یہ کرتے تھے کہ پہلے سوال گھڑتے تھے اور پھر اس کا جواب گھڑتے تھے اور اس طرح شریعت سازی کرتے چلے گئے... جو چیز اللہ نے حلال کی تھی اس کو فقہاء نے حرام کردیا... فقہاء نے یہ مسائل قرآن وحدیث کی روشنی میں نہیں بلکہ قرآن وحدیث کے خلاف بھی

گھڑے ہیں (التحقیق فی جواب التقلید: ص ۵۴، ۵۵، ۱۰۰)۔

۲۰ محدثینؒ

① اماموں پر چوری، فریب دہی یعنی تدلیس کا الزام محض الزام ہے اور دشمنان اسلام کی سازش ہے کہ وہ... تدلیس، چوری یا فریب دہی کے الزام کو کسی امام کی طرف منسوب کر کے فن حدیث کا بیڑہ غرق کرنا چاہتے ہیں اور انکار حدیث کے لئے میدان ہموار کر کے دین کو بدلنا چاہتے ہیں۔ فن حدیث اور محدثین کے خلاف یہ سازش بہت پرانی ہے۔ افسوس ہے کہ اکثر دھوکے میں آگئے اور ائمہ اور محدثین کی نسبت تدلیس کے الزام کو تسلیم کرتے رہے... تدلیس کا فن کچھ نہیں بالکل بے حقیقت ہے (اصول حدیث: ص ۱۴، ۱۵)۔ تدلیس کا فن ویسے ہی لغو اور لایعنی ہے... علماء نے بیسیوں محدثین کو دوشالے میں لپیٹ کر کذاب کہا اور کہلوایا افسوس!!! (امام کے دو سکتے: ص ۶، ۸)۔

② امام مالک نے کہا وہ (محمد بن اسحٰق) جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔ اس کا جواب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ... یہ ان دونوں کا آپس کا مذاق ہو۔ سنجیدہ بیان نہ ہو... ان پر تدلیس کی تہمت امام احمد نے لگائی ہے اور وہ ابن اسحٰق کی وفات کے بعد پیدا ہوئے لہٰذا تدلیس کی تہمت لغو ہے... علامہ ابن کثیر جو ایک بہت بڑے محدث ہیں انہوں نے اصول محدثین ہی کو بالائے طاق نہیں رکھا بلکہ اصول توحید کا بھی کوئی لحاظ نہیں کیا (تاریخ مطول: ص ۶، ۷، ۱۷)۔

③ امام حسن بصری کو مدلس کہنے والے امام ابن حبان ہیں جو امام حسن بصری کی وفات کے صدیوں بعد پیدا ہوئے لہٰذا تدلیس کا الزام لغو اور لایعنی ہے (امام کے دو سکتے: ص ۵، ۶)۔ امام نسائی جو متشدد ہیں... تدلیس کا الزام وہی لگا سکتا ہے جسے علم غیب ہو... حماد پر کلام کرنے والا بے دین ہے... تدلیس کا فن بالکل باطل ہے... ان دونوں (غسان اور الساجی) کی جرح کا کوئی اعتبار نہیں... البانی صاحب کا مشکل ہی سے اعتبار کیا جا سکتا ہے... کرابیسی کا اس (ابو خالد دالانی) کو مدلس کہنا لغو ہے (جماعت المسلمین پر اعتراضات اور انکے جوابات: ص ۵۲، ۵۵، ۵۶، ۶۸، ۷۱، ۷۶)۔

④ طحاوی جانب دار ہیں لہٰذا ایسے امام کی تصحیح قابل اعتبار نہیں (تحقیق صلاۃ: ص ۱۸۰)۔ ابن حجر امام جرح و تعدیل نہیں ہیں، وہ تو صرف ناقل ہیں (ذہن پرستی: ص ۶۱)۔ ابو حنیفہ ضعیف ہیں (تحقیق صلاۃ: ص ۱۳۲)۔ علامہ البانی کی تصحیح و تضعیف کا کوئی اعتبار نہیں (امام کے دو سکتے: ص ۱۴)۔ البانی صاحب یا کسی دوسرے کی تصحیح و تضعیف تو آپ لوگوں کے لئے نقل کی جاتی ہے... ہمارے نزدیک البانی

صاحب یا کسی دوسرے کی تصحیح و تضعیف حتمی نہیں ہوتی (اعتراضات اور انکے جوابات قسط نمبر ۱: ص ۸)۔

(۲۱) مورخینؒ

(۱) تاریخ اسلام کے ابتدائی مولفین میں سے اکثر غیر مستند جھوٹے بلکہ دشمن اسلام تھے... موجودہ تاریخ کو پڑھ کر ہماری گردنیں شرم سے جھک جاتی ہیں (صحیح تاریخ الاسلام والمسلمین: ص ۱، ۲، تاریخ کا کفر: ص ۳، ۴)۔ تاریخ کے لکھنے والے غیر مستند، جھوٹے بلکہ دشمن اسلام... ہماری تاریخ دشمنوں نے لکھی اور ہم نے ہاتھوں ہاتھ لی۔ نہ تحقیق کی اور نہ تدقیق (مجموعہ تاریخ پرستی: ص ۴، ۵)۔

(۲) محمد بن اسحٰق، ابن جریر طبری، ابن سعد وغیرہ نے سند کے ساتھ واقعات تحریر کئے لیکن سند کی تحقیق کسی نے نہیں کی۔ اکثر مورخین اپنی کتابوں میں تاریخی واقعات کو بے سند ہی لکھتے رہے۔ جو سنا لکھ لیا، جو پڑھا اس کو سچ سمجھ لیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دشمنان اسلام خصوصاً یہودیوں اور رافضیوں کو سلف صالحین خصوصاً صحابہ کرام کے کردار کو داغدار کرنے کا اچھا موقع ملا۔ وہ گھڑتے گئے، مورخین لکھتے گئے۔ مثلاً علامہ ابن کثیر جو ایک بہت بڑے محدث ہیں انہوں نے اصول محدثین ہی کو بالائے طاق نہیں رکھا بلکہ اصول توحید کا بھی کوئی لحاظ نہیں کیا... علامہ ابن خلدون جو فن تاریخ کے موجد ہیں... وہ بھی بغیر کسی تحقیق و محاکمہ کے واقعات بیان کرتے ہیں... تاریخ کی ان کتابوں کے اکثر مندرجات جعلی ہیں جن کو ہمارے سادہ لوح اور نادان دوست مورخین نے بے سوچے سمجھے نقل کر دیا ہے (تاریخ مطول: ص ۱۷، ۱۸)۔

(۳) ابن خلدون نے اپنے فلسفہ تاریخ کی خود ہی دھجیاں اڑا دیں۔ ناول نویسوں نے بھی یہ بات نہیں لکھی جو ابن خلدون نے لکھی (واقعہ جمل: ص ۷)۔ امام خطیب بغدادی، امام مزی، علامہ ذہبی، علائی، صاحب المشارق والمطالع سہیلی، ابن سید الناس اور ان کے علاوہ بہت لوگوں نے تاریخ کی روایت پر اعتماد کیا... غرض یہ کہ تاریخ کی کتابیں سب غیر معتبر ہیں (صحیح تاریخ الاسلام والمسلمین: ص ۷)۔

(۲۲) مفسرینؒ

(۱) مفسرین نے قرآنی علوم کے ہر عنوان پر بہترین تفاسیر لکھیں، علمی نکات بیان کئے لیکن ان تفاسیر میں سے کسی تفسیر میں عمل پر خاطر خواہ زور نہیں دیا گیا، علوم کے دریا بہائے جاتے رہے لیکن عمل کم ہوتا چلا گیا (تفسیر قرآن عزیز: ص ۱۰۱، المسلم نمبر ۱: ص ۷)۔

② ...اس قسم کے اقوال کفر کے کلمات ہیں بلکہ کفر سے بھی بدتر ہیں...بدقسمتی سے یہ سب کچھ فہم قرآن مجید کے زعم میں ہو رہا ہے۔اس سلسلہ میں سب سے بڑا ہاتھ ان مترجمین و مفسرین کا ہے جنہوں نے قرآن مجید کے غلط ترجمے کئے اور یہ تک نہیں سوچا کہ لوگ خصوصاً غیر مسلمین ان ترجموں اور تفاسیر کو پڑھ کر رسول اللہ ﷺ کے بارے میں کیا رائے قائم کریں گے ؟(عصمت رسول ﷺ: ص ۳)۔

③ غلطیاں بہر حال غلطیاں ہوتی ہیں خواہ وہ کسی سے بھی سرزد کیوں نہ ہو اس سلسلہ میں سب سے زیادہ حیرت ان مصنفین و مولفین پر ہوتی ہے جو محض مکھی پر مکھی مارنے پر اکتفا کرتے ہیں اور غلط ترجموں کو ہی نقل کرتے رہتے ہیں جو ان کے پیش رو کرتے چلے آئے (حوالہ مذکورہ: ص ۳)۔

④ کاش کہ مترجمین و مفسرین قرآن مجید کی آیات واحادیث کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ محسوس کرتے کہ ان کے غلط ترجمے کس قدر غلط نتائج پیدا کر رہے ہیں... حیرت ہے سب مکھی پر مکھی مارتے چلے گئے... کسی ایک نے بھی اس گمراہ کن ترجمے کی تردید نہیں کی۔سب ہی مکھی پر مکھی مارتے چلے گئے (حوالہ مذکورہ: ص ۱۲، ۱۶، ۲۲)۔

⑤ الغرض علماء مفسرین نے ایسی سنگین اور متضاد صورتحال کی کوئی تردید نہیں کی البتہ شیعہ مفسرین نے اس کی سخت تردید کی ہے...فاسد باتوں کی تردید شیعہ مفسرین نے کی لیکن دوسرے علماء مکھی پر مکھی مارتے رہے... قرآن مجید کی آیات کو غلط معنی پہنانا زیادتی ہی نہیں بلکہ بہت بڑا کفر ہے (حوالہ مذکورہ: ص ۲۵، ۲۷، ۳۵)۔

۲۳ اولیاء اللہ

اولیاء اللہ سب عامل بالحدیث تھے۔کوئی مقلد نہیں تھا... تقلید بدعت ہے۔شرک ہے۔لہٰذا کوئی ولی اللہ مقلد بھی نہیں ہو سکتا۔اب اگر کسی مقلد سے کرامات کا ظہور بھی ہو تو وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ ہندو سادھوؤں سے ہوتا ہے۔لہٰذا اگر کوئی مقلد ولی مشہور ہو تو ہم اس کو ولی تسلیم نہیں کریں گے... غرض یہ کہ ہر معتمد علیہ ولی غیر مقلد تھا (تلاش حق: ص ۴۱، ۱۲۹)۔ مقلد ولی نہیں ہو سکتا (التحقیق فی جواب التقلید: ص ۱۶)۔

۲۴ شاہ ولی اللہ

① سوال: آپ نے تلاش حق میں ان (شاہ ولی اللہ) کے ساتھ "رحمۃ اللہ علیہ" لکھا ہے کیا یہ

درست ہے؟

جواب: تلاش حق کی بعد کی اشاعتوں میں سے یہ الفاظ نکال دیئے گئے ہیں (المسلم نمبر ۶: ص ۴۷)۔

② شاہ ولی اللہ کے نام کے ساتھ "رح" ایک عرصہ ہوا نکال دیا... تلاش حق کی آخری اشاعت میں نے دیکھی نہیں کہ اس میں اب کیا رہ گیا ہے۔ اگر شاہ ولی اللہ صاحب کی بعض باتیں غلط ہیں تو اس کے یہ معنی نہیں کہ ہم ان کی اچھی باتیں نقل نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی کافروں کے بعض اچھے عقیدوں کا اظہار کیا ہے... شاہ ولی اللہ کا قول دلیل میں پیش نہیں کیا گیا بلکہ الزامی جواب کے طور پر (مراسلہ مسعود احمد صاحب بنام غازی محمد یوسف صاحب امیر جماعت المسلمین بھاولپور شاخ، ۳ ربیع الآخر ۱۴۱۱ھ: ص ۲)۔ شاہ ولی اللہ وغیرہ کی تحریریں دلیل کے طور پر پیش نہیں کی گئیں بلکہ الزامی جواب کے طور پر (التحقیق فی جواب التقلید: ص ۱۰۵)۔

۲۵ امام بیت اللہ شریف، امام مسجد نبوی شریف

سوال نمبر ۱: خانہ کعبہ کے پیش امام کو آپ مسلمان سمجھتے ہیں یا نہیں اگر آپ انہیں مسلمان سمجھتے ہیں تو ان کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھی؟ سوال نمبر ۲: آپ ساری امت محمدیہ کو غیر مسلم سمجھتے ہیں اور مکہ اور مدینہ کے لوگوں کو اور وہاں کے امام کو بھی غیر مسلم سمجھتے ہیں اور نبیؐ نے فرمایا کہ مکہ میں جو آدمی نماز پڑھے اس کو ایک لاکھ نماز کا ثواب ملے گا مگر بیت اللہ کا پیش امام غیر مسلم ہے تو ثواب کیسے ملے گا؟

جواب نمبر ۱: میں نے نماز اس لئے نہیں پڑھی کہ وہ ایک فرقے میں شامل ہیں جو اپنے آپکو حنبلی کہتے ہیں... جواب نمبر ۲: جو شخص اپنے ایمان کو قیمتی سمجھتا ہے وہ اپنے ایمان کو بچا کر رکھتا ہے۔ آپ ان سے پہلے یہ کہلوائیں کہ وہ کسی فرقے میں نہیں ہیں اور فقط مسلم ہیں اگر ہم پھر بھی نماز نہ پڑھیں تو ہمارا قصور ہے ورنہ نہیں (جماعت المسلمین پر اعتراضات اور انکے جوابات: ص ۴۸، ۴۹)۔

۲۶ شیخ محمد بن عبد الوہابؒ، شیخ ابن بازؒ، علامہ البانیؒ

① محمد بن عبد الوہاب مقلد تھے ان کے ماننے والے حنبلی ہیں (تلاش حق: ص ۵۵)۔ اہلحدیث، حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی... یہ پانچوں مذاہب اسلام کے خلاف ہیں (مذاہب خمسہ اور دین اسلام: ص ۱۶، ۱۷)۔

② (شیخ ابن بازؒ اور علامہ البانیؒ کے مسلم یا غیر مسلم ہونے کے بارے میں جب مسعود احمد

صاحب سے پوچھا گیا تو انہوں نے جواب میں کہا کہ) : ہم کسی کو کافر نہیں کہتے لیکن کفر کو کفر کہہ سکتے ہیں۔ ہم وہی کہتے ہیں جو موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جواب دیا تھا۔ علمها عند ربي في كتاب...(وقار علی صاحب کا خروج : ص ۸، ۹)۔

(۳) البانی صاحب کو کتنی حدیثیں مع سند اور احوال رجال کے زبانی یاد ہیں۔ کیوں آپ مبالغہ آمیز تعریف کرتے ہیں۔ محدثین تو گذر گئے اب تو وہ لوگ رہ گئے ہیں جو ان کی کتابوں سے نقل کرتے ہیں (الجماعۃ القدیمہ : ص ۲۹)۔ علامہ البانی کی تضعیف کی کوئی حقیقت نہیں خصوصاً اس لئے کہ اس کو صحیح نہ کہنے پر وہ اپنے نظریہ کی خاطر مجبور ہیں... علامہ البانی کی تصحیح اور تضعیف کا کوئی اعتبار نہیں... وہ اپنے مذہب کو نہیں چھوڑ سکتے خواہ حدیث کو جواب ہی کیوں نہ دینا پڑے... علامہ البانی کی عجیب و غریب چالاکی... البانی صاحب کی چالاکی کی حقیقت (امام کے دو سکتے : ص ۱۳، ۱۴، ۲۱)۔

(۲۷) مولوی محمد قاسم صاحب نانوتویؒ

(۱) مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانیٔ دار العلوم دیوبند نے ختم نبوت کی عجیب و غریب تشریح کی ہے جس نے ختم نبوت کی حیثیت ہی کو ختم کر دیا... اب اگر کوئی شخص نبوت کا دعویٰ کرے تو مولوی قاسم صاحب کے نزدیک ختم نبوت اس کیلئے رکاوٹ کا باعث نہیں ہوگی گویا مولوی قاسم صاحب نے دجالوں اور کذابوں کیلئے نبوت کا دروازہ کھول دیا اور غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین کے ہاتھ میں ایک دفاعی ہتھیار دے دیا (ختم نبوت کا انکار کفر ہے : ص ۱۱، ۱۲)۔

(۲) بانیٔ دار العلوم دیوبند قاسم نانوتوی صاحب نے اپنے رسالہ تحذیر الناس میں جہاں عقیدہ ختم نبوت کی دھجیاں بکھیر کر قادیانیوں کیلئے راہ ہموار کی وہیں اکابرین دیوبند کو بھی کھل کھیلنے کا موقعہ بھی عنایت فرما دیا (المسلم نمبر ۷ : ص ۴۵، دیوبند کے اکابر علماء کی ذہن سازیاں : ص ۲۱، ۲۲)۔

(۳) مولوی قاسم صاحب نے حیات نبویؐ اور ختم نبوت کے سلسلے میں جو کچھ کہا وہ اب کسی سے پوشیدہ نہیں رہا... ختم نبوۃ کے سلسلہ میں ان کی عبارتیں قادیانیوں کیلئے بڑی مفید ثابت ہوئیں... ان کا قصور یہ ہی کیا کم ہے کہ دہلی کے کتاب و سنت کے مدرسہ کے مقابلے میں حنفی مذہب کی حفاظت کی خاطر انہوں نے دیوبند میں مدرسہ قائم کیا۔ اب اس کو کتاب و سنت کا بغض کہئے یا حنفی مذہب کی عصبیت و حمیت (تلاش حق : ص ۱۹۵)۔

(۲۸) مولوی اشرف علی صاحب تھانویؒ، مولوی محمود الحسن صاحب دیوبندیؒ، ڈپٹی نذیر احمد صاحب دہلویؒ

(۱) یوں تو ہر کتاب میں کوئی نہ کوئی اچھی بات مل ہی جاتی ہے۔ تھانوی صاحب کی کتاب میں کوئی ٹھوس بات مشکل ہی سے ملتی ہے۔ ضعیف اور موضوع حدیثیں بھی نقل کر جاتے ہیں۔ فقہ کے غلط اور حیا سوز مسائل بڑی بے باکی سے نقل کرتے ہیں اور وہ بھی جوان لڑکیوں کے مطالعہ کیلئے۔ حنفی مذہب کی تردید کے لئے ان کی کتابیں مفید ہوں گی۔ اس لئے کہ غلط اور حیا سوز مسائل کو اردو کا جامہ پہنانے میں ان کا بہت بڑا حصہ ہے (تلاش حق: ص ۹۴)۔

(۲) اشرف علی صاحب دیوبندی مکتبہ فکر کے نزدیک حکیم الامت مشہور ہیں حالانکہ اللہ کے رسول ﷺ جو پوری انسانیت کیلئے حکیم الامت ہیں اور یہ منصب کسی کیلئے زیب نہیں چہ جائیکہ کسی فرقہ پرست مولوی کو حکیم الامت کا خطاب دینا کیا یہ توہین رسالت نہیں؟ (المسلم نمبر ۱۱: ص ۷۳)۔

(۳) عصر حاضر میں کچھ لوگ ایسے بھی پائے جاتے ہیں جو کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ معصوم نہیں تھے بلکہ گناہگار تھے (نعوذ باللہ من ذلک)... اس قسم کے اقوال کفر کے کلمات ہیں بلکہ کفر سے بھی بدتر ہیں... اس سلسلہ میں سب سے بڑا ہاتھ ان مترجمین و مفسرین کا ہے جنہوں نے قرآن مجید کے غلط ترجمے کئے... مثلاً مولوی محمود الحسن صاحب دیوبندی، ڈپٹی نذیر احمد صاحب دہلوی اور اشرف علی صاحب تھانوی وغیرہ نے احترام ملحوظ نہیں رکھا اور صاف صاف یہ ترجمہ کیا ہے: آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دے۔ ان لوگوں کے ترجموں سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ گناہ گار تھے معصوم نہیں تھے العیاذ باللہ... (رسول اللہ ﷺ کے) احترام کو اس قدر ملحوظ رکھنے کی تاکید کی گئی ہے کہ اگر اس کی خلاف ورزی کی گئی تو سارے اعمال حبط، گویا عدم تعظیم کو شرک سے جا ملایا... معصوم عن الخطآء نبی برحق ﷺ کو گناہ گار ثابت کرنا اور قرآن مجید کی آیات کو غلط معنی پہنانا زیادتی ہی نہیں بلکہ بہت بڑا کفر ہے (عصمت رسول ﷺ: ص ۴، ۵، ۲۳، ۳۵)۔

(۲۹) علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ، علامہ عبید اللہ سندھیؒ

(۱) دین اسلام کی موجودگی میں صرف حنفیت کے استحکام کیلئے اور اس مقصد کیلئے انور شاہ کشمیری صاحب المعروف بیہقی وقت اپنے عمر کے قیمتی ۳۰ سال صرف اس چیز کی تلاش میں صرف کر دیں کہ فقہ حنفی حدیث کے مطابق ہے یا نہیں؟ تو اس طرز عمل کو قرآن و سنت کا بغض نہ

کہا جائے تو اسے اور کیا نام دیا جائے (المسلم نمبر ۷ : ص ۴۳، دیوبند کے اکابر علماء کی ذہن سازیاں : ص ۱۸)۔

(۲) عبید اللہ سندھی کا شمار ذی علم ہستیوں میں نہیں (تفہیم اسلام : ص ۱۵۵)۔

(۳۰) نواب سید محمد صدیق حسن خان صاحبؒ، سر سید احمد خان صاحبؒ

(۱) مدیر فاران : نواب صدیق حسن خان صاحب... مقلدین کو بھی فرقہ ناجیہ میں شمار کرتے ہیں۔ جامد مقلدین کو کافر نہیں سمجھتے اور نہ ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے انکار کرتے۔ بلکہ ان کو صرف خاطی سمجھتے ہیں۔

مسعود احمد صاحب : ہم کسی کے مقلد نہیں... نواب صاحب نے اگر ایسا لکھا ہے تو وہ خود اس کے ذمہ دار ہیں۔ ہم ان کی غلطی میں ان کی پیروی نہیں کر سکتے (التحقیق فی جواب التقلید : ص ۱۰۳، ۱۰۴)۔

(۲) سر سید احمد خان عقیدتاً و عملاً متبع حدیث تھے لیکن تفسیر کے سلسلے میں ان سے چند فاش غلطیاں ہوئی ہیں جن کی وجہ سے ان کے ایمان تک میں شبہ پیدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً فرشتوں کی تاویل وغیرہ (تلاش حق : ص ۱۹۸)۔

(۳۱) سید ابو الاعلیٰ مودودی صاحبؒ

(۱) مودودی صاحب عقیدتاً حق کے قریب معلوم ہوتے ہیں لیکن عملاً وہ حنفی ہی ہیں اور کچھ اسی انداز سے سوچتے ہیں۔ حدیث کے معاملہ میں انکا موقف بہت خطرناک ہے (تلاش حق : ص ۱۹۸)۔

(۲) انکار حدیث یا پرویزیت :... مودودی صاحب رقمطراز ہیں :...... (مودودی صاحب کے) اس من گھڑت اصول نے جہاں اہل تقلید اور مذہب پرستوں کیلئے دفاع کا سامان فراہم کیا وہیں انکار حدیث کیلئے بھی راہ ہموار کر دی۔ حدیث کی اہمیت اور فن حدیث کے متعلق شکوک و شبہات پیدا ہونے لگے بالآخر نوبت انکار حدیث تک پہنچی۔ حدیث کا انکار کیا گیا (ذہن پرستی : ص ۲۲، ۲۳، ۲۵)۔

(۳) مودودی صاحب انتخابی سیاست کے شجر ممنوعہ کو پروان چڑھاتے ہوئے اتنی پستی میں چلے گئے اور وہاں سے یہ فتوے جاری کر دئے کہ "شیعوں سے اہل سنت کے اختلافات تو بہت ہیں مگر یہ کفر و اسلام کے اختلافات نہیں ہیں، شیعہ کے پیچھے سنی اور سنی کے پیچھے شیعہ نماز پڑھ سکتا ہے کیونکہ دونوں مسلمان ہیں اور ایک مسلمان کی نماز دوسرے مسلمان کے پیچھے ہو جاتی ہے، دونوں ایک دوسرے کے جنازے میں بھی شامل ہو سکتے ہیں" (المسلم نمبر ۷ : ص ۲۳)۔

(۴) خود مودودی صاحب نے پارٹی بنائی اور اپنے حنفی ہونے کا اقرار کیا۔ کیا یہ قول و فعل کا

تضاد نہیں ہے... مودودی صاحب کا پہلا تضاد تو یہ ہے کہ وہ کسی خاص مسلک سے فرق وامتیاز پیدا کرنے کو تفرقہ پردازی کہتے ہیں پھر بھی وہ اپنے کو حنفی کہتے ہیں۔ دوسرا تضاد یہ ہے کہ وہ مختلف پارٹیوں کو اچھا نہیں سمجھتے، ان کو بھی تفرقہ پردازی کہتے ہیں لیکن پھر بھی انہوں نے ایک پارٹی بنائی جس کو انہوں نے جماعت اسلامی کا نام دیا... تفرقہ پردازی قرآن مجید کے الفاظ: "ولا تفرقوا" کے لحاظ سے قطعی حرام ہے... بتایئے حرام کو جائز کہنے والا کون ہوتا ہے اور کیا حرام کو جائز کہنے والا "الجماعۃ" میں شامل ہو سکتا ہے (الجماعۃ: ص ۱۱، ۳۱)۔ اگر کسی شخص کے قول وفعل میں تضاد ہو تو اس کو شریف آدمی کہنا بھی صحیح نہیں (صلوۃ المسلمین: ص ۴۱۸)۔ کیسے مان لیا جائے کہ وہ (نواب محی الدین صاحب) حنفی تھے تو بھی مسلم تھے (التحقیق فی جواب التقلید: ص ۴)۔ جماعت اسلامی میں عملاً تقیہ کا اصول کارفرما ہے (تکبیر کا تکبر: ص ۹)۔

(۳۲) علامہ حمید الدین فراہی صاحبؒ، علامہ امین احسن اصلاحی صاحبؒ

(۱) فراہی صاحب نہ خود محدث ہیں نہ صحیح العقیدہ، لہٰذا ان کا قول ساقط الاعتبار ہے (تفہیم اسلام: ص ۱۲۴)۔ مکتبہ فراہیہ نیم منکرین حدیث ہیں۔ اپنے مطلب کی حدیثیں مانتے ہیں۔ خلاف ہو تو بخیہ اوھیڑنے لگتے ہیں (مراسلہ مسعود احمد صاحب بنام راشد معاویہ صاحب، ۲۱ ذوالحجہ ۱۴۱۱ھ: ص ۱)۔

(۲) امین احسن اصلاحی صاحب کی تفسیر کا حوالہ بھی خوب ہے جو اپنی تفسیر میں قرآن مجید کی کسی آیت کی تشریح میں شاید ہی کوئی حدیث لائے ہوں۔ وہ اور کتابوں کے مندرجات کے حوالے تو جابجا دیتے ہیں لیکن اس مضمون کی حدیث کو نقل نہیں کرتے۔ امام بخاری اور صحیح بخاری کی تنقیص میں وہ خاصی مہارت رکھتے ہیں (الجماعۃ: ص ۶۸)۔ میں نے تدبر قرآن کی تین جلدیں پڑھی ہیں۔ وہ دوسری کتابوں اور دوسرے اشخاص کے حوالے تو نقل کرتے ہیں لیکن کسی آیت کی تفسیر میں انہیں الا ماشاء اللہ حدیث نقل کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔ ان تین جلدوں میں میرے حافظہ کے مطابق شاید تین حدیثیں انہوں نے نقل کی ہوں گی، احادیث سے اتنا تنفر۔ موجودہ توریت سے تو تفسیر ہو سکتی ہے لیکن حدیث سے نہیں ہو سکتی (مراسلہ مسعود احمد صاحب بنام راشد معاویہ صاحب، ۲۱ ذوالحجہ ۱۴۱۱ھ: ص ۲)۔

(۳۳) مکتبہ فراہیہ اور اصلاحی وکاندھلوی گروپ

(۱) فتنہ انکار حدیث اس صدی کا سب سے بڑا فتنہ ہے... بہت کم لوگ جانتے ہیں کہ ایک نیا گروپ بھی ہے جو اس فتنہ ہوش رباء کو پروان چڑھانے میں ایک عرصہ سے انتھک کام کر رہا ہے وہ

ہے "اصلاحی وکانڈ حلوی گروپ"... عصر حاضر کی ترقی پسندانہ اصطلاح میں اس نئے گروپ کو آپ "گلالی منکرین حدیث" کا نام دے سکتے ہیں کیونکہ یہ ترقی پسند حضرات دین اسلام کو نہ جاننے والوں میں سے ہرگز نہیں بلکہ جان کر نہ ماننے والوں میں سے ہیں۔ ہمارا خیال تھا کہ "جان کر نہ ماننے والو" کا گروپ صرف ایک ہی اٹھا تھا جس نے تصدیق بالقلب کے برعکس ایمان بالعقل پر مہر ثبت کی جس کی پاداش میں پوری کی پوری قوم کو خمیازہ بھگتنا پڑا جنھوں نے یہاں تک کہدیا تھا کہ "ا... ہم ایمان نہ لائیں گے جب تک اللہ تعالیٰ کو ظاہر وباہر نہ دیکھ لیں"۔ بعینہ آج بھی ایمان بالعقل والی روش موجود ہے جو صدیوں پر محیط ہے (المسلم نمبر ۸: ص ۳)۔

(۲) گلالی منکرین حدیث کا سارازور اس پر ہے کہ بس صحیح بخاری و صحیح مسلم کی ساکھ کمزور ہو جائے اور اس گھناؤنی سازش میں بڑے سے بڑے مفکر نے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں چھوڑا... یہ ہے گلالی تحریک کا خلاصہ جو برسوں سے اس تحقیق و تدقیق میں مصروف عمل رہی ہے کہ کسی طرح صحیح کو غلط ثابت کر دیا جائے... بہر حال ادارۂ فکر اسلامی کے سربراہ طاہر المکی صاحب کی نادر روزگار دلیل آپ کے سامنے ہے ان کی فکر اسلامی کس قدر پائے کی ہے کہ وہ جامعہ ہوریہ کے مفتی ولی حسن ٹونکی اور عبدالرشید نعمانی جیسے لوگ مجہول راویوں کے خواب والے قصہ پر نہ صرف ایمان لے آئے بلکہ اسے دوسروں کو منوانے کے لئے دلیل بھی بنا دیا۔ معلوم نہیں یہ تحقیق ہے یا اندھی تقلید (المسلم نمبر ۸: ص ۳۰، ۳۲)۔

(۳) نوید صاحب مکتبہ فراہیہ سے تعلق رکھتے ہیں اور مکتبہ فراہیہ نیم منکرین حدیث ہیں۔ اپنے مطلب کی حدیثیں مانتے ہیں۔ خلاف ہو تو بخیہ ادھیڑنے لگتے ہیں۔ اس قسم کی حرکت اگر قرآن مجید کے ساتھ کی جائے تو کی جاسکتی ہے۔ اشکلات کے انبار لگائے جاسکتے ہیں... نوید صاحب نے ایک جگہ تسلیم کیا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہؓ کی برءیت کے متعلق دو رکوع نازل ہوئے لیکن آگے جا کر کسی دوسرے فراہی کے حوالہ سے واقعہ افک کا انکار نقل کر دیا۔ یہ بھی تو شیعیت کا داغ ہے... فراہی کہتے ہیں کہ واقعہ افک سارا کا سارا امام زہری کا گھڑا ہوا ہے۔ گویا امام زہری جھوٹے تھے تو پھر ان کے شاگرد امام مالک کا بھی یہی حال ہوگا... یہ آستین کے سانپ پرویز سے زیادہ خطرناک ہیں (مراسلہ مسعود احمد صاحب بنام راشد معاویہ صاحب، ۲۱ ذوالحجہ ۱۴۱۱ھ: ص ۱، ۲)۔

(۳۴) ڈاکٹر اسرار احمد صاحب

(۱) ڈاکٹر اسرار احمد صاحب خود روشن خیال مقلد حنفی ہیں۔ حنفیوں کی ابھرتی ہوئی جماعت "تنظیم اسلامی" کے امیر ہیں۔اس ملک کی اکثریت چونکہ حنفی فرقے سے تعلق رکھتی ہے لہٰذا سیاست کے تقاضے کے تحت "فقہ حنفی" رائج کرنے پر مجبور ہیں(المسلم نمبر۱: ص ۲۴)۔

(۲) ڈاکٹر اسرار احمد صاحب فہم قرآن کے باوجود ابھی تک حنفی مقلد ہیں، لہٰذا وہ اسی حصار کے اندر رہ کر سوچتے ہیں ان کی دعوت فکر اس حصار کو توڑنے سے گریزاں ہے...تقلید شرک ہے لہٰذا اس شرک عظیم کی موجودگی میں کوئی داعی خالص اسلام کی دعوت نہیں دے سکتا۔البتہ ملاوٹی اسلام کی دعوت دے سکتا ہے...ڈاکٹر موصوف بھی ان لوگوں کے زمرے میں آگئے جو بفحوائے آیات کریمہ، آخرت کے بدلے دنیا خریدنے کے مصداق بنے ہوئے ہیں(المسلم نمبر۲: ص۱۵،۱۷،۱۸)۔

(۳) اسلامی جماعت سے ڈاکٹر صاحب علیحدہ ہوگئے مگر اپنے خود ساختہ مذہب سے علیحدگی انہیں پسند نہیں ہے، معلوم نہیں مسنون طریقے کو کس لئے پامال کیا جارہا ہے؟...ڈاکٹر موصوف کی فرقوں کی سرپرستی اور حمایت اصل اسلام کو بالائے طاق رکھ دینے کے مترادف ہے۔ لہٰذا فلاح اخروی ور رضائے الٰہی کی منطق دھوکہ اور فریب کے سوا اور کچھ نہیں...(ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے)یہ نظریات ملازم، اہل تشیع اور منکرین حدیث کے پیدا کردہ ہیں...ہمیں یقین نہیں تھا کہ ڈاکٹر موصوف اپنے مذہب ومسلک کی محبت اور اس کے دفاع میں یوں کتمان حق کا مظاہرہ کریں گے...بہر حال انہوں نے جو سمت متعین کی ہے وہ سبیل المؤمنین ہرگز نہیں ہے اور اپنا قبلہ درست کیے بغیر جس مشن کو لے کر میدان میں آئے ہیں وہ منزل من اللہ شریعت کے مطابق نہ رضائے الٰہی ہے اور نہ ہی فلاح اخروی ہے۔وہ جس مصطفوی انقلاب کی یا جس نظام مصطفیٰ کی بات کرتے ہیں وہ کسی اور مصطفیٰ صاحب کا نظام یا انقلاب تو ضرور کہا جاسکتا ہے لیکن شریعت محمدی ہرگز نہیں ہوسکتا لہٰذا ڈاکٹر صاحب غور فرمائیں کہ نام نہاد دعویٰ مصطفوی انقلاب یا نظام مصطفیٰ کی تحریک درپردہ توہین رسالت کی تحریک تو نہیں ؟(المسلم نمبر۷: ص۲۳،۲۴،۲۶،۲۷)

(۳۵) علامہ محمد تقی عثمانی صاحب

اس مضمون میں محمد تقی صاحب سے بہت سی غلط فہمیاں صادر ہوئی ہیں...آخر ان (منکرین حدیث)میں اور آپ(یعنی محمد تقی عثمان صاحب)میں کیا فرق ہے؟صرف اتنا کہ آپ رائے کے مقابلہ میں

بعض احادیث چھوڑتے ہیں وہ کل حدیثیں چھوڑ دیتے ہیں... تقی صاحب کا یہ کہنا کہ عہد رسالت میں تقلید شخصی رائج تھی قطعاً صحیح نہیں... تقی صاحب نے "لکل حد مطلع" کا ترجمہ کیا ہے "ہر حد کیلئے اطلاع کا طریقہ جداگانہ ہے" یہ بالکل فرضی اور خود ساختہ ترجمہ ہے۔ غالباً مذاہب اربعہ کے جواز کے لئے ایسا ترجمہ کیا گیا ہے... تقی صاحب نے اگر توبہ نہ کی تو ہمارے اور ان کے مقدمہ کا فیصلہ بھی میدان محشر ہی میں ہوگا... "تقلید کی شرعی حیثیت" اس کتاب میں چند اضافے تو ضرور ملتے ہیں لیکن "التحقیق فی جواب التقلید" کے سوالات کا جواب نہیں ملتا۔ اپنی بات کو بار بار دہرانا اور دوسرے کی باتوں کا جواب نہ دینا یہ کوئی اچھی چیز نہیں۔ تقی صاحب سے ہماری گذارش ہے کہ یہ روش چھوڑ دیں تو بہتر ہے، یہ روش آپ کے شایان شان نہیں اور اگر آپ یہ روش نہ چھوڑیں اور اس میں اپنی عافیت سمجھیں تو پھر سوچئے کیا میدان محشر میں بھی یہ چیز عافیت کا سبب ہوگی یا نہیں ... اگر آپ تقلید چھوڑ دیں تو پھر انشاء اللہ فقہی بصیرت آپ میں پیدا ہو جائیگی اور پھر آپ ایسی باتیں نہیں کریں گے (التحقیق فی جواب التقلید: ص ۱۸، ۴۴، ۴۵، ۷۶، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۳۴)۔

(۳۶) علمائے احناف

احناف کا طریقہ ہے کہ جب ان کو کسی سنت پر عمل نہیں کرنا ہوتا تو قیاس آرائیاں کر کے اس سنت کو چھوڑ دیتے ہیں..... علماء احناف کو قرآن مجید و سنت نبوی پر عمل کرنے اور کرانے سے کوئی دلچسپی نہیں ہے محض اپنے مذہب سے محبت ہے اور بس... سنت پر تو صرف جماعت المسلمین ہی عمل کرتی ہے (تحقیق صلاۃ: ص ۸۸، ۲۵۷، ۲۶۳)۔

(۳۷) عالم، بزرگ

(۱) ایسا کون سا بزرگ ہے جس سے غلطی یا لغزش نہیں ہوئی۔ اگر کسی بزرگ کی لغزش سے ہم بھی لغزش میں مبتلا ہو جائیں تو یہ شیطانی وسوسہ ہوگا۔ یہ بھی تقلید ہی ہوگی (تلاش حق: ص ۹۴)۔

(۲) سنت پر عمل کرنے کے لئے عالم کی کیا ضرورت ہے۔ تمام سنتیں منہاج المسلمین میں دی ہوئی ہیں اسے پڑھیے اور عمل کیجئے (مراسلہ مسعود احمد صاحب بنام عابد لکھو صاحب امیر جماعت المسلمین مورخہ ۲، ذوالحجہ ۱۴۱۱ھ: ص ۱)۔

(۳) علماء کی اکثریت کا حال بھی عوام سے مختلف نہیں۔ دنیا کی دوڑ میں وہ بھی اب کسی سے پیچھے

رہنا نہیں چاہتے۔اتباع قرآن مجید اور سنت نبوی پر دھواں دھار تقریر کرنے والے خود عمل بالقرآن المجید اور اتباع سنت سے عاری ہیں۔ان کا حال ان کے قال سے یکسر مختلف ہے۔ان کے ظاہر پر اسلام کا ملمع تو ضرور ہے لیکن باطن اسلام کی روح سے خالی ہے، آپس میں ایک دوسرے سے دست بگریباں اور ہم چنیں دیگرے نیست کا مصداق ہیں۔ان کے اہل وعیال، ان کی خانگی زندگی، ان کا گھر بار، ان کے زیردست اسلام کے عقائد واعمال سے بے خبر ہی نہیں بلکہ غیر اسلامی معاشرہ کی تشکیل وترقی میں ممد ومعاون ہیں۔بد اخلاقی ان کا شیوہ، خدمت خلق سے انہیں گریز، اپنی آمدنی اور عقیدت مندوں کی عقیدت برقرار رکھنے کے لئے غیر اسلامی اور شرک آمیز فتوے دینا ان کا روزمرہ کا معمول۔ان حالات میں معاشرہ کی اصلاح کون کرے۔کیا ایسے مبلغ جو ایک ایک تقریر کے پانچ پانچ سو، ایک ایک ہزار روپیہ لیتے ہوں، جن کی خواہش یہ ہو کہ عمدہ کھانے اور جملہ راحت کے سامان انہیں پیش کئے جائیں تبلیغ کا حق ادا کر سکتے ہیں؟ کیا ایسے علماء جو کسی سرمایہ دار کے دست نگر ہوں حق گوئی اور بے باکی کے زیور سے آراستہ ہو سکتے ہیں۔نہیں، ہرگز نہیں تو پھر ظاہر ہے کہ اسلامی معاشرہ کا برپا کرنا تقریباً ناممکن ہے(فتنے اور ان سدباب: ص ۴۲، ۴۳)۔

(۳۸) کلمہ گو مشرک

(۱) وما یومن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکونo(یوسف: ۱۰۶)"اور اکثر لوگوں کا تو یہ حال ہے کہ اللہ پر ایمان رکھنے کے باوجود مشرک ہوتے ہیں"۔آیت بالا سے ثابت ہوا کہ ایمان والوں کی اکثریت شرک کی مرتکب ہوتی ہے(الجماعۃ: ص ۱۴، ۱۵)۔

(۲) بعض کلمہ گو بھی مشرک ہوتے ہیں:........(یوسف ۱۰۶)ان میں سے اکثر لوگ اللہ پر ایمان لانے کے باوجود مشرک ہوتے ہیں(توحید المسلمین: ص ۳۵)۔

(۳) ......(یوسف ۱۰۶)لوگوں میں زیادہ تر ایسے لوگ ہوتے ہیں جو ایمان لانے کے باوجود بھی شرک کرتے رہتے ہیں(تفسیر قرآن عزیز: ۳/۱۵ ۴۷)۔

(۴) بہت سے کلمہ گو بھی مشرک ہوتے ہیں:.......(یوسف ۱۰۶)یعنی بہت سے لوگ اللہ پر ایمان لانے کے باوجود بھی مشرک ہوتے ہیں(تلاش حق: ص ۱۴۱)۔

(۵) ایمان کے ساتھ شرک تو قرآن مجید سے ثابت ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

......(یوسف ۱۰۶)اکثر لوگ اللہ پر ایمان لانے کے باوجود مشرک ہوتے ہیں۔یعنی صرف کافر ہی مشرک نہیں ہوتے،ایمان والوں کی اکثریت بھی مشرک ہوتی ہے(الجماعۃ:ص ۳۹،۴۰)۔

۳۹ حکومت،ریاست اور حکام

① دنیا بھر کے نام نہاد مسلم ممالک میں کہیں بھی "الجماعۃ" یعنی منزل من اللہ دین کو قائم کرنے والی اسلامی حکومت موجود نہیں ہے البتہ ایسی حکومتیں قائم ہیں جو لادین سیاست اور جمہوریت کے اصولوں پر کام کر رہی ہیں (پیش لفظ جماعت المسلمین پر اعتراضات اور انکے جوابات:ص ۲)۔عباسی خلفاء تک مسلمین کی حکومت ملتی ہے(مراسلہ مسعود احمد صاحب بنام ضیاء الرحمٰن صاحب،۴رجب ۱۴۱۳ھ:ص ۴)۔

② صلاح الدین صاحب کا مطلب یہ ہے کہ یہ (مسلمانوں کی ۵۰ آزاد) ریاستیں "الجماعۃ" ہیں اور ان کے فرمانروا قوت نافذہ کے مالک ہیں یعنی خلیفہ ہیں۔ایسی "الجماعۃ" اور ایسے خلیفہ ان کو مبارک ہوں ۔جہاں فرمانروا اور انتظامیہ کیمونسٹ ہو،ملحد ہو،اسلام کا مذاق اڑاتی ہو،پیشاب سے پاکیزہ چیزیں لکھتی ہو وہاں "الجماعۃ" کا وجود ہمیں تو تسلیم نہیں۔کوئی ایک ملک تو بتا دیجئے جہاں کا فرماں روا دل سے اسلام کی ترقی کا خواہشمند ہو،اسلام کا سچا وفادار ہو۔سیاسی طور پر اسلام کا نام لینے اور سیاسی طور پر عید کی نماز پڑھنے سے اگر کوئی دہریہ خلیفہ بن سکتا ہے تو ایسے خلیفہ کو صلاح الدین صاحب ہی شرعی معنی میں خلیفہ تسلیم کر سکتے ہیں۔(الجماعۃ:ص ۴۹)۔

③ حکومت کی سطح پر جو لوگ ہیں وہ اسلام کے وفادار نہیں۔وہ ہر اسلامی تحریک کو کچلنے والے تو ضرور ہیں اسلام کے خیر خواہ نہیں لہذا حکومت کی سطح پر مسلم یقیناً معدوم ہیں...اسلامی ریاستوں کے امیر سے صلاح الدین صاحب کی مراد ان ریاستوں کے بادشاہ یا صدر ہیں۔ان میں سے تقریباً سب عقیدتاً نہیں تو عملاً ضرور اسلام سے بیزار ہیں۔ان کو امیر یا خلیفہ کا لقب دینا اس لقب کی توہین ہے... سعودی عرب کے متعلق شاید صلاح الدین صاحب حسن ظن رکھتے ہوں گے لیکن وہ خود جا کر دیکھ لیں وہاں کیسا اسلام ہے۔ابھی حال ہی میں سعودی حکومت کے کفر پر عربی زبان میں ایک کتاب شائع ہوئی۔بہر حال ان ریاستوں کے جیسے امیر ویسی ہی رعایا...ان ریاستوں کی قوت نافذہ جو کچھ کر رہی ہے اور اسلام کی بیخ کنی کے سلسلہ میں جو کچھ ہو رہا ہے صلاح الدین صاحب ہم سے زیادہ ہی واقف ہیں۔اوامر و نواہی تو کجا جو کچھ ہو رہا ہے وہ اس فریضہ کی ضد ہے پھر بھی بقول

صلاح الدین صاحب یہ اسلامی ریاستیں ہیں اور ان کے سربراہ امیر ہیں۔ صلاح الدین صاحب ہمیں مسلم امیر چاہیے، محض مسلم نام کا امیر نہیں چاہیے (الجماعۃ: ص ۴۹، ۵۰)۔

(۴) کیونکہ جنگ کے ذریعہ جہاد کرنا حکومت کا کام ہے لہٰذا اہل حق کو چاہیے کہ حکومت کو تابع حق بنائیں تاکہ وہ اس جہاد سے محروم نہ رہنے پائیں (حق کیسے غالب ہوتا ہے؟: ص ۳۱)۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی حکومت رفتہ رفتہ قائم کر دی ہمیں بھی رفتہ رفتہ حکومت دے دے گا۔ حکومت قائم کرنے کے لئے وقت لگتا ہے (ایک معترض کی غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ: ص ۳۴)۔

(۴۰) دور صحابہؓ و تابعینؒ

(۱) صحابہ کرامؓ کے دور ہی میں بعض مخالف اسلام تحریکوں نے جنم لیا، جن میں خارجی اور سبائی تحریکیں سر فہرست ہیں... اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام کی بیخ کنی میں بھرپور کوشش کرتے رہے۔ قرآن و حدیث کو بے محل استعمال کرنا، قرآن و حدیث کے مقابلہ میں آرائے رجال کو پیش کرنا، متشابہات کی تاویلیں کرنا اور عقائد کو خراب کرنا ان لوگوں کا خاص مشغلہ تھا، انہوں نے اسلامی عبادات اور قوانین میں بھی تبدیلی کی کوشش کی، حتی کہ صلوٰۃ جو دن میں پانچ مرتبہ ادا کی جاتی ہے اس کو بھی انہوں نے بگاڑنے میں بھرپور زور لگایا۔ اکثر نو مسلم ان کے فریب میں آگئے۔ فرقہ بندی کی ابتداء ہوئی اور اس طرح ایک اسلام کے کئی اسلام بن گئے۔ فرقہ بندی نے شخصی عقیدت کو پیدا کیا، شخصی عقیدت نے شخصیت پرستی کو جنم دیا۔ شخصیت پرستی نے تقلید شخصی اور جمود کے لئے راہ ہموار کی۔ فرقہ وارانہ مسائل کی حمایت میں حق پوشی ہونے لگی اور اس کے بعد حق کا انکار ہونے لگا، حتی کہ یہ حمایت ترقی کرتے کرتے حمیت جاہلیت تک پہنچ گئی۔ حمیت اور جہالت کی بنیاد پر سنتوں کو چھوڑا جانے لگا (صلوٰۃ المسلمین: ص ۷۴۳، ۷۴۸)۔

(۲) صحابہؓ اور خصوصاً تابعین کے دور میں طرح طرح کے فتنے پھیل چکے تھے مثلاً سبائی فتنہ، خوارج کا فتنہ۔ تابعین ہی کا وہ دور ہے جس میں اکثر حدیث گھڑنے والے پیدا ہوئے اور اس زمانہ میں بہ نسبت بعد کے زمانہ کے ان لوگوں کی کثرت تھی (التحقیق فی جواب التقلید: ص ۵۸)۔

(۳) جو جذبہ ایمانی صحابہ کرامؓ میں تھا وہ تابعین میں باقی نہیں رہا، اور جو جذبہ ایمانی تابعینؒ میں تھا وہ تبع تابعین میں باقی نہیں رہا... صحابہ کرامؓ کے آخری دور میں ترک سنن کا معاملہ کافی ترقی کر چکا

تھا(صلوۃ المسلمین: ص ۴۴۴، ۴۶۶)۔

(۴) حضرت علیؓ کے زمانہ میں منافقین کا فتنہ زوروں پر تھا۔ یہ لوگ اسلامی عقائد کے خلاف کافرانہ عقائد مسلمین میں پھیلا رہے تھے۔ انہوں نے کافی لوگوں کو متاثر کر کے صحیح اسلام سے برگشتہ کر دیا تھا... اس پر آشوب زمانہ میں... کسی (منافق) نے آپ کو شہید کر دیا (صحیح تاریخ الاسلام والمسلمین: ص ۷۷۲، ۷۷۳)۔

(۴۱) مدینہ منورہ

مدینہ منورہ کے لوگ کافی عرصہ تک صحیح اسلام پر قائم رہے... صحابہ کرامؓ اور اکابر تابعین کے دور میں مدینہ منورہ میں بچوں کو رفع یدین بڑے اہتمام سے سکھایا جاتا تھا، اور اس کے ترک پر تنبیہ کی جاتی تھی۔ لیکن ایک زمانہ وہ بھی آیا کہ رفع یدین کرنے پر مارا جانے لگا۔ اس کی ابتداء دشمنان اسلام نے کی۔ نتیجۃً فرقہ بندی پیدا ہوئی، پھر فرقہ پرستوں نے نہ صرف یہ کہ حدیثیں گھڑیں بلکہ رفع یدین کرنے والوں کو سزا بھی دینے لگے (صلوۃ المسلمین: ص ۴۴۵، ۴۹۰)۔

(۴۲) عراق وشام

عہد صحابہؓ وعہد تابعینؒ ہی میں عراق وشام وغیرہ ممالک کے اکثر لوگ سنتوں کو ترک کرنے لگے تھے۔ سنتوں کے ترک کو دیکھ کر صحابہؓ کو بہت افسوس وصدمہ ہوتا تھا (صلوۃ المسلمین: ص ۴۴۲)

(۴۳) کوفہ

کوفہ والے نہ یہ کہ خود سنت کے مطابق صلوٰۃ ادا نہیں کرتے تھے بلکہ صحابہ کرامؓ کو بھی مجبور کرتے تھے کہ وہ بھی سنت کے خلاف صلوۃ ادا کریں، حتی کہ گورنر پر زور ڈالتے تھے کہ وہ بھی سنت کے طریقہ کو ترک کر کے ان کا ہمنوا بن جائے... صرف چند تبع تابعین کے نام ملتے ہیں جو رفع یدین نہیں کرتے تھے... سفیان ثوری اور وکیع بھی کوفی ہیں، گویا رفع یدین نہ کرنے والے صرف کوفی ہیں اور کوئی نہیں۔

...رسول اللہ ﷺ رفع یدین کرتے تھے، تمام صحابہؓ رفع یدین کرتے تھے اور علماء تابعین وتبع تابعین بھی رفع یدین کرتے تھے۔ سوائے اہل کوفہ کے اس میں اور کسی کو اختلاف نہیں تھا۔ اہل کوفہ وغیرہ کی یہ کوشش رہی کہ صلوۃ کا طریقہ سنت کے مطابق باقی نہ رہے... صحابہ کرامؓ کے آخری دور

میں ترک سنن کا معاملہ کافی ترقی کر چکا تھا ... رفع یدین کے ترک کرانے کی سازش تکمیل کے مراحل اسی وقت طے کر سکتی تھی جب اس کی تائید میں کوئی حدیث بھی ہو۔ لہٰذا اہل کوفہ نے حدیث کے متن میں تحریف کی کوشش کی (صلوٰۃ المسلمین: ص ۴۴۳، ۴۶۴، ۴۶۶، ۴۷۰)۔

(۴۴) اسلامی حکومت اور شر

اسلامی حکومت کی موجودگی میں گمراہ کرنے والے داعی کیسے باقی رہ سکتے ہیں۔ مزید بر آں اسلامی حکومت کا زمانہ تو خیر کا زمانہ ہوتا ہے نہ کہ شر کا (امیر کی اطاعت: ص ۱۷)۔

(۴۵) خلیفہ اور شر

(۱) اعتراض: تلزم جماعت المسلمین وامامھم سے مراد خلیفہ ہے۔

جواب (مسعود احمد صاحب): دلیل دیجئے۔ شر کے زمانہ میں وہ خلیفہ بنا بیٹھا ہے اور شر کو مٹا نہیں سکتا تو وہ بے حکومت امام کے مثل ہی ہوا (وقار علی صاحب کا خروج: ص ۱۰)۔

(۲) حاکم ہو یا خلیفہ ہو اور فتنے بھی دندنا رہے ہوں یہ کیسے ممکن ہے؟ (ایک معترض کی غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ: ص ۳۰)۔ خلیفہ کے زمانہ میں فتنے باقی نہیں رہ سکتے (اعتراضات اور ان کے جوابات نمبر ۱: ص ۵)۔ اگر خلفاء بھی بقول آپ کے سنت کے خلاف چلیں گے تو وہ خیر کا زمانہ کیسے ہوگا۔ کیا ترک سنت خیر ہے؟ (الجماعۃ القدیمۃ: ص ۲۰)۔

(۴۶) طاغوت

... طاغوت سے بچنا چاہیے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہر کافر طاغوت ہوتا ہے یا ہر کافر کی حکومت طاغوت کی حکومت ہوتی ہے۔ ایسا نہیں ہے ہاں جو کافر اللہ تعالیٰ کے دین سے برگشتہ کرے وہ طاغوت ہوگا۔ اسی طرح وہ حکومت طاغوت کی حکومت ہوگی جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے دین کے خلاف چلائے۔ یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک کافر بادشاہ کی ملازمت کرتے ہیں۔ مندرجہ بالا آیت کی رو سے انہیں تو یہ حکم تھا کہ اپنی امت کو طاغوت سے بچنے کی تاکید کریں لیکن وہ تو بقول شخصے طاغوت سے چمٹ گئے، اس کے ماتحت بن گئے۔ انہوں نے جو کچھ امت سے کہا تھا اس پر خود عمل نہیں کیا۔ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے ایک کافر بادشاہ کی ملازمت تو کی لیکن طاغوت کی ملازمت نہیں کی۔ یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں کافر بادشاہ کا قانون نافذ تھا... یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کافر بادشاہ کے قانون کے ماتحت ملازمت کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا قانون نافذ نہیں

تھا البتہ یہ ضرور ہو گا کہ اللہ تعالیٰ نے بادشاہ کے قانون کے خلاف کوئی قانون نافذ نہیں کیا ہو گا (طاغوت کے متعلق غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ : ص ۴، ۵)۔

(۴۷) کیپٹن ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی صاحب

ایم بی بی ایس (لکھنؤ) فاضل علوم دینیہ (وفاق المدارس ملتان)

(۱) ... موصوف کی مندرجہ بالا عبارت سے تقلید اور حنفیت مترشح ہوتی ہے، توحید میں اتنے غلو کے باوجود الفاظ حدیث کے مقابلہ میں علماء کی رائے کو پیش کرنا حیرت انگیز ہے، کیا یہ توحید ہے ؟... دوسرے ایڈیشن میں بھی عثمانی صاحب نے حق پوشی سے کام لیا... موصوف کی مندرجہ بالا عبارت گستاخی کے حدود میں داخل ہو گئی ہے، امام بیہقی" جو بہت پایہ کے محدث اور امام جرح و تعدیل ہیں ان کے حق میں موصوف کی یہ جسارت نہایت المناک ہے، اپنے نظریہ میں اتنا کھو جانا کہ ادب کا دامن ہاتھ سے چھوٹ جائے بہت افسوس ناک ہے... موصوف نے اپنے ذہنی نظریہ کیلئے جو کچھ کیا وہ اوپر کی چند مثالوں سے آشکارا ہے لہٰذا موصوف اسی عینک سے دوسروں کو بھی دیکھتے ہیں (ذہن پرستی : ص ۷۲، ۷۷، ۷۹)۔

(۲) موصوف نے امام بیہقی وغیرہ پر تو چوٹ کر ہی دی ہے۔ معلوم نہیں آئندہ یہ سلسلہ کہاں جا کر رکے گا، ایسا نہ ہو کہ اگلا وار امام بخاری پر ہو... اگر ایسا ہوا تو پھر یہ وار کہیں رک نہیں سکتا۔ تمام محدثین اسکی لپیٹ میں آجائیں گے... تمام محدثین مفتری سمجھے جائیں گے، نتیجہ یہ نکلے گا کہ صحیح حدیث کا وجود ہی کالعدم ہو جائے گا... کاش موصوف اپنے ذہن و قلم کو قابو میں رکھیں اور ان کو قرآن مجید اور حدیث شریف کا تابع بنائیں (ذہن پرستی : ص ۸۱)۔

(۳) موصوف نے "بحق فلاں" کہہ کر دعا مانگنے کو حرام تو کہاں لیکن دلیل میں انہوں نے شرح کرخی، ہدایہ، صیانۃ الانسان وغیرہ کے حوالے دیے، گویا انہوں نے اس چیز کو اقوال الرجال کے ذریعہ حرام کیا، تو کیا اقوال الرجال بھی اللہ کے دین میں قابل سند ہیں ؟ کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ بھی کوئی شارع ہے ؟ افسوس ہے کہ موصوف نے یہاں توحید کو ملحوظ نہیں رکھا اور شرک کی طرف مائل ہو گئے... دوسروں کے سامنے غیر اللہ کے اقوال کو سند بنانا گویا ان کو شرک فی الدین پر قائم رکھنا ہے اور شرک فی التشریع کو ماننے کی دعوت دینا ہے... توحید پھیلانے کا یہ طریقہ تو صحیح نہیں کہ کسی شرک کی تردید کر کے کسی دوسرے شرک پر انہیں قائم رکھا جائے بلکہ اس شرکیہ فعل

کو دلیل میں پیش کر کے اس شرک کی جڑیں مضبوط کی جائیں (ذہن پرستی: ص ۸۲، ۸۳)۔

④ ڈاکٹر عثمانی کی کتاب "یہ قبریں یہ آستانے" کی مختلف اشاعتوں کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر عثمانی نے اپنی اس کتاب میں جگہ جگہ جو تبصرے کئے تھے ان سے خاموشی کے ساتھ رجوع کر لیا اور وہ تبصرے حذف کر دیئے۔ ان کا علم بہت سطحی تھا، وہ بغیر تحقیق کئے بہت کچھ لکھ جایا کرتے تھے۔ ان کے قلم میں ادب کی بڑی کمی تھی یہی وجہ ہے کہ وہ بزرگوں کی شان میں گستاخانہ کلمات لکھ جایا کرتے تھے... موصوف ذہن پرستی کا شدت سے شکار تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اکابر کی شان میں ان سے گستاخیاں ہوتی رہیں۔ ڈاکٹر عثمانی اپنی غلطیوں پر کبھی نادم نہیں ہوتے تھے بلکہ چپکے سے اپنی کتابوں میں ترمیم کر دیا کرتے تھے۔ ترمیم کی وجہ سے صفحات کے نمبر بدل جایا کرتے تھے اور تلاش کرنے والے کو حوالہ مشکل سے ہی ملتا تھا۔ مزید ہوشیاری یہ کرتے تھے کہ اپنی کتابوں پر تاریخ اشاعت اور ایڈیشن نمبر کبھی نہیں لکھتے تھے... عثمانی صاحب ذہن پرستی کے بہت زیادہ شکار تھے (ذہن پرستی: ص ۸۳، ۹۲، ۹۳)۔

⑤ عثمانی صاحب کے مندرجہ بالا اقتباسات سے مندرجہ ذیل نتائج برآمد ہوئے :... (۳) رسول اللہ ﷺ پر بھی بحرانی کیفیت طاری ہوئی۔ العیاذ باللہ۔ عثمانی صاحب کی غلطیاں :(۱) تحریف لفظی... (۲) تحریف معنوی... عثمانی صاحب کو چاہیے تھا کہ معنی کرتے وقت شان رسالت کا تو لحاظ کرتے لیکن انہوں نے اپنے نظریہ کی حمایت کو مد نظر رکھتے ہوئے شان رسالت کا کوئی لحاظ نہیں کیا۔ کیا یہ نظریہ پرستی نہیں اور کیا نظریہ پرستی شرک نہیں ؟... کیا یہ کفر نہیں ؟ عثمانی صاحب نے تو حد ہی کر دی... اسی صادق و مصدوق رسولؐ کے متعلق یہ گستاخی کہ آپ بحران کا شکار تھے! اللہ اللہ! کیا یہ الفاظ ایمان کی غمازی کرتے ہیں ؟... عثمانی صاحب ذہن پرستی کے عمیق غار میں جا پڑے تھے۔ ذہن پرستی کی اتنی مکروہ مثال ملنا مشکل ہے (ذہن پرستی: ص ۹۵، ۹۶، ۹۸، ۱۰۲)۔

⑥ ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی کیماڑی والے سے جماعت المسلمین کا کوئی تعلق نہیں جماعت المسلمین ان کے بعض عقائد سے سخت بیزار ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف بحران کو منسوب کر کے سخت گستاخی کی ہے جماعت المسلمین رسول اللہ ﷺ کی شان اقدس میں ذرا سی گستاخی کو بھی کفر سمجھتی ہے (جانور کو خصی بنانا منع ہے: ص ۲)۔

⑦ بد قسمتی سے یہاں ایک گروہ ایسا بھی ہے جو اقوال رسول ﷺ کو نظر انداز کر کے اپنے امام

کے ذہنی مفروضوں کو اہمیت دیتا ہے اور بانی برزخی قبر کے فتنہ کو ہوا دے کر لوگوں کو یہ یقین دلانے کی کوشش کرتا ہے کہ توحید کے علمبردار بس وہی ہیں حالانکہ ان کی توحید خود ساختہ مفروضوں کی بنیاد پر ہے جس کا قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے کوئی تعلق نہیں...اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ ہر اس شخص کو کافر و مشرک قرار دیا جو ان کی نئی نادر روزگار ایجاد "برزخی قبر" کے مفروضے کو تسلیم نہ کرے اور پھر نوبت یہاں تک پہنچی کہ یہ توحید کے نام نہاد علمبردار رسول ﷺ کی طرف بجز ان کو منسوب کر کے علانیہ کفر سے بھی باز نہیں آئے۔ان کے امام کو تو شاید موت کے شکنجہ نے مہلت ہی نہ دی ہو کہ وہ اپنے خود ساختہ موقف سے رجوع کر لیتے اور سبیل المومنین کو اختیار کرتے مگر افسوس ان کے متبعین پر جن کا حال یہ ہے کہ وہ اپنے فوت شدہ امام کی تقلید میں ان کے نظریات کو پتھر کی لکیر سمجھ کر اپنے شرکیہ عقیدہ سے ایک انچ بھی ہٹنے پر آمادہ نہیں...بہر حال یہ عجیب و غریب توحید ہے کہ اپنے فوت شدہ امام کی تقلید دائمی کے باوجود یہ حضرات توحید خالص کے اصلی علمبردار بھی ہیں۔ایسی توحید ان ہی کو مبارک جماعت المسلمین اس قسم کی ملاوٹی توحید سے سخت بیزار ہے جو شرک کو توحید اور بدعت کو سنت باور کرائے اور لوگوں کی گمراہی کا سبب بن جائے (المسلم نمبر ۸ : ص ۷، ۳۸)۔

(۴۸) شیخ اسامہ بن لادن

(۱) دنیا میں اسلام کو دہشت گرد قرار دلوانے اور اسے بدنام کرنے میں ان کا خاصہ ہاتھ ہے...اسامہ بن لادن کا جماعت المسلمین سے تعلق نہ پہلے تھا اور نہ اب ہے (مجلہ المسلمین، دسمبر ۲۰۰۱ء : ص ۴۹)۔

(۲) اس بات کی کیا ضمانت کہ وہ بچ جانے کی صورت میں کسی اور ملک میں افغانستان جیسا ڈرامہ اسٹیج نہ کرے بقول تجزیہ نگاروں کے اسامہ اب بھی امریکہ کے ہاتھ ایک کھلونا ہے۔اسامہ کو چاہیے کہ وہ مسلمانوں کو مزید ہلاکت میں ڈالنے اور اسلام کو بدنام کرنے اور کروانے کے بجائے اپنے آپ کو گرفتاری کیلئے پیش کردے تاکہ مزید خون خرابہ ہونے کے بجائے بہتوں کا بھلا ہو جائے۔اس کار خیر میں تمام جہادی تنظیموں کو بھی چاہیے کہ انسانیت کی خاطر اپنے نیٹ ورک کو فی الفور ختم کر دیں اور وہ کوئی مثبت اور تعمیری کام کریں (مجلہ المسلمین، جنوری ۲۰۰۲ء : ص ۱۴)۔

(۴۹) طالبان

طالبان کی آخر ایسی کیا خطاء تھی کہ اللہ تعالیٰ نے غیر مسلم عسکری قوتوں کے مقابلہ میں اپنے

محبوب کی امت کی مدد نہیں کی ؟... طالبان ایک مذہبی جماعت ہے یہ مسلک غالب حنفی، فقہی فرقہ ہیں(تنبیہ :اصل تحریر اسی طرح ہے)...اللہ تعالیٰ کا یہ اٹل فیصلہ ہے کہ وہ شرک معاف نہیں فرمائے گا جب تک کہ توبہ نہ کی جائے اور شرکیہ فعل کو چھوڑا نہ جائے۔ ہمیں یہ بات اچھی طرح جان لینی چاہیے کہ طالبان کے عزائم میں ان کی نیتوں میں ان کے دین میں (ان کے پاس دین تو نہ تھا البتہ اپنا فقہی مذہب تھا) کوئی نہ کوئی بنیادی خرابی ضرور تھی جس کے باعث اللہ تعالیٰ اپنے رحم و کرم کے ساتھ ان پر متوجہ نہیں ہوا...طالبان نے اپنے علاقہ اقتدار میں حنفی مذہب اور حنفی فقہ کو رائج کیا ان کی نیت دین منزل من اللہ کے نفاذ کی نہیں تھی بلکہ اپنے حنفی مذہب مسلک و فقہ کے نفاذ کی تھی۔ وہ پوری امت واحدہ کے مظہر نہ تھے وہ ایک فرقہ تھے جماعت یعنی جماعت المسلمین نہ تھے جس کو اللہ اور اس کے رسولؐ نے دنیوی اور دینی لحاظ سے خوشخبریاں دی تھیں ان کا مقصد خلافت علیٰ منہاج النبوۃ نہ تھا بلکہ خلافت علی منہاج فقہ حنفی تھا، لہٰذا اللہ کی مدد و نصرت سے محروم رہے... اللہ تعالیٰ نے کبھی کسی فرقہ مذہب و فقہ کے ماننے والوں کی مدد نہیں کی اور نہ کبھی کرے گا کیوں کہ فرقوں کا تعلق رسول اللہ ﷺ سے ختم ہو جاتا ہے...کاش طالبان کو اپنی غلطی کا احساس ہو جائے اور وہ اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کر کے اپنے فقہی مذہب کے مقابلہ میں خالص اسلام کو جو قرآن و حدیث پر مبنی ہے اپنا لیں اپنے فرقہ کو چھوڑ کر جماعت المسلمین بن جائیں جس کے امام اعظم رسول اللہ ﷺ ہیں تو اللہ تعالیٰ سے واثق امید ہے کہ اس کی اعانت و نصرت سے سرفراز ہوں گے (مجلۃ المسلمین، اپریل ۲۰۰۲ء :ص ۱۶، ۱۸، ۱۹، ۵۰)۔

(۵۰) سید عتیق الرحمان گیلانی صاحب

(۱) موصوف چاہتے ہیں کہ تمام مذہب و مسلک کے نمائندے اپنے اپنے حصار میں رہتے ہوئے ایک ہو جائیں اور باہم شیر و شکر ہو کر ایک خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کر لیں... ضرب حق میں ان سب کی طرف سے جو ضرب، جمع، تفریق و تقسیم شائع ہو رہی ہے وہ محض زبانی جمع خرچ کے سوا کچھ نہیں، بہر حال اس سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آگئی ہے کہ قدرت کے اٹل قانون اور فیصلوں کے مطابق حق اور باطل حلال و حرام، خبیث و طیب، دھوکہ و فریب، جائز اور ناجائز اور سچ اور جھوٹ قیامت کی آخری تاریخ تک کبھی ایک نہیں ہو سکتے (مجلۃ المسلمین، ستمبر ۲۰۰۱ء :ص ۶)۔

(۲) فی الحال خلیفہ کیلئے جو نام تجویز کیا گیا ہے وہ ہیں محترم سید عتیق الرحمان گیلانی صاحب... سید گیلانی صاحب! غور کیجئے کہ اس دور میں بھی ولا تفرقو کے خلاف عمل کرنے والے تمام فرقے آپ کے سامنے ہیں جن کے بارے میں دستار بند علماء جن کو آپ سب مولانا بھی کہتے ہیں (جبکہ غیر اللہ کو مولانا کہنے کی ممانعت ہے) ان سب کے عقائد اور اعمال میں زمین و آسمان کا بین فرق موجود ہے۔ شخصیت پرستی، تقلید اور اپنے اپنے اماموں کو قیامت تک واجب الاتباع گویا اپنا رب بنانے والے کھلا شرک کرنے والے بھی موجود ہیں... افسوس کہ آپ خود حنفیت کے پلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر لوگوں کو بلا رہے ہیں۔ کیا یہ دعوت الی اللہ ہے یا کچھ اور ہے؟ بہر حال جمع خاطر رکھیے یہ فرقے کبھی بھی آپ کے کتمان حق کو تسلیم نہیں کریں گے اور نہ یہ مجتمع ہوں گے کیونکہ ان کے بھی پیٹ ہیں اور ان کے اپنے اپنے گلشن کے کاروبار ہیں۔ بھلا بتائیے آخر یہ سب خلیفہ کسی ایک خلیفہ پر کیسے جمع ہو سکے؟... فرقوں کا معجون مرکب یا فرقہ وارانہ خلافت کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہوگا (مجلۃ المسلمین، نومبر ۲۰۰۱ء: ص ۳۰، ۳۱)۔

(۵۱) محمد صلاح الدین صاحب

(۱) کیا صحافت اسی کا نام ہے کہ دوسرے پر جتنی چاہے کیچڑ اچھال دی جائے اور اس کو صفائی کا موقع بھی نہ دیا جائے؟ یہ تکبیر ہے یا تکبر؟ المختصر محمد صلاح الدین صاحب کے قیاسی دلائل اور جناب مسعود احمد صاحب کے شرعی دلائل کا تقابل کیجئے اور فیصلہ کیجئے کہ گمراہی کی دلدل کس طرف ہے... ہم نے جو باتیں اپنے مضمون میں لکھی تھیں بڑے اخلاص اور محبت سے لکھی تھیں، انہوں نے اس کا جواب طنز اور تمسخر کے انداز میں دیا ہے... کم علم علماء کی طرح یہ پھبتی صلاح الدین صاحب کو زیب نہیں دیتی... اب حسد اور تعصب میں کیسے کیسے طنز ہم پر کر رہے ہیں... صلاح الدین صاحب نے شکست کا اعتراف کر لیا... انہوں نے استہزاء اور تمسخر کے ذریعہ نفسیاتی اثر ڈال کر قارئین کو اپنے موقف کا موید بنانے کی کوشش کی ہے... اس سے ان کے دلی بغض کا اظہار ہوتا ہے۔ صلاح الدین صاحب ان اوچھے ہتھیاروں سے آپ "جماعت المسلمین" کی ترقی کو روک نہیں سکتے... صلاح الدین صاحب کو جماعت المسلمین اور اس کے امیر سے بڑا بغض ہے (الجماعۃ: ص ۶، ۲۹، ۴۱، ۴۸، ۶۴، ۶۶، ۷۲)۔

(۲) الجماعت سے آپ (یعنی محمد صلاح الدین صاحب) کا دور کا بھی واسطہ نہیں ... یہ ہے تکبیر کا تکبر! حق جاتا ہے تو جائے لیکن موقف ہاتھ سے نہ جائے... جس میں تکبر ہو گا وہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ ابلیس کے تکبر نے اس کو کافر بنادیا، گو اسکا دعوی ایمان بر قرار رہا(تکبیر کا تکبر: ص ۱۳، ۱۴، ۱۵)۔

(۵۲) محمود احمد عباسی صاحب

محمود احمد عباسی نہایت بے دین اور بے نماز، منکر حدیث آدمی تھے۔ تحقیق کے باوجود بعض مرتبہ دھوکا بھی دے جاتے تھے (مراسلہ مسعود احمد صاحب بنام خاور امین صاحب، ۲۸ صفر ۱۴۱۱ھ: ص ۲)۔

(۵۳) ڈاکٹر ابو جابر عبد اللہ صاحب دامانوی

فاضل علوم دینیہ (جامعہ فاروقیہ کراچی، وفاق المدارس العربیہ ملتان، وفاق المدارس السلفیہ فیصل آباد) فاضل عربی واردو کراچی

(۱) کتاب "الفرقۃ الجدیدۃ"... ہمارا علمی محاسبہ نہیں بلکہ اس کے مصنف کا خود اپنا علمی محاسبہ ہے... اس کتاب میں لفاظی، دشنام طرازی اور الزام تراشی کے سوا کچھ نہیں۔ حقائق کو مسخ کیا گیا ہے۔ اقوال الرجال کو دلائل کی حیثیت سے پیش کر کے اس کو نام نہاد علمی محاسبہ کا نام دیا گیا ہے ... ایسے لایعنی محاسبوں کے جواب دینے کی فرصت کسے ہے۔ یہ کام تو وہی کر سکتا ہے جس کے پاس فاضل وقت ہو اور وہ... غیر مفید کام ہی سے اپنے وقت کو کام میں لا کر اپنا دل بہلائے اور شہرت حاصل کرے... "الجماعۃ القدیمۃ" عبد اللہ دامانوی صاحب کی کتاب کا مختصر اور جامع جواب ہے (الجماعۃ القدیمۃ: ص ۳، ۴)۔

(۲) عبد اللہ صاحب آپ کیوں قارئین کو دھوکا دے رہے ہیں... عبد اللہ صاحب نے بلاوجہ صفاتی ناموں کی بحث چھیڑ کر قارئین کو دھوکے میں مبتلا کیا ہے... عبد اللہ صاحب کیوں آپ ہمارے سلسلہ میں لوگوں کو دھوکے میں رکھ رہے ہیں... عبد اللہ صاحب کوئی ٹھوس دلیل جس سے ثابت ہو کہ امام یا امیر سے مراد خلیفہ ہے پیش کیجئے... معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے نزدیک بادشاہت بھی اسلامی چیز ہے... غالباً عبد اللہ صاحب کو کمر پر مارنے کے الفاظ سے دھوکا ہو رہا ہے۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ کام تو خلیفہ ہی کر سکتا ہے۔ یہ عبد اللہ صاحب کی غلط فہمی ہے... (کمر پر کوڑے مارنا)، عبد اللہ صاحب یہ چیز اگر آپ کو عملاً دیکھنی ہو تو جماعت المسلمین میں بھی آکر آپ دیکھ سکتے ہیں۔ (حوالہ

مذکورہ: ص ۱۱، ۱۵، ۱۶، ۲۰)۔

(۳) (عبداللہ صاحب) خلیفہ تو ہے نہیں پھر آپ مر کیوں نہیں جاتے۔ کسی درخت کے نیچے بیٹھ جائیں اور مر جائیں... آپ کو اب تک مر جانا چاہیے تھا اگر مرتے نہیں تو درخت کی جڑیں تو چباتے رہتے، اسی حالت میں کبھی موت آہی جاتی (حوالہ مذکورہ: ص ۲۱، ۲۲)۔

(۴) عبداللہ صاحب آپ اس علمی نکتہ سے توبہ کریں۔ آپ تو قادیانیوں کے ہاتھ میں ہتھیار دے رہے ہیں... عبد اللہ صاحب نے قادیانیوں کے ہاتھ میں ایک اور ہتھیار دے دیا۔ آخر قادیانیوں پر اتنا لطف و کرم کس لئے؟... عبداللہ صاحب کی تحریر سے نتیجہ یہ نکلا کہ بعث پارٹی یا اسرائیل طائفۂ منصورہ ہے کیونکہ طائفہ منصورہ کا حدیث کی رو سے غالب ہونا ضروری ہے... عبداللہ صاحب غور کیجئے... یہ ہمارا علمی محاسبہ ہے یا آپ کا اپنا علمی محاسبہ ہے... عبداللہ صاحب نے اپنی کتابوں میں جگہ جگہ خلیفہ کی جگہ یا اس کے ساتھ ساتھ بادشاہ کا لفظ استعمال کیا ہے گویا ان کے نزدیک بادشاہت بھی اسلامی چیز ہے... یہ ہم پر اتہام ہے۔ ہم کسی کو کافر نہیں کہتے۔ عبداللہ صاحب الزام لگا لگا کر آپ جماعت المسلمین کو بدنام کرنا چاہتے ہیں۔ ہم بہت محتاط انداز میں بات کرتے ہیں... یہ بتائیے کہ ۷۲ جہنمی فرقوں کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو الجماعۃ یعنی جماعۃ المسلمین میں شامل کیوں نہیں کیا؟ (الجماعۃ القدیمۃ: ص ۲۵ تا ۳۰)۔

(۵) عبداللہ صاحب دامانوی کو بھی لفظ امیر، مسلم اور مرکب جماعت المسلمین سے چڑ ہے لہٰذا وہ آئے دن پرانے بغض کو نت نئے انداز میں عوام الناس کے سامنے پیش کرتے رہتے ہیں... "نیا جال لائے پرانے شکاری" کے مصداق کسی بات کو "ISSUE" بنا کر پھر وہی راگ الاپنے شروع کر دیتے ہیں جن سے جہلا مرعوب ہو جاتے ہیں... ان کا اعتراض بچکانہ اور لغو ہونے کی وجہ سے کالعدم ہے... عبداللہ صاحب صفاتی ناموں کی بحث بغیر ضرورت دھوکہ دینے کیلئے لے آئے... موصوف کا یہ اعتراض محض پروپگنڈا ہے... موصوف کو شاید علم نہیں کہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں (عبداللہ صاحب داماناوی کی علمی تنگ دامانی: ص ۳، ۴، ۶، ۸)۔

(۶) موصوف نے کہیں بھی حقائق بیان نہیں کئے ان کی اپنی کوئی تحقیق نہیں... ان کا یہ دعویٰ صحیح نہیں کہ انہوں نے حقائق بیان کئے ہیں... اس کے باوجود موصوف مناظرہ کرنے پر بضد ہیں (تو یہ جانتے ہوئے کہ مناظرہ کے نتائج کبھی فیصلہ کن نہیں ہوتے اور ہمیشہ شکست خوردہ ہی فتح کے

نگل وڈ نکے جاتے ہیں) تو ہم ان کی اس بچکانہ خواہش کو بھی پورا کرنے کیلئے تیار ہیں بشر طیکہ مناظرہ کھلے میدان میں ہو، ثالث کا تقرر مشترکہ رضامندی سے ہو، حکومت سے اجازت لی جائے، تحفظ کا خصوصی اور یقینی انتظام کرایا جائے۔ مناظرہ کا چیلنج بچکانہ ہے، یہ عموماً کم علم لوگوں کی طرف سے ہی دیا جاتا ہے تاکہ ان کی شہرت ہو اور انہیں یہ کہنے کا موقعہ ملے کہ "بھاگ گئے، بھاگ گئے"۔ الغرض دلائل تو تحریری صورت میں موجود ہیں وہی اصل چیز ہوتے ہیں باقی زبانی مناظرہ کا چیلنج محض دفع الوقتی ہے (حوالہ مذکورہ: ص ۱۰)۔

(۵۴) محمد صدیق میمن صاحب

سابق رکن مرکزی مجلس شوریٰ جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی و سربراہ ادارہ مطبوعات اسلامیہ

(۱) ادارہ مطبوعات اسلامیہ کے سربراہ محمد صدیق میمن صاحب نے جہاں جماعت المسلمین کی دعوت فکر اسکی تشہیر و نشر و اشاعت کے سلسلے میں خاصے فعال اور موثر کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں خود کو نمایاں کرنے خوب مال کمانے اور دوسروں کی تحریریں اپنے نام سے شائع کرنے یعنی سرقہ کرنے کے سلسلے میں جماعت المسلمین کی بدنامی کا باعث بھی بنے... ادارہ مطبوعات اسلامیہ سید مسعود احمدؒ صاحب کی سربراہی اور بعض چیدہ چیدہ اراکین جماعت کی نگرانی میں تشکیل پایا تھا (صدیق میمن کی فلور کراسنگ: ص ۱، ۵)۔

(۲) وہ جماعت کے وقار اور امیر جماعت المسلمین کی اطاعت سے منحرف ہو کر کام کرنا چاہتے ہیں... وہ تمام حدود قیود کو بالائے طاق رکھ کر ابو عثمان سے ملنے چلے گئے یہ اس بات کا بین ثبوت ہے کہ مجلس شوریٰ کے رکن اور ادارہ مطبوعات اسلامیہ کے سربراہ، امیر جماعت المسلمین محمد اشتیاق صاحب سے بغض و عداوت اور دشمنی میں انتہائی پستی میں جانے سے بھی دریغ نہیں کرینگے... موصوف جماعت میں آنے سے قبل منکر حدیث تھے اب جو نظریات پیش کر رہے ہیں اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ موصوف ایک بار پھر منکرین حدیث کی ترجمانی کر رہے ہیں (حوالہ مذکور: ص ۵، ۸، ۱۴)۔

(۳) موصوف محض امیر جماعت المسلمین کی ذات سے بغض، حسد اور عداوت کی بنیاد پر جماعت المسلمین سے بہت دور نکل کر قعر مذلت میں گر چکے ہیں یہ تو بہر حال اللہ تعالیٰ کی مشیت ہے کہ جب چاہے کسی شخص کو صراط مستقیم سے گمراہ کر کے ایمان و ہدایت سلب کر لے...

موصوف محمد اشتیاق صاحب کی دشمنی میں انسانیت، شرافت، اور مروت کے جامہ سے باہر نکل کر دو پیسہ کی ہنڈا بیچ چوراہے پر پھوڑ کر پوری طرح میدان میں کود پڑے ہیں...وہ اب ہر مکر، چلتر اور فریب سے کام لیں گے...(انہوں نے) جو ہرزہ سرائیاں کی ہیں وہ محض امیر دشمنی کے سوا کچھ نہیں (حوالہ مذکورہ: ص ۲۳ تا ۲۵)۔

④ شرعی حدود سے موصوف نکل چکے ہیں...اللہ کی لعنت کے مستحق ہیں...امیر جماعت المسلمین نے انہیں جو عزت و مرتبہ دیا تھا یا تو وہ اس کے اہل نہیں تھے یا ان کی شرافت سے ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں لیکن یاد رکھیں انہیں یہ گلشن کا کاروبار مہنگا پڑے گا...یہ فتنہ پروری بھی انہیں مبارک حریف آدم نے بھی راندہ درگاہ ہونے کے بعد یہ دعویٰ کیا تھا...اب کوئی جماعت المسلمین سے راندہ درگاہ ہو کر حریف آدم کا سا کردار ادا کرے تو سوائے انا للہ وانا الیہ راجعون کے اور کیا کہہ سکتے ہیں (حوالہ مذکورہ: ص ۲۵، ۲۶)۔

⑤ جو لوگ حدیث کو حجت شرعیہ نہیں مانتے وہ...جماعت المسلمین سے خروج بھی کر جاتے ہیں... موصوف امیر جماعت المسلمین سے دلی بغض، عداوت اور حسد میں اتنے اندھے ہو چکے ہیں ...بات یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ وہ دل اندھے ہوتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔ بہر حال وہ کچھ بھی کریں چاند پر تمباکو والے پان کی پیک تھوکنے سے چاند کا تو کچھ نہ بگڑے گا البتہ ان کا اپنا چہرہ داغدار ضرور ہو جائیگا۔ (حوالہ مذکورہ: ص ۲۷)۔

۵۵ بشیر احمد صاحب، کفایت اللہ صاحب، امان اللہ ریحان صاحب، مرغوب عالم صاحب (ایم اے عربی، ایم اے اسلامیات) سابق ناظم نشر و اشاعت جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی

مرغوب عالم، بشیر احمد، کفایت اللہ صاحب کے بعد امان اللہ صاحب بھی بالآخر صحیح اسلام پر عمل نہ کرتے ہوئے جماعت المسلمین سے علیحدہ ہو گئے۔ سوال یہ ہے کہ آخر ایسا کیوں ہوتا ہے کہ کل تک جو شخص جماعت کا خیر خواہ ہوتا ہے، آج وہی شخص بد خواہ ہی نہیں فتنہ انگیز بھی بن جاتا ہے۔

اس عبرت انگیز سوال کے کئی جوابات شریعت مطہرہ کی روشنی میں دیئے جا سکتے ہیں :-

......اختلافات......اور وہ بھی علم آجانے کے بعد...لوگوں کو گمراہ کرنا، انتشار پھیلانا، جماعت کو بدنام کرنا، صریحاً نفاق کی علامت...ذاتی اغراض و مقاصد کے حصول میں ناکامی، نفسانی خواہشات

کی عدم تکمیل اور اپنی علمیت وانا ء کا بھوت...جماعت کے حصہ بخرے کرنے کے عزائم...اسلام کے ساتھ نفاق...جماعتی وفاداری کو تبدیل کرنا...ہارس ٹریڈنگ یا فلور کراسنگ...ڈرائنگ روم والی سیاست...کم علم اور سستی شہرت چاہنے والے...اوچھی اور گندی سیاست... شکست خوردہ ذہنیت کے افراد...جماعت کی سخت شرائط اور امیر کی اطاعت دونوں معاملات میں بدنیت...خوش فہمی وخام خیالی میں مبتلاء...(کہ) کسی بھی عہدے یا منصب امارت کے بس وہی اہل ہیں چنانچہ...ان کے عزائم کی قلعی کھل جانے پر...پھر وہی کچھ ہوتا ہے جو امان اللہ صاحب اور ان کے پیش رو کرتے چلے آرہے ہیں۔ کفایت اللہ صاحب فرقہ اہل حدیث کے خریدے ہوئے ایجنٹ ہیں اور وہ پہلے ہی فلور کراسنگ کر چکے تھے (فتنے کیوں اٹھتے ہیں: ص ۲، ۳، ۵)۔

۵۶ گمنام ساتھی

① آہ! ساتھی: ایک اور قریبی ساتھی انتقال کر گئے یعنی جماعت المسلمین سے کسی فرقہ میں منتقل ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون... بعض لوگ صراط مستقیم پر کچھ عرصہ چلنے کے بعد کسی غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ رفتہ رفتہ غلط فہمی کج فہمی کی صورت اختیار کر لیتی ہے...جماعت میں آنے سے پہلے جن فرقوں کے ساتھ منسوب ہونا ضلالت سمجھتے تھے وہی فرقے امت مسلمہ کا حصہ بن جاتے ہیں...ایسی ہی سوچ کے حامل ایک صاحب نے اہل کتاب کی سنت پر عمل کرتے ہوئے حال ہی میں جماعت المسلمین سے علیحدگی اختیار کر لی اور کہا کہ میں آپ کے تکفیر المسلمین جیسے غلط عقائد سے مکمل بیزاری کا اعلان کرتا ہوں۔ اسے کہتے ہیں "کھسیانی بلی کھمبا نوچے"۔ جماعت المسلمین اسلامی تعلیمات کی روشنی میں مسلمین تو کجا موجودہ دور کے فرقوں کو بھی کافر یا مشرک نہیں کہتی بلکہ وہی کچھ کہتی ہے جو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ہے یعنی "فرقہ"۔ جماعت المسلمین انہیں وہی فرقہ سمجھتی ہے جس سے وہ اپنے آپ کو منسوب کرتے ہیں یا کہتے ہیں مثلاً۔ حنفی، شافعی، مالکی اور اہل حدیث وغیرہ (المسلم نمبر ۱۱، عید الاضحیٰ ۱۴۱۷ھ: ص ۳۵، ۳۶)۔

② بہر حال ایسے ہی افراد جو حق کو قبول کریں پھر رد کریں اور مخالفت میں اتنے آگے بڑھ جائیں کہ حق اور ناحق کی تمیز بھی باقی نہ رہے تو ایسے لوگوں کی نشاندہی کیلئے اللہ تعالیٰ کا مندرجہ ذیل فرمان کافی ہے:...... (آل عمران ۹۰) "بے شک وہ لوگ جو ایمان لانے کے بعد منکر ہو گئے پھر

انکار کرنے میں بہت ہی آگے نکل گئے ان کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی اور وہ گمراہ ہوں گے"۔ بہر حال یہ حقیقت ہے کہ جماعت المسلمین سے چلے جانے والے کوکسی کروٹ چین نصیب نہیں ہوتا وہ کسی بھی فرقے میں گزارا نہیں کر سکتابد حواسی میں ادھر ادھر پھرتا رہتا ہے۔اسے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کا ماننے والا مسلم ہوتا ہے اور مسلمین کی اجتماعیت جماعت المسلمین کے علاوہ کوئی نہیں ہو سکتی...بادل نخواستہ سب فرقوں کو امت مسلمہ کا حصہ سمجھتا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ فرقوں کو جہنم کی وعید سنا چکے ہیں(المسلم نمبر ۱۱: ص ۳۶)۔

(۵۷) سید وقار علی شاہ

(۱) سری لنکا کے تبلیغی دورے سے قبل وقار علی صاحب چودہ سال کے طویل عرصہ تک جماعت المسلمین کے مخلص اور فعال رکن تھے اور اچھی شہرت کے حامل تھے اور مستقبل کیلئے ان سے اچھی توقعات وابستہ تھیں لیکن افسوس کہ سری لنکا کے دورے ہی کے دوران انہیں شیطان نے بہکادیااور وہاں وہ اپنے اجتہادات وعقائد کا پرچار کرنے لگے...بعد کے خطوط سے اندازہ ہو گیا کہ وہ رفتہ رفتہ صراط مستقیم سے دور ہٹتے چلے گئے۔ان کے پاس قرآن مجید اور احادیث مبارکہ سے دلائل ہرگز نہیں تھے اور نہ ہیں... معلوم ہوتا ہے کہ ایک عرصہ سے جماعت المسلمین کے خلاف جو لالی کام کررہی ہے(جن کی نشاندہی ہم اکثر کرتے رہتے ہیں)اس نے بالآخر وقار علی صاحب کو بھی اس لالی نے اپنی خدمات کیلئے چن لیا ہے۔اناللہ وانا الیہ راجعون(وقار علی صاحب کا خروج: ص ۳ تا ۵)۔

(۲) وقار علی شاہ صاحب نے ایک کتاب لکھی جسے انہوں نے "تحقیق مزید" کے نام سے موسوم کیا ہے۔ موصوف اگر اس کتاب کو" تحقیر مزید" کے نام سے موسوم کرتے تو یہ زیادہ صحیح ہوتا۔بلاشبہ ان کی کتاب اس لحاظ سے ایک شاہکار ہے کہ یہ کسی دینی جذبہ یا کسی تعمیری سوچ وفکر کے تحت نہیں بلکہ صرف اور صرف جماعت المسلمین کی مخالفت میں لکھی گئی ہے تاکہ جو ارکان جماعت ثابت قدم ہیں انہیں متزلزل کردیا جائے اور جماعت المسلمین کی بنیاد پر کاری ضرب لگائی جائے(پیش لفظ تحقیق مزید میں تحقیق کا فقدان: ص ۳)۔

(۳) یہ پرانے بارہ سالہ خیر خواہ جو کبھی علم کی ابجد سے بھی نابلد تھے آج کچھ علم آجانے کے بعد اپنے محسن مسعود احمد صاحب پر کتنی بے باکی کے ساتھ اتہام والزام عائد کرکے انہیں خراج تحسین

پیش کر رہے ہیں؟ حیرت ہے مسعود احمد صاحب کو اور جماعت المسلمین کو خارجی، قادیانی، اور پرویزی قرار دینے کے باوجود موصوف یہ دعویٰ بھی کرتے ہیں کہ "جماعت المسلمین اور تمام فرقے امت مسلمہ میں شامل ہیں" (حوالہ مذکورہ: ص ۴)۔

④ کسی تعمیری و مثبت فکر کے بجائے اس پر فتن دور میں جماعت المسلمین جیسی واحد دینی جماعت کے خلاف سازشیوں کے آلہ کار بن تخریب کاری میں مصروف عمل ہیں... تاکہ اس طرح اپنی کتب کی اشاعت کیلئے کچھ مخیر حضرات کو جھانسہ دے کر اپنے دام فریب میں پھنسایا جائے اور ان سے مالی اعانت یا ایڈ حاصل کی جائے (حوالہ مذکورہ: ص ۵)۔

⑤ موصوف کی اس دوغلی پالیسی سے ان کے عزائم ڈھکے چھپے نہیں رہے کہ وہ جماعت المسلمین کو فتنہ قرار دے کر اس کا کس قسم کا خاتمہ چاہتے ہیں اور ان کی "نام نہاد امت مسلمہ" کے اندر جو فتنے ہیں ان کا کیونکر قلع قمع کر سکتے ہیں مگر مشکل یہ ہے کہ وہ تنہا ہیں اور مثل مشہور ہے کہ اکیلا چنا بھاڑ نہیں جھونک سکتا لہٰذا وقار صاحب اپنے دل کی بھڑاس فی الحال جماعت المسلمین کے خلاف نکال رہے ہیں کیونکہ یہی وہ کام ہے جو وہ با آسانی کر سکتے ہیں (حوالہ مذکورہ: ص ۶)۔

⑥ معلوم ہوتا ہے کہ موصوف جماعت المسلمین سے نکلنے کے بعد اب اس قدر آگے جا چکے ہیں کہ شریعت الٰہیہ کے قوانین کی کھلی تکذیب بھی کر رہے ہیں ایسا جنگل کا قانون چاہتے ہیں جہاں ملزم اور مجرم میں جو فرق ہے وہ ختم ہو جائے اور بندہ آزاد ہو کر جو چاہے کرتا پھرے (حوالہ مذکورہ: ص ۷)۔

⑦ بے شک موصوف کا مذکورہ جواب عربی دانی اور فصاحت وبلاغت کی انتہا ہے اگر وہ ایسا فنکارانہ جواب نہ دیتے تو اندیشہ تھا کہ جو حضرات عربی سے نابلد ہیں وہ ان کی علمیت سے کس طرح مرعوب ہوتے؟ (حوالہ مذکورہ: ۷)۔

⑧ موصوف لکھتے ہیں:- [امت مسلمہ وہ بنیادی جماعت ہے جسے ایک نبی ہی تشکیل دیتا ہے جو ایک خاص عقیدہ پر بنائی جاتی ہے جس میں شامل ہونے کیلئے چند خاص اصول و ضوابط ہوتے ہیں اور جو شخص بھی ان عقائد اور اصول و ضوابط کو تسلیم کر لیتا ہے وہ اس کا رکن بن جاتا ہے]۔

موصوف نے یہاں جماعت المسلمین کی بنیاد کو تسلیم کر لیا ہے لیکن ان کے نظریہ کے مطابق کوئی غیر نبی جماعت المسلمین کی تشکیل نہیں کر سکتا یعنی اس کا احیاء بھی نہیں کر سکتا... اب بتایئے

اس مسخرہ پن کا بھی کوئی جواب ہے (حوالہ مذکورہ: ص ۸)۔

⑨ بتایئے کوئی شخص نجاست و گندگی کے ڈھیر پر کھڑا ہو کر یہ کہے کہ یہاں کی فضاء معطر ہے تو اس کے بارے میں کوئی بھی یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ خلل ہے دماغ کا انہیں کسی اچھے دماغی ہسپتال میں داخل کرایا جائے... ان کی پوری کتاب کذب وافتراء، الزامات و بہتانات سے لبریز ہے۔ بہر حال وقار صاحب اپنی توفیق کے مطابق کام کر رہے ہیں ان کے پاس جو فرصت اور پروگرام ہے وہ ہمارے پاس نہیں ہے... ہمارا مشورہ یہ ہے کہ وہ اپنی توفیق کے بجائے اللہ تعالیٰ کی توفیق کے مطابق کام کرنا چاہتے ہیں تو کوئی تعمیری کام کریں (حوالہ مذکورہ: ص ۹، ۱۰)۔

⑩ جی ہاں موصوف ہی کی عیادت کرنی چاہیے اور ان کی ذہنی حالت پر افسوس بھی کرنا چاہیے ...(موصوف لکھتے ہیں کہ)[اسی طرح مسعود احمد صاحب ایک بہت بڑا دعویٰ کرتے ہیں کہ "قرآن مجید اور احادیث نبوی کا صحیح ترجمہ معلوم کرنے کیلئے جماعت المسلمین سے رجوع کیجئے، یہ ہماری چیزیں ہیں اور ہم ہی ان کا صحیح مطلب جانتے ہیں"۔ اس طرح کا دعویٰ یا تو کوئی نبی ہی کر سکتا ہے یا پھر وہ جو عقیدہ وحدت الوجود کا حامل ہو]۔

ایسا دعویٰ تو کسی نبی نے نہیں کیا نہ اسے ضرورت ہوتی ہے... کاش کہ موصوف اپنے دلی بغض اور حسد کو بالائے طاق رکھ کر قلم چلاتے اور اپنے ضمیر کو (اگر موجود ہے) ٹٹولتے تو کبھی مسعودؒ احمد صاحب پر نبوت کی چوٹ نہ کرتے... مسعودؒ احمد صاحب نے جو دعویٰ کیا تھا وہ بالکل صحیح ہے کہ قرآن مجید اور احادیث نبوی کا صحیح ترجمہ معلوم کرنے کیلئے جماعت المسلمین کی طرف رجوع کیجئے... یہ ہماری چیزیں ہیں اور ہم ہی ان کے معنی و مفہوم جانتے ہیں (حوالہ مذکورہ: ص ۱۱، ۱۲، ۱۳)۔

⑪ سچ ہے کہ جب کسی کے دل سے اللہ تعالیٰ کا خوف یکسر نکل جائے تو کچھ بعید نہیں وہ جو چاہے اپنی زبان سے کہہ دے... وقار صاحب باہر سے جتنے باوقار دکھائی دیتے ہیں اندر سے کتنے بے وقار و بے ضمیر ہیں (حوالہ مذکورہ: ص ۱۴)۔

⑫ شاہ صاحب "اے اللہ کے بندے" کہہ کر شکایت نہ کریں ہم احادیث پر عمل کرتے ہوئے شاہ صاحب کا اب بھی لحاظ کر رہے ہیں ورنہ تو ہمارے پاس بھی ذاتیات کا جواب دینے کیلئے بہت کچھ ہے (تحقیق مزید میں تحقیق کا فقدان: ص ۲۱)۔

⑬ شاہ صاحب ... اپنے ذہن کے مقلد ہیں، ضد اور ہٹ دھرمی کا شکار ہیں۔ شاہ صاحب جب تک آپ جماعت المسلمین کی مخالفت کرتے رہیں گے آپ کا قلم ان شاء اللہ حق لکھنے سے قاصر رہے گا۔ حقائق آپ کیا لکھیں گے آپ تو حقائق کے دشمن ہیں۔ آپ کے ان ''جعلی حقائق'' سے وہی لوگ گمراہ ہوتے ہیں جن کے دلوں میں کجی ہوتی ہے (حوالہ مذکورہ: ص ۳۶)۔

⑭ شاہ صاحب حسد اور بغض میں اتنا آگے نکل گئے ہیں کہ اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھے ہیں۔ جب آدمی جماعت المسلمین چھوڑ بیٹھتا ہے تو وہ پھر دریدہ دہن، دھوکا فریب، مکاری، تحریر اور زبان کا غلط استعمال سیکھ جاتا ہے ... اپنے دھوکے اور فریب سے شاہ صاحب نے صحابہ کرامؓ کو بھی نہیں بخشا... قارئین کرام ایمان کے لٹیروں سے ہوشیار رہئیے (حوالہ مذکورہ: ص ۴۱)۔

⑮ اگر شاہ صاحب یہ کہیں کہ اس حدیث سے تو تین ناموں کا ثبوت مل رہا ہے یعنی مسلمین، مومنین، اور عباداللہ تو عرض ہے اگر مسلمین کے علاوہ مومنین اور عباداللہ بھی نام ہیں تو مسلمین کے ہی ہیں نہ کہ آپ کے ... اگر مومنین اور عباداللہ صفاتی نام ہیں تو پھر یہ نام مسلمین کے ہیں نہ کہ شاہ صاحب کے۔ للہذا ہر لحاظ سے بات جماعت المسلمین کے حق میں جائے گی اور شاہ صاحب دیکھتے رہ جائیں گے (حوالہ مذکورہ: ص ۴۳)۔

⑯ شاہ صاحب ضد اور حسد کی آگ میں جل رہے ہیں اور اسی بنیاد پر اعتراض برائے اعتراض کر رہے ہیں۔ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم... شاہ صاحب اپنا عقلی توازن کھو بیٹھے ہیں... شاہ صاحب کے اندر بہت کچھ بھرا ہوا ہے (حوالہ مذکورہ: ص ۴۸، ۴۹)۔

⑰ ہمارے پاس ایسے بے کار اعتراضات کے لئے وقت نہیں ہے۔ بس میں اپنے چند رفقاء کے اصرار پر جوابات دے رہا ہوں۔ ورنہ دل آمادہ نہ تھا... بس میں یہی کہوں گا کہ ''تحقیق مزید'' عدم تحقیق کا شاہکار ہے... شاہ صاحب کی بحث فضول لغو اور عدم تحقیق کا نتیجہ ہے... ''جماعت المسلمین یا جماعت التکفیر'' ہو یا ''تحقیق مزید'' ہو یہ کتابیں اعتراضات برائے اعتراضات، طنز و تضحیک، حسد و بغض، حق کو ناحق اور جماعت المسلمین کو بدنام کرنے کی شاہکار ہیں (حوالہ مذکورہ: ص ۲۲، ۲۷، ۲۸، ۵۲)۔

☆☆☆☆☆☆
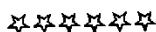
① قرآن مجید

① قرآن مجید اکثر مقامات میں تشریح اصطلاحی کا محتاج ہے۔ (تفہیم اسلام: ص ۴۵)۔

② بعض آیات ناممکن العمل ہیں... غرض یہ کہ اس قسم کی بہت سی آیات ہیں جن پر بغیر حدیث کے عمل کرنا ناممکن ہے (برہان المسلمین: ص ۹۹،۱۰۱)۔

③ قرآن مجید کی متعدد آیات پر عمل کرنا ممکن نہیں... غرض کہ اس قسم کی بہت سی آیات ہیں جو ناقابل عمل ہیں... بعض آیتیں ایسی ہیں کہ اگر ان کو حدیث کی روشنی میں نہ دیکھا جائے تو بالکل مہمل نظر آتی ہیں... "قرآن ہر لحاظ سے ایک مکمل کتاب ہے"۔ یہ ایک خوشنما جملہ تو ضرور ہے لیکن حقیقت کچھ بھی نہیں، نہ نماز کا طریقہ اس میں ہے، نہ کسی اور عمل کا، اور پھر بھی وہ ہر لحاظ سے مکمل ہے! یہ عجیب بات ہے (تفہیم اسلام: ص ۳۸، ۲۲۶)۔

④ حدیث میں ہر چیز کی تفصیل ہے.... حدیث کی تشریح کیلئے قرآن مجید کی کیا ضرورت ہے، لیکن بر خلاف اس کے... قرآن مجید کی تشریح کیلئے حدیث کی ضرورت پیش آئے گی، مطلب یہ کہ قرآن مجید کی تشریح کے لئے حدیث کی احتیاج و ضرورت ہے (تفہیم اسلام: ص ۲۱۵، ۲۱۶)۔

⑤ قرآن کا اسلام تو "بڑا آسان اسلام" ہے، مشکل تو اس کو ان "قیود" نے بنادیا ہے جو احادیث میں مذکور ہیں۔ ورنہ (۱) دعا مانگ لو صلوٰۃ ادا ہو گئی۔ (۲) پاکیزگی اختیار کر لو زکوٰۃ ادا ہو گئی۔ (۳) صلوٰۃ میں ریاح خارج ہو جائے۔ وضو سلامت رہے۔ (۴) ناچ ورنگ کی محفلیں قائم کرو، کوئی ممانعت نہیں۔ (۵) فنون لطیفہ سے دلچسپی لو کوئی حرج نہیں۔ (۶) تاش و شطرنج سے لطف اٹھاؤ، کوئی مضائقہ نہیں۔ (۷) قحبہ خانے کھولو کوئی ممانعت نہیں ہاں کسی عورت کو زبردستی قحبہ خانے میں مت بٹھاؤ۔ وغیرہ وغیرہ (تفہیم اسلام: ص ۲۳۲)۔

⑥ بہت سی احادیث وحی جلی کے ذریعہ نازل ہوئیں اور بالکل اسی کیفیت سے نازل ہوئیں، جس طرح قرآن مجید نازل ہوتا تھا... وحی خفی کا سلسلہ صرف ایک حد تک احادیث پر حاوی ہے ورنہ احادیث کا معتدبہ حصہ وحی جلی کے ذریعہ یعنی وحی مثل قرآن کے ذریعے نازل ہوتا تھا (تفہیم

اسلام: ص ۲۱۴، ۲۱۵)۔

⑦ حدیث کی کتابت، حدیث کی حفاظت کیلئے لازمی شے نہیں بلکہ حدیث پر جو عمل تواتر سے ہر زمانہ میں ہوتا رہا۔ یہی اس کی اصل حفاظت ہے اور یہ ایسی حفاظت ہے کہ تقریباً پورا قرآن مجید اس حفاظت میں احادیث کی برابری نہیں کرتا (تفہیم اسلام: ص ۲۲۳)۔

⑧ قرآن مجید کی قطعیت پر تو قرآن کی آیات سے بھی چوٹ پڑتی ہے...اس قسم کی تقریباً سو آیات پیش کی جاسکتی ہیں جو تعلیمات قرآنی کے خلاف نظر آتی ہیں...الغرض ان آیات اور ان جیسی آیات سے توہین انبیاء ظاہر ہوتی ہے۔بتایئے ان آیات کے متعلق کیا کہا جائے...کیا مندرجہ بالا آیات سے صحابہ کی توہین نہیں ہوتی...یہ آیت مسلمہ تاریخی واقعہ کے خلاف ہے اب بتایئے اس آیت کے متعلق کیا کہیں ؟...ظاہر معنوں کے لحاظ سے تو ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ یہ آیات قرآن مجید میں نہیں ہو سکتیں، کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی شان اقدس کے خلاف ہیں لیکن یہ قرآن مجید ہی کی آیتیں ہیں...کیا ان آیات سے آتش پرستی کو تقویت نہیں پہنچتی (تفہیم اسلام: ۲۵۵، ۵۰۳، ۵۰۸، ۵۱۱، ۵۱۷، ۵۳۰)۔

⑨ اگر کوئی حدیث کسی قرآنی آیت کے خلاف ہو تو وہ موضوع ہے تو کیا اگر کوئی قرآنی آیت کسی دوسری آیت کے خلاف ہو تو وہ بھی موضوع ہے یا نہیں ؟ اگر وہ آیت موضوع نہیں تو حدیث کیوں ؟ آپ کہیں گے کہ ایسی تو کوئی بھی آیت نہیں جو دوسری آیت کے خلاف ہو، ہم کہتے ہیں، ایسی بہت سی آیات ہیں، ملاحظہ فرمایئے !............... (تفہیم اسلام: ص ۵۳۱)۔

⑩ ہم نے اوپر متضاد آیتوں کا صرف ایک جوڑا پیش کیا ہے۔اس قسم کے چالیس مزید جوڑے ہم قرآن مجید سے پیش کر سکتے ہیں جن میں ہر جوڑے کی ایک آیت دوسری آیت کے خلاف ہے (عذاب قبر کہاں ہوتا ہے ؟ : ص ۱۰)۔

② کتب تفسیر

① کتب تفسیر کی ہر بات صحیح نہیں ہوتی۔بلکہ تفسیروں میں بعض احادیث موضوع بھی ہیں۔ (تلاش حق: ص ۱۹۰)۔ قرآن مجید کی صدہا تفاسیر لکھی جاچکی ہیں، مفسرین نے قرآنی علوم کے ہر عنوان پر بہترین تفاسیر لکھیں، علمی نکات بیان کئے لیکن ان تفاسیر میں سے کسی تفسیر میں عمل پر خاطر خواہ زور نہیں دیا گیا، علوم کے دریا بہائے جاتے رہے لیکن عمل کم ہوتا چلا گیا... قرآن مجید کے نزول

کا مقصد دراصل اس پر عمل کرنا ہے، اگر عمل نہیں تو پھر سب علوم وفنون بیکار ہیں۔

② ... قرآن مجید کی تفاسیر میں اکثر "قال فلاں" "قال فلاں" (فلاں نے یہ کہا، فلاں نے یہ کہا) کی بھرمار ہوتی ہے، ان اقوال الرجال میں جو ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ کا حکم گم ہو کر رہ جاتا ہے، تلاوت کرنے والا حیران ہوتا ہے کہ وہ کس قول کو اللہ تعالیٰ کا حکم سمجھے اور کس پر عمل کرے... عموماً تفاسیر میں اس بات کا لحاظ نہیں رکھا گیا کہ تفسیر میں جو حدیث بیان کی جائے وہ سنداً صحیح ہو... مسائل واحکام کی پوری عملی تشریح وتوضیح سے تمام تفاسیر خالی ہیں (تفسیر قرآن عزیز: ۱/۱۰، ۱۱، تعارف تفسیر قرآن عزیز: ص ۴، ۵، المسلم نمبر ۱: ص ۷، ۸)۔

③... اس قسم کے اقوال کفر کے کلمات ہیں بلکہ کفر سے بھی بدتر ہیں... اس سلسلہ میں سب سے بڑا ہاتھ ان مترجمین ومفسرین کا ہے جنھوں نے قرآن مجید کے غلط ترجمے کیے... کاش کے مترجمین ومفسرین قرآن مجید کی آیات واحادیث کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ محسوس کرتے کہ ان کے غلط ترجمے کس قدر غلط نتائج پیدا کر رہے ہیں... الغرض علماء مفسرین نے ایسی سنگین اور متضاد صورتحال کی کوئی تردید نہیں کی البتہ شیعہ مفسرین نے اس کی سخت تردید کی ہے... دوسرے علماء کی تفسیروں میں یہ چیز نہیں ملتی جو شیعوں کی تفسیروں میں مل رہی ہے گویا فاسد باتوں کی تردید شیعہ مفسرین نے کی لیکن دوسرے علماء مکھی پر مکھی مارتے رہے (عصمت رسول ﷺ: ص ۳، ۱۲، ۲۵، ۲۷)۔

④ کتب فقہ

① کیا وہ فقہاء بھی آپ کے نزدیک قابل احترام ہیں جنھوں نے متعدد موضوع حدیثیں اپنی کتابوں میں بطور احتجاج پیش کیں... جنھوں نے ایسے ایسے حیاسوز اور خلاف اسلام مسائل تخریج کیے کہ سوائے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنے کہ ہم اور کیا کہہ سکتے ہیں... نہ ہمارا فرقہ وارانہ فقہ سے کوئی تعلق ہے، بلکہ فرقہ وارانہ فقہ کو حجت شرعیہ سمجھنا ہمارے نزدیک شرک ہے (جماعت المسلمین اور اہلحدیث میں بنیادی فرق: ص ۶، ۸، اشاعت جدید: ص ۵، ۷)۔

② آپ کے فقہاء تو یہ کرتے تھے کہ پہلے سوال گھڑتے تھے اور پھر اس کا جواب گھڑتے تھے اور اس طرح شریعت سازی کرتے چلے گئے... جو چیز اللہ نے حلال کی تھی اس کو فقہاء نے حرام کر دیا... فقہ خود ساختہ ہے، فقہ کے بے شمار مسائل خود ساختہ ہیں... فقہاء نے یہ مسائل قرآن وحدیث کی روشنی میں نہیں بلکہ قرآن وحدیث کے خلاف بھی گھڑے ہیں... اباحت پسند ملحد تو اب

پیدا ہوئے لیکن کتب فقہ نے تو ان ملحدین کے لئے صدیوں پہلے راستہ ہموار کر دیا (التحقیق فی جواب التقلید: ص ۵۴، ۵۵ سے ۷۷، ۱۰۰، ۱۵۱)۔

④ کتب تاریخ

① اسلام کے خلاف بہت سی سازشیں اٹھیں۔ متعدد قسم کے زہر پھیلائے گئے، دشمنان اسلام نے مختلف لبادے اوڑھے، اسلام سے باہر رہ کر بھی کام کیا اور اندر رہ کر منافق کی حیثیت سے بھی کام کیا۔ ان سازشوں میں سے ایک سازش یہ بھی تھی کہ اسلام کی تاریخ کو مسخ کر دیا جائے (تاریخ پرستی: ص ۳)۔ (چنانچہ) اسلام کی تاریخ کو مسخ کر دیا گیا (تاریخ کا کفر: ص ۳)۔

② ہماری تواریخ میں بہت سے واقعات جھوٹے ہیں۔ یہ واقعات دشمنان اسلام کی سازش کا نتیجہ ہیں (اختلاف کی مذمت: ص ۴)۔ تاریخ اسلام کے ابتدائی مولفین میں سے اکثر غیر مستند جھوٹے بلکہ دشمن اسلام تھے... موجودہ تاریخ کو پڑھ کر ہماری گردنیں شرم سے جھک جاتی ہیں کیونکہ اس خونی تاریخ کو ہم اپنی تاریخ سمجھتے ہیں۔ ہمیں اتنی جرأت نہیں ہوتی کہ اس تاریخ کی صحت سے انکار کر دیں، ذہن مسموم ہو چکے ہیں، دماغ مرعوب ہو چکے ہیں، علم سے تہی دامن ہیں، تقلید کے جراثیم اس قدر سرایت کر گئے ہیں کہ تحقیق کی طرف طبیعت مائل نہیں ہوتی (صحیح تاریخ الاسلام والمسلمین: ص ۱، ۲، تاریخ کا کفر: ص ۳، ۴)۔

③ لوگوں نے تاریخ پر اعتماد کیا حتیٰ کہ بعض علماء نے بھی تاریخ کا اعتبار کیا۔ امام خطیب بغدادی، امام مزی، علامہ ذہبی، علائی، صاحب المشارق والمطالع سہیلی، ابن سید الناس اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں نے تاریخ کی روایت پر اعتماد کیا... غرض یہ کہ تاریخ کی جملہ روایتیں موضوع ہیں لیکن افسوس کہ پھر بھی ہمارے اکثر علمائے کرام تاریخ کا اعتبار کرتے رہے اور صحیح بخاری کی حدیث کو ضعیف بتاتے رہے (صحیح تاریخ الاسلام والمسلمین: ص ۷، تاریخ کا کفر: ص ۸، ۹)۔

④ محمد بن اسحٰق، ابن جریر طبری، ابن سعد وغیرہ نے سند کے ساتھ واقعات تحریر کئے لیکن سند کی تحقیق کسی نے نہیں کی۔ اکثر مورخین اپنی کتابوں میں تاریخی واقعات کو بے سند ہی لکھتے رہے۔ جو سنا لکھ لیا، جو پڑھا اس کو سچ سمجھ لیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دشمنان اسلام خصوصاً یہودیوں اور رافضیوں کو سلف صالحین خصوصاً صحابہ کرام کے کردار کو داغدار کرنے کا اچھا موقع ملا۔ وہ گھڑتے گئے، مورخین لکھتے گئے، مثلاً علامہ ابن کثیر جو ایک بہت بڑے محدث ہیں انہوں نے اصول محدثین

ہی کو بالائے طاق نہیں رکھا بلکہ اصول توحید کا بھی کوئی لحاظ نہیں کیا... نہ المدائنی جن کو جو بہت معتبر مورخ سمجھا جاتا ہے یہ لکھتے ہوئے غیرت آئی اور نہ ابن کثیر کو جو ایک بہت بڑے محدث تھے... علامہ ابن خلدون جو فن تاریخ کے موجد ہیں... وہ بھی بغیر کسی تحقیق و محاکمہ کے واقعات بیان کرتے ہیں... تاریخ کی ان کتابوں کے اکثر مندرجات جعلی ہیں جن کو ہمارے سادہ لوح اور نادان دوست مورخین نے بے سوچے سمجھے نقل کر دیا ہے (تاریخ مطول: ص ۱۷، ۱۸)۔

⑤ تاریخ کے لکھنے والے غیر مستند، جھوٹے بلکہ دشمن اسلام... ہماری تاریخ دشمنوں نے لکھی اور ہم نے ہاتھوں ہاتھ لی۔ نہ تحقیق کی اور نہ تدقیق... ان تاریخوں میں مورخین نے ان روایات کو بھی جمع کر دیا جن کو دشمنان اسلام نے گھڑ کر صحابہ کرامؓ کو بدنام کرنے کی سازش کی تھی۔ اس طرح نہ صرف جماعت صحابہ نشانہ سب و شتم بنی بلکہ اسلام کی عمارت کی بنیادیں ہل گئیں (تاریخ پرستی: ص ۴، ۵)۔ غرض یہ کہ تاریخ کی کتابیں سب غیر معتبر ہیں (صحیح تاریخ الاسلام والمسلمین: ص ۷)۔

⑤ اجماع امت

① اجماع امت سے مراد یہ ہے کہ صحابہ سے لیکر قیامت تک سب مسلم اس پر اتفاق کر لیں تو یہ واقع نہیں ہوا (تلاش حق: ص ۱۰۷)۔ یہ صحیح نہیں کہ ان چار مذاہب کی تقلید کے جواز پر امت کا اجماع ہے یعنی صحابہ کرامؓ سے لے کر قیامت تک کے سب مسلم اس کے جائز ہونے کے قائل ہیں (التحقیق فی جواب التقلید: ص ۶۱)۔

② امت تو قیامت تک جاری رہے گی لہٰذا اجماع امت اگر ہو سکتا ہے تو قیامت کے دن ہی ہوگا۔ اگر یہ کہا جائے کہ کسی ایک زمانہ کے تمام لوگوں کا کسی ایک مسئلہ پر اتفاق کر لینا اجماع امت ہے تو یہ بھی صحیح نہیں... خلافت راشدہ کے بعد کسی ایک مسئلہ میں بھی کسی خاص زمانہ کے لوگوں کا کبھی اتفاق نہیں ہوا۔ اگر اجماع امت سے مراد اکثریت ہے تو یہ بھی صحیح نہیں... الغرض اجماع امت کا ماخذ سراسر بے بنیاد ہے (شریعت یا اسلام کے مطابق نہیں: ص ۱۳، ۱۴)۔

③ جمہوریت، اکثریت، اجماع امت، کوئی چیز نہیں (مجلہ المسلمین، فروری ۲۰۰۲ء: ص ۲۳)۔

⑥ رائے، قیاس، فتویٰ، اجتہاد

① باطل کا تعلق... انسانوں کے ذہن سے ہوتا ہے لہٰذا انسانوں کے ذہن کی پیداوار باطل ہوتی ہے... باطل وہ ہے جو زمین سے یا اہل زمین کے دماغوں سے نکلا... انسانوں کی رائے و قیاس، فتوے

اور اجتہاد کو حق سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ یہ چیزیں خس وخاشاک اور کوڑا کرکٹ کے جھاگ کی طرح ہیں لہٰذا باطل ہیں اور باطل کی پیروی مومن کا کام نہیں کافر کا شیوہ ہے...جو علماء کی رائے وقیاس کی پیروی کرتے ہیں وہ مومن نہیں ہیں (حق کیسے غالب ہوتا ہے: ص ۵، ۶، ۷)۔

(۲) اسلام میں کسی کے اجتہاد وقیاس کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں...رسول اللہ ﷺ نے اجتہاد اور قیاس کرنے سے منع فرمایا ہے...بنی اسرائیل نے اللہ کے دین سے اعرض کیا اور اپنی رائے کو قرآن مجید وسنت پر ترجیح دی...عالم یا مجتہد، اجتہاد کے سلسلے میں ماجور نہیں ہے...کسی انسان کیلئے یہ چیز جائز نہیں کہ وہ مسائل میں اجتہاد کرے (تحقیق صلاۃ: ص ۲۳، ۲۶، ۲۷، ۳۰)۔ اجتہاد کی ضرورت ہی نہیں (مراسلہ مسعود احمد صاحب بنام گل خطاب احمد صاحب، ۲۸ محرم ۱۴۱۱ھ: ص ۲)۔

(۳) اپنی رائے سے فتویٰ دینا قانون سازی ہے...فتوؤں اور قیاسات سے دور رہیں کہ یہی چیزیں افتراق کا سبب بنتی ہیں، امت میں مختلف فرقے جو اس وقت پائے جاتے ہیں ان کا اصل سبب فتوے اور قیاسات ہیں (توحید المسلمین: ص ۲۷، ۲۸، ۲۷، فتوے اسلام نہیں: ص ۴، ۵)۔

(۴) میں نہ امام بخاریؒ کی رائے اور قیاس کو مانتا ہوں اور نہ امام مسلمؒ کی (تلاش حق: ص ۳۱)۔ ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے چند صدیوں بعد اسلام کو کس طرح مسخ کیا گیا، کس طرح اس میں رائے اور فتوؤں کو شامل کیا گیا، کس کس طرح سے رائے اور فتوے کو ترجیح دی گئی اور احکام اسلام کو رد کر دیا گیا (مذاہب خمسہ اور دین اسلام: ص ۱۵، ۱۶)۔

(۵) قیاس کو ادلہ اربعہ سے خارج کر دیں تو پھر شاید آپ حق کے قریب آجائیں (التحقیق فی جواب التقلید: ص ۱۳۸)۔

(۶) اسلام میں اجتہاد وقیاس کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں (مجلۃ المسلمین، دسمبر ۲۰۰۱ء: ص ۲۴)۔

(۷) شرح وشارح

(۱) شرح بھی وہی حجت ہوگی جو رسول کے ذریعہ سے ملے گی۔ اور جو شرح رسول کے ذریعہ سے نہ پہنچے بلکہ خود ساختہ ہو تو وہ شرح اللہ کی شرح کے مقابلہ میں واقع ہوگی اور اسی لئے شرک ہوگی۔ شارع بھی اللہ اور شارح بھی اللہ۔ اگر امام کو آپ شارح سمجھتے ہیں تو یہ بھی شرک ہے...اللہ تعالیٰ صرف شارع ہی نہیں بلکہ شارح بھی ہے...شارح قانون کی حیثیت سے بھی کسی انسان کی تقلید کرنا شرک ہے۔ بلکہ شارح قانون بھی خود اللہ تعالیٰ ہے (التحقیق فی جواب التقلید: ص ۲۴، ۳۴، ۱۱۳، ۱۳۹)۔

۲ رسول ہی وہ ہستی ہے جو اپنے منصب کے لحاظ سے اس بات کا حقدار ہے کہ وہ منزل من اللہ شریعت کی تشریح و توضیح کر سکے، کسی دوسرے کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ تشریح و توضیح کرے (ہمارا امام صرف ایک: ص ۵)۔

۳ رسول اللہ ﷺ جو شارع و شارح دین ہیں (مجلۃ المسلمین، دسمبر ۲۰۰۱ء: ص ۳۲)۔

۸ نماز

۱ آہ! لوگوں نے نماز کو ضائع کر دیا۔ ارکان نماز کے حصے کر ڈالے۔ کچھ فرائض بنا دیے، کچھ کو واجبات کی فہرست میں ڈال دیا، کچھ کو سنن کے خانے میں رکھ دیا اور کچھ کو مستحبات کے۔ عہد رسالت اور دور صحابہ میں اس تقسیم کا نام و نشان نہیں تھا۔ نماز فرض ہے اور اس کا طریقہ بھی فرض ہے... اس میں فرض، واجب، سنت، اور مستحب کی تقسیم فرضی ہے (متفرق مضامین: ص ۲۹)۔

۲ اسلام میں نماز عید، تحیۃ المسجد، سورج گرہن اور چاند گرہن کی نماز فرض ہے۔ لیکن مذاہب خمسہ میں سے کسی نے بھی ان کو فرض قرار نہیں دیا (مذاہب خمسہ اور دین اسلام: ص ۲۱، ۲۴، ۳۴)۔

۳ عورتوں پر عیدگاہ جانا فرض ہوا لیکن مذاہب خمسہ میں سے کسی میں بھی عورتوں پر عیدگاہ جانا فرض نہیں (حوالہ مذکورہ: ص ۲۶)۔

۴ اذان کا جواب دینا فرض ہے لیکن مذاہب خمسہ میں سے کسی ایک نے بھی فرض نہیں کہا (حوالہ مذکورہ: ص ۲۹)۔

۵ نماز میں "اللهم انى اعوذبك من عذاب جهنم..." دعاء کا پڑھنا فرض ہے لیکن مذاہب خمسہ میں سے کسی نے بھی اسے فرض قرار نہیں دیا (حوالہ مذکورہ: ص ۳۲)۔ اس دعاء کا پڑھنا فرض ہے (تحقیق صلاۃ: ص ۲۳۰)۔

۶ غسل جمعہ فرض ہے لیکن مذاہب خمسہ میں سے کسی بھی مذہب نے اسے فرض نہیں مانا (حوالہ مذکورہ: ص ۳۰)۔

۷ تین پتھروں سے استنجاء کرنا فرض ہے (تحقیق صلاۃ: ص ۴۷)... لیکن اہلحدیث مذہب کہتا ہے کہ اگر طاق نہ لے تو کوئی گناہ نہیں (المسلم نمبر ۲: ص ۲۱)۔

۸ اہلحدیث مذہب میں ہے کہ پہلے چہرہ پر مسح کرے پھر ہاتھوں پر۔ دین اسلام میں ہے کہ

پہلے ہاتھوں پر مسح کرے پھر چہرہ پر (المسلم نمبر ۴: ص ۱۶)۔

⑨ زبان سے نیت کرنا خلاف سنت ہے اور دل سے نیت کرنا عین سنت ہے (تحقیق صلاۃ: ص ۱۱۱)۔

⑩ ایک سلام سے تین رکعت وتر جائز نہیں (صلوۃ المسلمین: ص ۲۹۶)۔ رسول اللہ ﷺ نے تین رکعت (وتر) کو حرام کر دیا لیکن اہلحدیث کے ہاں جائز ہے (مراسلہ مسعود احمد صاحب بنام محمد شفیق صاحب، ۱۸ ذوالقعدہ ۱۴۰۳ھ: ص ۱۱)۔

⑪ ننگے سر... نماز نہ پڑھے (نماز کی اہمیت: ص ۱۲)۔ ایسی کوئی حدیث نہیں کہ جس میں ننگے سر صلوۃ ادا کرنے کی صراحت ہو اور وہ بھی بغیر عذر کے (صلوۃ المسلمین: ص ۷۵، منہاج المسلمین: ص ۹۹)۔ کسی حدیث سے یہ ثابت نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی ننگے سر نماز پڑھی ہو خصوصاً ایسی صورت میں کہ آپ کے پاس ٹوپی یا عمامہ موجود ہو لہٰذا عمامہ یا ٹوپی پہن کر نماز پڑھنا آیت مذکورہ بالا (خذوا زینتکم عند کل مسجد) کے لحاظ سے ضروری ہے (نماز اور زینت: ص ۹)۔

⑫ یہ خیال بھی صحیح نہیں، کہ کشمیری نہایت صحت کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں، نہایت صحت تو کجا سو میں سے ایک بھی بہ مشکل صحیح نماز پڑھ سکتا ہے، جہالت، تقلیدی بندشوں اور تغافل کا دور دورہ ہے (تفہیم اسلام: ص ۲۲۴)۔

⑬ شافعی، مالکی، حنبلی، حنفی نماز کا طریقہ ان کے مذاہب کے مطابق ہے، حدیث سے ان کا کوئی تعلق نہیں (سوالات کے جوابات از مسعود احمد صاحب، ۳ رمضان ۱۴۱۱ھ: ص ۱)۔

⑭ (اہلحدیث) کی نماز کو دیکھ کر تے آتی ہے (مراسلہ مسعود احمد صاحب بنام عمران رشید صاحب، ۱۸ محرم ۱۴۱۱ھ: ص ۲)۔

⑮ حنفیوں کی نماز غلط ہے (التحقیق فی جواب التقلید: ص ۱۱)۔ حنفیوں کا طریقہ نماز بے شک غلط ہے... مقلد کی نماز ہی قبول نہیں ہوتی (تلاش حق: ص ۵۵، ۱۰۸)۔

⑯ آپ مذہب احناف کی پوری نماز کا مشاہدہ کر لیں یہ طریقہ نماز رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے اور سکھائے ہوئے طریقہ کے مطابق نہیں ملے گا (مجلہ المسلمین، جنوری ۲۰۰۲ء: ص ۱۹)۔

⑰ ہمیں حکم ملا ہے، فاعتزل تلك الفرق كلها، تمام فرقوں کو چھوڑ کر علیحدہ ہو جاؤ لہٰذا ہم علیحدہ ہو گئے تو ان کی نمازوں میں شریک نہیں ہو سکتے اور کس طرح شریک ہو سکتے ہیں جب کہ یہ پڑھتے ہیں فرقہ وارانہ نماز جو اسلامی نماز سے مختلف ہے (جماعت المسلمین پر اعتراضات اور انکے جوابات: ص ۳۶)۔

☆☆☆☆☆☆

باب چہارم

اصول حدیث

① تدلیس

① اگر کوئی راوی کسی حدیث کے عیب کو چھپاتا ہے تو وہ پوری امت کو دھوکا دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں من غشنا فلیس منا (صحیح مسلم) جو ہمیں دھوکا دے وہ ہم میں سے نہیں... ایسا شخص ہرگز امام یا محدث نہیں ہوگا بلکہ بہت بڑا دھوکے باز ہوگا اور حدیث مذکورہ بالا کی روشنی میں جماعت المسلمین سے خارج سمجھا جائے گا۔ مدلس راوی نے خواہ وہ امام یا محدث ہی کیوں نہ کہلاتا ہو اپنے استاد کا نام چھپا کر اتنا بڑا جرم کیا ہے کہ الامان الحفیظ (اصول حدیث: ص ۱۳)۔

② حقیقت یہ ہے کہ تدلیس جھوٹ سے بھی بدتر ہے۔ اگر مدلس راوی نے کسی کذاب کے نام کو چھپایا تو گویا اس نے موضوع حدیث کو صحیح باور کرایا یعنی جو چیز شریعت اسلامیہ میں نہیں تھی اس کو دھوکہ دے کر شریعت اسلامیہ میں داخل کر دیا گویا اس راوی نے دین سازی کی، شریعت سازی کی اور شریعت سازی کیونکہ بہت بڑا شرک ہے لہٰذا وہ مدلس ایک بہت بڑے شرک کا مرتکب ہوا۔ اس نے شرک فی التشریع، شرک فی الشریعت یا شرک فی الدین کا ارتکاب کیا۔ علماء پر تعجب ہے کہ ایسے دھوکے باز مشرک کو امام مانتے ہیں۔ حیرت کا مقام ہے کہ ایک شخص جو حدیث میں فریب دہی کا مجرم ہو، شریعت سازی کا مجرم ہو پھر بھی وہ امام ہو۔ ایک ہی شخص جو بہ یک وقت چور بھی ہو اور امام بھی ضرور حیرت انگیز ہے... جو شخص چور ہے وہ امام نہیں ہو سکتا اور جو شخص امام ہے وہ چور نہیں ہو سکتا (اصول حدیث: ص ۱۴)۔

③ اماموں پر چوری، فریب دہی یعنی تدلیس کا الزام محض الزام ہے اور دشمنان اسلام کی سازش ہے کہ وہ ایک محدث کی طرف دوسرے محدث کے متعلق تدلیس وغیرہ کے الزام کو منسوب کرتے ہیں گویا کسی امام یا محدث کو دشمنان اسلام خود چور یعنی مدلس نہیں کہتے بلکہ اس کی تدلیس، چوری یا فریب دہی کے الزام کو کسی امام کی طرف منسوب کر کے فن حدیث کا بیڑا غرق کرنا

چاہتے ہیں اور انکار حدیث کیلئے میدان ہموار کر کے دین کو بدلنا چاہتے ہیں۔ فن حدیث اور محدثین کے خلاف یہ سازش بہت پرانی ہے۔ افسوس ہے کہ اکثر دھوکے میں آگئے اور ائمہ اور محدثین کی نسبت تدلیس کے الزام کو تسلیم کرتے رہے (اصول حدیث : ص ۱۴)۔

④ جو شخص امام ہو گا وہ مدلس ہرگز نہیں ہو گا... جن اشخاص کو ائمہ دین یا محدثین کہا گیا ہے وہ ہرگز مدلس نہیں تھے۔ ہم ائمہ دین یا محدثین کو مدلس یعنی مفتری یا کذاب نہیں مانتے... اگر بالفرض کسی امام یا محدث نے کسی راوی کے نام کو چھوڑ دیا تو اسے ہم اس امام یا محدث کی بھول شمار کرینگے۔ اسے تدلیس نہیں کہیں گے اسلئے کہ تدلیس قصداً ہوتی ہے اور بدنیتی سے ہوتی ہے۔ امام یا محدث بدنیت نہیں ہوتا (اصول حدیث : ص ۱۵، ۱۶)۔ اگر کوئی شخص امام ہے تو اس کی امامت اس بات کی متقاضی ہے کہ وہ مدلس یعنی کذاب ہرگز نہیں ہو گا (جماعت المسلمین پر اعتراضات اور انکے جوابات : ص ۳۸)۔

⑤ جن اماموں پر تدلیس کا الزام لگایا گیا ہے ان کے نام درج ذیل ہیں :- امام حسن بصریؒ، ... امام قتادہ، ... یہ فہرست بہت طویل ہے۔ کہاں تک لکھی جائے... ہمارے نزدیک ان میں سے کوئی امام مدلس نہیں۔ اگر اس تحریر سے پہلے کبھی ہم نے کسی حدیث کو کسی امام کی طرف منسوب کردہ تدلیس کی وجہ سے ضعیف کہا ہے تو وہ حدیث ہمارے نزدیک صحیح ہے (اصول حدیث : ص ۱۶، ۱۷)۔

⑥ فن تدلیس بے حقیقت فن ہے... تدلیس کا فن کچھ نہیں بالکل بے حقیقت ہے (اصول حدیث : ص ۱۵)۔ تدلیس کا فن بذات خود کوئی اہمیت نہیں رکھتا تدلیس کا الزام وہی لگا سکتا ہے جسے علم غیب ہو... تدلیس کا فن بالکل باطل ہے... تدلیس کا فن لغو ہے... تدلیس کا فن لایعنی ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں (جماعت المسلمین پر اعتراضات اور انکے جوابات : ص ۵۵، ۵۶، ۵۸، ۷۰)۔

⑦ امام حسن بصری کو مدلس کہنے والے امام ابن حبان ہیں جو امام حسن بصری کی وفات کے صدیوں بعد پیدا ہوئے لہٰذا تدلیس کا الزام لغو اور لایعنی ہے۔ مزید بر آں تدلیس کا فن ویسے ہی لغو اور لایعنی ہے لہٰذا امام حسن بصری کو مدلس کہنا بھی لغو اور لایعنی ہے۔ جب فن ہی غلط تو اس کی بنیاد پر جوبات کہی جائے وہ غلط ہی ہو گی... کیا جو شخص اتنا جلیل القدر امام ہو وہ مدلس یعنی کذاب ہو سکتا ہے۔ علماء نے بیسیوں محدثین کو دوشالے میں لپیٹ کر کذاب کہا اور کہلوایا افسوس!!!... امام حسن بصری کو مدلس یعنی کذاب، دھوکے باز کہنا سراسر گستاخی اور فریب نفس ہے (امام کے دو

سکتے : ص ۵،۶،۸،۳۱)۔

(۸) مدلس کہنے والے صرف امام احمد ہیں اور وہ امام محمد بن اسحٰق کی وفات کے سترہ سال بعد پیدا ہوئے لہٰذا تدلیس کی تہمت کی کوئی بنیاد نہیں۔ مدلس کذاب دھوکہ باز ہوتا ہے۔ امام محمد بن اسحٰق تو بہت بڑے امام ہیں وہ کذاب اور دھوکہ باز کیسے ہو سکتے ہیں... حکم بن عتیبہ کو مدلس کہنے والے صرف ابن حبان ہیں اور وہ ان کے ہم عصر نہیں۔ امام ہو اور مدلس ہو یعنی جھوٹا ہو مضحکہ خیز ہے... کرابیسی کا اس (ابو خالد دالانی) کو مدلس کہنا لغو ہے۔ فن تدلیس کی کوئی حیثیت نہیں... حبیب بن ابی ثابت اور سفیان دونوں بہت بڑے امام ہیں ان کو مدلس یعنی کذاب کہنا فن حدیث کی توہین ہے وہ اگر کذاب ہیں تو امام کیسے ہوئے ؟ فن تدلیس ایک لغو فن ہے (جماعت المسلمین پر اعتراضات اور انکے جوابات : ص ۷۰،۷۴،۷۶،۷۸)۔

(۹) اگر کسی راوی کو مدلس کہنے والا اس راوی کا ہم عصر نہ ہو تو یہ چیز اس فن کو مزید بے حقیقت بنا دیتی ہے۔ کسی راوی کو مدلس کہنے والا اس راوی کے انتقال کے صدیوں بعد پیدا ہوتا ہے تو آخر وہ کس بنیاد پر اس کو مدلس کہتا ہے۔ کیا وہ کوئی سند پیش کرتا ہے۔ اگر وہ سند پیش کرتا ہے تو کیا اس نے تحقیق کی کہ سند کے آخری راوی نے اپنے استاد یا ہم عصر راوی کی چوری کو کیسے پکڑا۔ ظاہر ہے کہ چوری کرنے والا اپنی بدنیتی کو خود کبھی ظاہر نہیں کر سکتا حتی کہ اپنی لاپرواہی اور غفلت بھی کبھی ظاہر نہیں کریگا اس لئے کہ اس صورت میں بھی وہ محدثین کے نزدیک ثقہ نہیں رہے گا اور یہ کوئی راوی نہیں چاہتا کہ اسے ضعیف یا نا قابل اعتبار سمجھا جائے۔ جب فریب دینے والا اپنے فریب کو ظاہر نہیں کرتا یا لاپرواہی کرنے والا اپنی لاپرواہی کو ظاہر نہیں کرتا تو دوسرے کو خواہ وہ اس کا شاگرد یا ہم عصر ہی کیوں نہ ہو کیسے معلوم ہوا کہ شیخ کی یا راوی کی نیت اچھی نہیں ہے۔ یہ سراسر غیب کا معاملہ ہے اور غیب کا علم سوائے اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے کسی کو نہیں لہٰذا تدلیس کا فن کچھ نہیں بالکل بے حقیقت ہے۔ اگر تدلیس کا الزام لگانے والا کوئی سند پیش نہیں کرتا تو اس کا الزام لایعنی اور کالعدم ہے (اصول حدیث : ص ۱۵،۱۶)۔

(۱۰) امام شعبہ نے اپنے استاد امام قتادہ کے متعلق اس قسم کی عادت کا ذکر کیا ہے لیکن یہاں پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ امام شعبہ کو امام قتادہ کی اس عادت کا علم کیسے ہوا۔ انہوں نے امام قتادہ سے ان کی اس عادت کا ذکر خود سنا یا کسی دوسرے کے واسطے سے انہیں معلوم ہوا یا انہوں نے خود اندازہ

لگایا۔اگر خود سنا تو پھر بات صاف ہے یعنی ایسی صورت میں حدیث ضعیف ہو جائے گی۔اگر کسی واسطے سے سنا تو اس واسطے کی سند معلوم کرنی ہو گی پھر اس حدیث کی صحت یا ضعف کا علم ہو گا۔اگر محض اندازے سے معلوم کیا تو اندازہ کا صحیح ہونا یقینی نہیں لہٰذا حدیث کی تضعیف میں تامل ہو گا (اصول حدیث: ص ۱۷)۔

(۱۱) کسی مدلس کے متعلق یہ کہنا کہ اگر وہ حدثنا کہہ کر حدیث روایت کرے تو اس کی بیان کردہ حدیث صحیح ہو گی۔یہ اصول صحیح نہیں اس لئے کہ مدلس راوی کذاب ہوتا ہے لہٰذا وہ "عن" سے روایت کرے یا "حدثنا" سے روایت کرے وہ کذاب ہی رہے گا۔اس کی بیان کردہ حدیث ضعیف بلکہ موضوع ہو گی۔یعنی مدلس راوی کا نہ عنعنہ صحیح ہے اور نہ تحدیث (اصول حدیث: ص ۱۷)۔

(۲) اصول جرح وتعدیل

(۱) تقریب التہذیب، تہذیب التہذیب کا خلاصہ ہے۔کیونکہ تہذیب التہذیب میں اس قسم کا کوئی قول مذکور نہیں لہٰذا تقریب میں ابن حجر کا ان کے متعلق "فیہ شیعۃ" کہنا مشکوک اور محل نظر ہے۔اگر ابن حجر کا یہ قول صحیح ہوتا تو تہذیب میں انہوں نے متقدمین میں سے کسی کا قول ضرور نقل کیا ہوتا۔کیونکہ متقدمین کا کوئی قول زاذان کی شیعیت کے بارے میں منقول نہیں لہٰذا ابن حجر کا تبصرہ کالعدم ہے۔ابن حجر امام جرح وتعدیل نہیں ہیں، وہ تو صرف ناقل ہیں (ذہن پرستی: ص ۶۱)۔

حافظ صاحب جرح وتعدیل کے امام نہیں صرف ناقل ہیں (فتنے کیوں اٹھتے ہیں: ص ۹)۔

(۲) طحاوی جانب دار ہیں لہٰذا ایسے امام کی تصحیح قابل اعتبار نہیں (تحقیق صلاۃ: ص ۱۸۰)۔مقلدین جانبدار ہوتے ہیں لہٰذا ان کا قول حدیث کی صحت کے لئے معیار نہیں۔اس کے لئے غیر جانبدار ماہرین فن کی ضرورت ہے (برہان المسلمین: ۱۶۳)۔

(۳) علامہ البانی کی تضعیف کی کوئی حقیقت نہیں خصوصاً اس لئے کہ اس کو صحیح نہ کہنے پر وہ اپنے نظریہ کی خاطر مجبور ہیں... وہ اپنے مذہب کو نہیں چھوڑ سکتے خواہ حدیث کو جواب ہی کیوں نہ دینا پڑے (امام کے دو سکتے: ص ۱۳، ۱۴)۔

(۴) علامہ البانی کی تصحیح اور تضعیف کا کوئی اعتبار نہیں۔ایک ہی حدیث کو وہ کہیں ضعیف کہتے ہیں تو کسی دوسرے مقام پر اسے صحیح کہہ دیتے ہیں۔ان کے تناقضات کو حسن بن علی السقاف نے دو

جلدوں میں جمع کر دیا ہے۔ کتاب کا نام ہے "تناقضات الالبانی..." البانی صاحب کا تو یہ حال ہے کہ وہ بالکل ضعیف حدیث کو صحیح کہہ دیتے ہیں اور... لکھ دیتے ہیں ھو عندی صحیح (یہ میرے نزدیک صحیح ہے)۔ بتایئے اب کوئی کیا کہہ سکتا ہے؟ (امام کے دو کتے: ص ۱۴)۔ البانی صاحب نے اس رویات کو منکر کہا ہے۔ اول تو البانی صاحب کا مشکل ہی سے اعتبار کیا جا سکتا ہے وہ تناقضات کا شکار ہیں اس سلسلہ میں ایک کتاب دو جلدوں میں شائع ہو چکی ہے (جماعت المسلمین پر اعتراضات اور انکے جوابات: ص ۷۱)۔

⑤ حماد پر کلام کرنے والا بے دین ہے... امام بخاری نے ابو بلج کے بارے میں کہا تھا "فیہ نظر"۔ محدثین نے نظر کی اور ان کو ثقہ پایا... غسان پر صرف الساجی اور ازدی نے جرح غیر مفسر کی ہے۔ ان دونوں کی جرح کا کوئی اعتبار نہیں اور وہ بھی غیر مفسر۔ حافظ ابن حجر نے صرف لین الحدیث لکھا ہے (تقریب) اور یہ کوئی اہم جرح نہیں۔ امام ابو داؤد نے غسان کو شیخ کہہ کر توثیق کر دی ہے (جماعت المسلمین پر اعتراضات اور انکے جوابات: ص ۵۵، ۶۷، ۶۸)۔

⑥ امام نسائی جو متشدد ہیں ...ابن المنذر اور ابن القطان اس کو نہیں پہچان سکے اس لئے اس کو مجہول کہہ دیا۔ جنہوں نے پہچان لیا انہوں نے اس کو ثقہ کہا خصوصاً ابن المدینی جو مجہول کہنے والوں سے زیادہ پایہ کے آدمی ہیں... امام مسلم کا درجہ امام ابو داؤد سے زیادہ ہے (حوالہ مذکورہ: ص ۵۲، ۶۰، ۷۸)۔ امام ابن حبان سے زیادہ بڑے ائمہ جرح و تعدیل مثلاً یحیٰی بن معین نے اس کی توثیق کی ہے لہٰذا امام ابن حبان کا قول وقیع نہیں (ذہن پرستی: ص ۶۰)۔

⑦ ان تمام سندوں میں ایک راوی سبع مشترک ہے جو کبھی باپ بن جاتا ہے اور کبھی بیٹا۔ ایسا راوی جو اپنا نام اور اپنی اہمیت بدلتا رہے بہت خطرناک ہوتا ہے (الجماعۃ القدیمہ: ص ۲۱)۔

⑧ امام مالک نے کہا وہ (محمد بن اسحٰق) جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔ اس کا... ایک جواب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ ان دونوں آپس کا مذاق ہو۔ سنجیدہ بیان نہ ہو۔ ایک جواب یہ بھی ہے کہ امام مالک نے امام ابن ہشام کے وہم کی بنیاد پر انہیں جھوٹا کہدیا ہو اور امام ابن ہشام کے وہم کی بنیاد پر ہی دوسروں نے بھی انہیں جھوٹا کہا ہو... امام ہشام کے بیان کی تصدیق یا تکذیب فاطمہ کر سکتی تھیں۔ لیکن وہ زندہ نہیں تھیں۔ یہ کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ کیونکہ محمد بن اسحٰق نے فاطمہ کو نہیں دیکھا لہٰذا ان سے حدیث بھی نہیں سنی یعنی ان کا فاطمہ سے حدیث سننا ان کا جھوٹ ہے۔ ہو سکتا ہے پردہ کے پیچھے سے حدیث سنی ہو، ہو سکتا ہے کہ خط کے ذریعہ حدیث کا علم ہوا ہو، ہو سکتا ہے کہ

جب محمد بن اسحٰق بچے ہوں تو انہوں نے فاطمہ سے حدیث سنی ہو، ہو سکتا ہے کہ کسی دوسری فاطمہ سے حدیث سنی ہو اور ہشام اس فاطمہ کو اپنی بیوی سمجھے، ہو سکتا ہے کہ ابن اسحاق کو وہم ہو گیا ہو اور انہوں نے فاطمہ کے آگے "بنت منذر" لگا دیا ہو۔ الغرض کسی کا بھی وہم ہوا سے جھوٹ نہیں کہا جا سکتا (تاریخ مطول: ص ۶، ۷)۔

(۳) اصول تصحیح و تضعیف احادیث

(۱) محدثین تو گذر گئے اب تو وہ لوگ رہ گئے ہیں جو ان کی کتابوں سے نقل کرتے ہیں (الجماعۃ القدیمہ: ص ۲۹)۔ ابن حجر... تو صرف ناقل ہیں (ذہن پرستی: ص ۶۱)۔ البانی صاحب یا کسی دوسرے کی تصحیح وتضعیف تو آپ لوگوں کیلئے نقل کی جاتی ہے تاکہ آپ ان کی تصحیح وتضعیف پر اعتماد کریں اور ہماری بات کی تائید کریں۔ اگر ہم اپنی تصحیح یا تضعیف نقل کریں تو شاید آپ تسلیم نہ کریں۔ ہمارے نزدیک البانی صاحب یا کسی دوسرے کی تصحیح یا تضعیف حتمی نہیں ہوتی (اعتراضات اور ان کے جوابات قسط نمبر ۱: ص ۸)۔

(۲) ستم یہ کہ فن حدیث کی تمام تر باریکیوں پر وہ حضرات کلام کرتے ہیں جنہیں اردو تک صحیح لکھنا اور بولنا نہیں آتی (فتنے کیوں اٹھتے ہیں: ص ۴)۔

(۳) حدیث کے متن کو پرکھنے سے یہ مراد ہے کہ... کہیں ایسا تو نہیں ہوا کہ کسی راوی نے نقل بالمعنی کی ہو یعنی بجائے رسول اللہ ﷺ کے الفاظ بیان کرنے کے اس کے معنی یا مفہوم کو اپنے الفاظ میں بیان کر دیا ہو۔ اگر ایسی کوئی بات واقع ہو گی تو حدیث متناً ضعیف ہو جائے گی (اصول حدیث: ص ۶)۔

(۴) (... عن ابن عباس قال: قال رسول اللہ ﷺ: ...) ابن عباسؓ کو یہ روایت کس طرح پہنچی اس کی وضاحت نہیں ہے۔ الغرض یہ روایت سراسر جھوٹ ہے (واقعہ جمل: ۱۳)۔

(۵) واقعہ جمل: امام ابوبکر بن ابی شیبہ... کی روایت کردہ روایات میں سے اکثر روایات کی سند میں کافی حد تک واقعہ کے آخری راوی تک قابل اعتماد ہیں لیکن... واقعہ کا آخری راوی نہ تو واقعہ جمل میں شریک تھا اور نہ اس نے واقعہ جمل کے شرکاء تک سند پہنچائی۔ بعض شارحین حدیث نے واقعہ کے آخری راوی تک سند کے صحیح ہونے کی بنیاد پر اس راوی کی روایت کے صحیح ہونے کا فیصلہ کر دیا حالانکہ یہ فیصلہ صحیح نہیں تھا۔ ہم نے ایسی تمام روایتوں کو جو شرکائے جمل تک نہیں پہنچتیں مسترد

کر دیا(واقعہ جمل : ص ۵)۔

④ ابو داوٗد کی "خلیفہ" والی حدیث

① تلزم جماعة المسلمین واما مهم (صحیح بخاری وصحیح مسلم)،ان کان لله تعالیٰ خلیفة فی الارض... فاطعه (ابو داؤد) ان دونوں جملوں میں سخت اختلاف ہے۔ اعتراض کرنے والے ہمیں بتائیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کون سے الفاظ ارشاد فرمائے تھے۔ظاہر ہے کہ ان دونوں میں سے ایک ہی جملہ صحیح ہو سکتا ہے اور وہ وہی ہو سکتا ہے جو صحیح حدیث میں ہے۔اگر یہ کہا جائے کہ دونوں جملے ارشاد فرمائے تھے تو یہ قطعاً بے ثبوت ہے...اگر ابو داوٗد کی حدیث کو صحیح مان لیا جائے اور احادیث کے مختلف الفاظ کو بھی صحیح مان لیا جائے تو حدیث مضطرب المتن ہو گی یعنی متناً ضعیف ہو گی...ابو داوٗد کی حدیث کو کسی نے صحیح نہیں کہا...اس کا متن صحیحین کی حدیث کے خلاف ہونے کی وجہ سے معلول ہے اور ساقط الاعتبار ہے...ہم تو صحیحین کی حدیث کو حجت سمجھتے ہیں اور ابو داوٗد کی حدیث کو سنداً ضعیف اور متناً معلول سمجھتے ہیں(حدیث "تلزم جماعة المسلمین واما مهم" اعتراض اور جواب : ص ۴،۵،۷)۔

② صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں لفظ "امام" ہے اور ابو داوٗد میں لفظ "خلیفہ" ہے تو یہ بتائیے کہ رسول اللہ ﷺ نے کون سا لفظ اپنی زبان اقدس سے ادا فرمایا تھا۔یقیناً وہی لفظ ادا فرمایا ہو گا جس لفظ پر صحیح بخاری اور صحیح مسلم متفق ہیں...ابو داوٗد کی حدیث صحیحین کی حدیث کے خلاف ہونے کی وجہ سے معلول ہے اور مختلف متون ہونے کی وجہ سے مضطرب ہے(الجماعة القدیمہ : ص ۱۹)۔

③ کیا ان طرق کے الفاظ یکساں ہیں یا مختلف ؟اگر مختلف ہیں تو یہ ثابت کیجئے کہ یہ تمام الفاظ رسول ﷺ نے اپنی زبان مبارک سے ادا فرمائے تھے۔اور اگر آپ ثابت نہ کر سکیں اور آپ ہر گز ثابت نہیں کر سکیں گے تو حدیث کا متن مختلف ہونے کی وجہ سے مضطرب ہو جائے گی اور حدیث متناً ضعیف ہو جائے گی(جماعت المسلمین پر اعتراضات اور انکے جوابات : ص ۱۵)۔

④ ابو داوٗد کی خلیفہ والی اس حدیث کو امام حاکم اور امام ذہبی نے صحیح کہا لیکن ان کی تصحیح فن حدیث کے خلاف ہے لہٰذا نہیں مانی جائے گی۔ابو داوٗد کی خلیفہ والی حدیث مندرجہ ذیل وجوہ کی بناء پر ضعیف ہے :۔(۱) راوی کا نام بدلتا رہتا ہے۔(۲) سبیع صرف مقبول راوی ہے لہٰذا اس کی روایت

اعلیٰ درجہ کے ثقہ راویوں کے مقابلہ میں شاذ ہوگی اور شاذ روایت مردود ہوتی ہے۔(۳)ابو داؤد کی مختلف سندوں سے بیان کردہ احادیث کے متون مختلف ہیں لہٰذا یہ حدیث مضطرب المتن ہوئی اور مضطرب المتن حدیث ضعیف ہوتی ہے۔(۴)ابو داؤد کی یہ حدیث معلول ہے کیونکہ اس کا متن صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی متفق علیہ حدیث کے متن کے خلاف ہے(ابو داؤد کی خلیفہ والی حدیث ضعیف ہے: ص۶)۔

⑤ مسند احمد کی ''اسمآء'' والی حدیث

① فادعوا بدعوی...(الترمذی)، فادعوا المسلمین باسمائھم...(مسند احمد): بتائیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ''دعوی'' فرمایا تھا یا ''اسمآء'' ؟ کیا موصوف اس کا جواب دے سکتے ہیں؟ بہر حال ہم نے صحاح ستہ کی کتاب ترمذی پر بھروسہ کیا اور ''اسمآء'' کو کسی راوی کی غلطی شمار کیا(عبداللہ صاحب داناپوری کی علمی تنگ دامانی: ص ۶، ۷)۔

② اگر ایک ہی حدیث مختلف الفاظ سے مروی ہو تو وہ مضطرب المتن ہوگی یا نہیں اور کیا مضطرب المتن حدیث متناً ضعیف نہیں ہوتی؟ عبداللہ صاحب یہ بتایئے کہ یہ مختلف الفاظ جو مختلف سندوں سے مروی ہیں ان میں سے کس سند کے الفاظ حقیقتاً رسول اللہ ﷺ کے الفاظ ہیں۔ عبداللہ صاحب آپ ہرگز نہیں بتا سکیں گے تو پھر ایسی حدیث پیش کرنے سے کیا فائدہ؟(الجماعۃ القدیمہ: ص ۱۵)۔

③ معترضین کا یہ کہنا کہ مسلمین، مومنین، عباداللہ تینوں سمّٰکم کے مفعول بہ ہیں صحیح نہیں اس لئے کہ قرآن مجید یا حدیث شریف کسی میں یہ الفاظ نہیں ہیں:۔(۱)ھو سمکم المومنین،(۲) ھو سمکم عبا داللہ، اگر ہے تو بتائیں کس جگہ ہے...ترمذی کی حدیث میں ''دعویٰ'' ہے۔ مسند احمد کی حدیث میں ''اسم'' یا ''اسماء'' ہے۔ سوال یہ ہے کہ ان تین لفظوں: ''دعویٰ''، ''اسم'' یا ''اسماء'' میں سے کونسا لفظ رسول اللہ ﷺ کی زبان اقدس سے نکلا تھا۔ پہلے انہیں چاہیے کہ یہ چیز ثابت کریں۔ ہم ترمذی کی حدیث کو اسلئے ترجیح دیتے ہیں کہ ''ترمذی'' اپنے مولف تک متواتر ہے۔ داخل نصاب ہے۔ مسند احمد متواتر نہیں ہے اور نہ داخل نصاب ہے۔ دوسرے یہ کہ "ھو سمکم المومنین" یا "ھو سمکم عبا داللہ" قرآن مجید میں کہیں نہیں ہے لہٰذا یہ دونوں اسم نہیں ہو سکتے(مراسلہ مسعود احمد صاحب بنام سید الیاس شاہ صاحب امیر جماعت المسلمین رجسٹرڈ پشاور شاخ، ۱۵ رمضان ۱۴۱۳ھ: ص ۵، ۶)۔

⑥ سکتات امام

① ہر شخص کو جو امام بنے دو سکتے کرنے چاہئیں... مقتدیوں کو امام کے سکتوں میں سورۂ فاتحہ پڑھنی چاہیے... صحابہ کرام کے درمیان اس بات میں کوئی اختلاف نہیں تھا کہ مقتدی سورۂ فاتحہ امام کے سکتہ میں پڑھے... امام کے سکتوں میں مقتدی کا سورۂ فاتحہ پڑھنا رسول اللہ ﷺ، صحابہ کرام اور محدثین عظام سے تسلسل کے ساتھ ثابت ہے (مقتدی کی قرأت فاتحہ اور امام کے سکتات: ص ۵، ۸، ۱۰)۔

② امام پر لازم ہے کہ وہ سکتے کرے... ان سکتوں کی رعایت برائے مقتدیان اللہ کے رسول کی سنت ہے اور ہم اس پر عمل کرتے ہوئے فخر کرتے ہیں اور جو مقتدیوں کی رعایت نہ کرے، یعنی مقتدیوں کی قرأت کیلئے سکتہ نہ کرے اسے بدعتی سمجھتے ہیں (تلاش حق: ص ۱۸۱)۔ بدعت کفر ہے... بدعت شرک ہے... بدعتی بے ایمان ہوتا ہے (بدعت: ص ۷، ۸، ۱۰)۔

③ محدثین اسی چیز کے قائل ہیں کہ امام کے سکتات میں سورۂ فاتحہ پڑھی جائے... تمام اہلحدیث یعنی تمام اہل علم یا محدثین امام کے سکتات کو صحیح مانتے ہیں لیکن آج کل کے لوگ جو بے علم ہوتے ہوئے بھی اہلحدیث کہلاتے ہیں وہ کہتے ہیں امام کے سکتات کا ثبوت نہیں لہٰذا نہ امام دو سکتے کرے اور نہ مقتدی سکتوں میں پڑھے... جو لوگ امام کے سکتوں میں سورۂ فاتحہ نہیں پڑھتے بلکہ امام کے ساتھ ساتھ پڑھتے رہتے ہیں وہ قرآن مجید کی بھی خلاف ورزی کرتے ہیں اور حدیث شریف کی بھی خلاف ورزی کرتے ہیں (امام کے دو سکتے: ص ۱۱، ۱۲، ۱۶)۔

④ امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ سکتہ میں پڑھنے کی نہ کسی نے مخالفت کی اور نہ ممانعت (تحقیق صلاۃ: ص ۱۴۵، ۱۴۶)۔ کیا اب بھی رسول اللہ ﷺ کی پیروی کا دعویٰ کرنے والے سکتوں کی سنت کا احیاء نہیں کریں گے اور تاویلات باطلہ سے حدیثوں کو رد کرتے رہیں گے۔ میدان محشر میں نہ اپنا خود ساختہ نظریہ کام آئے گا اور نہ اپنا مذہب (امام کے دو سکتے: ص ۲۴)۔

⑦ رفع الیدین

① رفع یدین فرض ہے (تلاش حق: ص ۷۸ تا ۸۰، رفع یدین فرض ہے: ص ۳۱، ۳۲)۔ تمام صحابہؓ رفع یدین کرتے تھے... رفع یدین تو بلا استثناء سب ہی صحابہؓ کرتے تھے... یہ ایک حقیقت ہے کہ کسی بھی صحابی

سے ترک رفع ثابت نہیں... صحابہ کرامؓ میں سے تو کسی ایک صحابی سے بھی ترک رفع ثابت نہیں... امام بخاریؒ لکھتے ہیں (سفیان) ثوری، وکیع اور بعض کوفی رفع یدین نہیں کرتے تھے (جزء رفع الیدین) سفیان ثوری اور وکیع بھی کوفی ہیں، گویا رفع یدین نہ کرنے والے صرف کوفی ہیں اور کوئی نہیں... ثابت ہو گیا کہ... تمام صحابہؓ رفع یدین کرتے تھے اور علماء تابعین و تبع تابعین بھی رفع یدین کرتے تھے۔ سوائے اہل کوفہ کے اس میں اور کسی کو اختلاف نہیں تھا۔ اہل کوفہ وغیرہ کی یہ کوشش رہی کہ صلوۃ کا طریقہ سنت کے مطابق باقی نہ رہے (صلوۃ المسلمین: ص ۲۱۷، ۴۵۴، ۴۵۶، ۴۵۸، ۴۶۴، ۴۶۵)۔

(۲) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ رفع یدین کرتے تھے (تحقیق صلاۃ: ص ۲۵۶)۔ امام مالک رفع یدین کرتے تھے (سوالات کے جوابات از مسعود احمد صاحب، ۳ رمضان ۱۴۱۱ھ: ص ۲)۔ امام مالک بھی رفع یدین کرتے تھے اور تمام محققین بھی رفع یدین کرتے تھے (تحقیق صلاۃ: ص ۱۸۸)۔ امام ابو حنیفہؒ بے شک ترک سنت کے گنہگار تھے بشر طیکہ رفع الیدین کی حدیث انہیں صحیح سند سے پہنچی ہو (المسلم نمبر ۸: ص ۴۵)۔

(۳) سجدوں میں رفع یدین کرنا اور ہر تکبیر پر رفع یدین کرنا، یہ احادیث اسلئے متروک العمل ہیں کہ یہ شذوذ، منقطع، ضعیف اور باطل اسناد سے مروی ہونے کی وجہ سے محدثین نے ان احادیث کو باطل قرار دے کر کالعدم کر دیا (تحقیق صلاۃ: ص ۱۸۶)۔ امام بخاری کا منشاء یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے تو سجدوں کے درمیان رفع یدین ثابت نہیں تو صحابی کے فعل پر عمل کیسے ہو سکتا ہے یعنی امام بخاری کے نزدیک سجدوں کے رفع یدین کے سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث ثابت نہیں لیکن ہمارے زمانہ کے قائلین رفع امام بخاری کا فیصلہ تسلیم نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سجدوں میں رفع یدین ثابت ہے۔ فیا للعجب! اب ہم کس کی مانیں۔ امام بخاری کی یا قائلین رفع کی... الغرض سجدوں میں رفع یدین کرنا کسی صحیح، صریح اور مرفوع حدیث سے ثابت نہیں (سجدوں میں رفع یدین ثابت نہیں: ص ۱۴، ۱۵)۔

☆☆☆☆☆☆

باب پنجم

(۱) فرقہ بندی اور فرقہ کی تعریف

(۱) لغوی اعتبار سے فرقہ آپ جسے چاہے کہہ لیں، لیکن اصطلاحی لحاظ سے فرقہ وہ ہے جس نے اصل راستہ سے افتراق کیا، اپنے مذہب کیلئے علیحدہ اصول و فروع بنائے۔ اپنی کتابیں علیحدہ بنالیں، اپنا فرقہ وارانہ نام بھی علیحدہ رکھ لیا۔ کسی شخص مخصوص کو خود اپنا امام بنا کر اس کو منتہائے نظر سمجھ لیا۔ قرون اولیٰ میں جس چیز کو سرچشمہ ہدایت سمجھا گیا تھا اس سے قطع نظر کر کے اپنے امام یا کسی عالم کے اقوال و افعال کو سرچشمہ ہدایت سمجھ لیا (فرقوں سے علیحدگی ضروری ہے: ص ۲)۔

(۲) فرقہ بندی کی ابتداء اللہ پرستی چھوڑنے، نبی کی تعلیمات سے منہ موڑنے اور شخصیت پرستی اختیار کرنے سے ہوتی ہے۔ کسی شخص سے عقیدت جب غلو کی حد تک پہنچ جائے یعنی جب اس کے قول اور فعل کو حق بلکہ معیار حق سمجھ لیا جائے تو پھر یہ عقیدت شخصیت پرستی کے مترادف ہے... شخصیت پرستی اختلاف و افتراق کی اصل ہے۔ اسی سے فرقہ بندی کی ابتداء ہوتی ہے اور اسی سے فرقہ بندی کی حفاظت ہوتی ہے۔ یہی ضد اور ہٹ دھرمی کا باعث ہے اور اسی کی وجہ سے حق کا انکار کیا جاتا ہے... فرقہ بندی بغیر اختلاف کے وجود میں نہیں آتی... الغرض اختلاف کی وجہ سے فرقہ بندی پیدا ہوتی ہے (دعوت حق: ص ۴، ۱۰، ۱۴، ۱۷)۔

(۳) اصطلاح شرع میں فرقہ اس گروہ کو نہیں کہتے جو اصل راستے پر گامزن رہا ہو یعنی جو گروہ اس راستے پر قائم ہو جس راستے پر اللہ کے رسول ﷺ نے امت کو چھوڑا تھا وہ فرقہ نہیں ہوگا... دین میں فرق کرنے سے فرقہ بنتا ہے (جماعت المسلمین پر اعتراضات اور انکے جوابات: ص ۲۶، ۳۶)۔

(۴) لغوی اعتبار سے موجودہ فرقے جماعت ہی کہے اور کہلائے جاتے ہیں لیکن اصطلاحی اعتبار سے ان پر جماعت ہونے کا اطلاق ہرگز نہیں ہوتا اس لئے کہ وہ قرآن و سنت کے عقیدے پر جمع نہیں ہوئے انہوں نے اصل راستے سے افتراق کیا۔ قرآن و سنت سے ہٹ کر علیحدہ قواعد و اصول وضع کیے۔ چار اماموں کی شاگردانہ نسبتوں کی بنیاد پر چار مذہب قائم کیے۔ انہوں نے (الیوم اکملت لکم دینکم) کے صریح عقیدے و ایمان کو بالائے طاق رکھدیا۔ اپنے خود ساختہ اماموں کو

قیامت تک کے لئے واجب الاتباع سمجھ لیا۔ان کے ناموں سے منسوب اقوال اور فتوؤں کو اور علماء کے قیاسات ،اجتہادات اور تدقیقات کو بھی دین سمجھ لیا۔گویا اہل مذاہب کے نزدیک دین کامل ہوتے ہوئے بھی کامل نہیں تھا...بتایئے قرون اولی میں کوئی صحابیؓ ، حنفی ،شافعی ،مالکی، حنبلی اور اہلحدیث تھایا آپ کے ان ناموں سے منسوب کوئی جماعت تھی(المسلم نمبر۵ :ص۴۱،۴۲)۔

⑤ مسلم کے وصف بیان کئے جاسکتے ہیں لیکن کسی وصف کو فرقہ وارانہ امتیازی نام کی حیثیت دینا فرقہ واریت کو جنم دینا ہے... فرقوں کو ختم کرنے کیلئے فرقہ وارانہ ناموں کو پہلے ختم کرنا ہوگا(جماعت المسلمین کے متعلق غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ :ص ۱۳،۱۴)۔امتیازی نام سے فرقہ بنتا ہے اور فرقہ بندی شرک اور حرام ہے(مراسلہ مسعود احمد صاحب بنام گل خطاب احمد صاحب، ۲۸ محرم ۱۴۱۱ھ :ص ۲)۔فرقہ تو علیحدہ امتیازی فرقہ وارانہ نام سے بنتا ہے(الجماعۃ :ص ۶۰)۔ قرآن وحدیث کی رو سے ایمان والوں کا بس صرف ایک ہی نام ہے یعنی مسلم۔اور یہ کہ دوسرے تمام نام فرقہ وارانہ نام ہیں۔یہ نام ان فرقوں نے خود رکھ لئے ہیں، قرآن وحدیث سے ان ناموں کا کوئی ثبوت نہیں(اپنے فرقہ وارانہ ناموں کا ثبوت دیجئے، آخری قسط :ص ۲)۔

⑥ تقلید کی وجہ سے فرقہ بندی پیدا ہوتی ہے(تلاش حق :ص ۱۹۳)۔

⑦ امت میں مختلف فرقے جو اس وقت پائے جاتے ہیں ان کا اصل سبب فتوے اور قیاسات ہیں(توحید المسلمین :ص ۲۷۸)۔

⑧ جماعت المسلمین کے علاوہ تمام جماعتیں فرقے ہوں گی(تکبیر کا تکبر :ص ۳)۔

② فرقہ بندی، فرقہ پرست اور فرقوں کی حیثیت

① ولا تکونوا من المشرکین ٥من الذین فرقوا دینھم وکانوا شیعا...یعنی "مشرکین" سے کلیتاً وہ لوگ مراد ہیں "جنہوں نے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور فرقے فرقے بن گئے"۔ان آیات سے ثابت ہوا کہ فرقہ بندی شرک ہے اور فرقہ پرست شرک کے مرتکب ہیں (توحید المسلمین :ص ۳۲۶)۔

② اکفرتم بعد ایمانکم میں انہی لوگوں کی طرف اشارہ ہے جن لوگوں نے فرقے بنائے اور کھلے دلائل آنے کے بعد بھی اختلاف پر جمے رہے گویا وہ ایمان لانے کے بعد کفر کے مرتکب ہوئے...الغرض سورۂ روم اور سورۂ آل عمران کی مندرجہ بالا آیات سے ثابت ہوا کہ فرقہ بندی کا

نتیجہ شرک بھی ہے اور کفر بھی (اسلام میں فرقے نہیں : ص ۴)۔

③ فرقہ بندی شرک ہے، فرقہ بندی عذاب ہے، فرقہ بندی لعنت ہے لہٰذا فرقوں سے علیحدگی ضروری ہے (اشتہار جماعت المسلمین، مجلۃ المسلمین، دسمبر ۲۰۰۱ء : ص ۲)۔

④ فرقہ پرستی شرک ہے، کفر ہے، لعنت ہے اور عذاب ہے (تحقیق مزید میں تحقیق کا فقدان : ص ۴۴)۔

⑤ فرقہ پرستی شرک ہے... فرقہ پرستوں سے کہا جائے گا : اکفرتم بعد ایمانکم (کیا تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا) گویا فرقہ پرستی کفر ہوئی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ فرقہ پرستی شرک بھی ہے اور کفر بھی (وقار علی صاحب کا خروج : ص ۷)۔

⑥ ہم فرقہ بندی کو حرام سمجھتے ہیں (ہمارے عقائد : ص ۶)۔

⑦ اسلام میں فرقے نہیں اور فرقوں میں اسلام نہیں (شریعت بل اسلام کے مطابق نہیں : ص ۱۲)۔

⑧ فرقہ بندی اور جماعت کی تقسیم شرک ہے (فرقہ وارانہ ناموں کا ثبوت نہیں : ص ۱۰)۔

③ فرقوں سے مراد کون؟

① فرقوں سے ہماری مراد اہل سنت کے پانچ فرقے ہیں یعنی اہلحدیث، حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی (مذاہب خمسہ اور دین اسلام : ص ۱۶)۔

② تم اپنے فرقہ وارانہ نام اہلحدیث، اہل سنت، دیوبندی، بریلوی، شیعہ، سنی، وہابی، حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، جعفری، نقشبندی، سہروردی، چشتی، قادری، وغیرہ وغیرہ رکھ کر فرقوں میں کیوں تقسیم ہو گئے ہو (تمام فرقوں کے متحد ہونے کا واحد طریقہ : ص ۲)۔

③ رسول اللہ ﷺ نے تو تمام ناموں کے فرقوں سے علیحدہ ہو کر جماعت المسلمین میں شامل ہونے کا حکم فرمایا تھا تو پھر آپ لوگوں نے جمعیت اہلحدیث، متحدہ اہل حدیث، انجمن اہلحدیث، غرباء اہلحدیث، جماعت اہلسنت والجماعت، جماعت اسلامی، جمعیت علمائے اسلام، جمعیت طلباء اسلام اور جماعت شیعہ وغیرہ وغیرہ ناموں کی جماعتیں بنا کر اتنے فرقے کیوں بنا ڈالے؟ (حوالہ مذکورہ : ص ۲)۔

④ اللہ تعالیٰ نے تو اپنے ماننے والوں کیلئے ایک دین صرف دین اسلام پسند فرمایا تھا تو پھر آپ لوگوں نے مذہب یا مسلک اہلحدیث، مذہب یا مسلک حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، جعفری، مذہب سنی،

مذہب وہابی وغیرہ وغیرہ یہ مختلف مذاہب یا مسالک بنا کر امت کو اتنے فرقوں میں تقسیم کیوں کر دیا (حوالہ مذکورہ: ص ۳)۔

⑤ آپ لوگوں نے قرآن مجید اور حدیث نبوی کے ساتھ فتاویٰ اہلحدیث، فقہ حنفی، فقہ شافعی، فقہ مالکی، فقہ حنبلی، فقہ جعفری وغیرہ وغیرہ ملا کر ایک امت کو اتنے فرقوں میں کیوں تقسیم کر دیا (حوالہ مذکورہ: ص ۴)۔

⑥ جنت میں جانے والی "الجماعۃ" سے مسلمانوں کے موجودہ فرقوں میں سے کون سا فرقہ مراد ہے۔ مثلاً: (۱) جماعت اہلحدیث (۲) جمعیت اہلحدیث (۳) مرکزی جمعیت اہلحدیث (۴) جماعت شبان اہلحدیث (۵) جماعت انجمن اہلحدیث (۶) جماعت غرباء اہلحدیث (۷) اہل سنت والجماعت (۸) تبلیغی جماعت (۹) جماعت اسلامی (۱۰) تنظیم اسلامی (۱۱) جماعت اشاعت توحید والسنۃ (پنج پیری) (۱۲) جمعیت العلمائے اسلام (فضل الرحمٰن گروپ) (۱۳) جمعیت العلمائے اسلام (درخواستی گروپ) (۱۴) جمعیت العلمائے پاکستان (نورانی گروپ) (۱۵) جمعیت العلمائے پاکستان (عبدالستار نیازی گروپ) (۱۶) جماعت منہاج القرآن (۱۷) جماعت حزب اللہ (۱۸) انجمن سپاہ صحابہ (۱۹) انجمن سپاہ اہل بیت (۲۰) دیوبندیوں کی حیاتی عقیدہ کی حامل جماعت (۲۱) دیوبندیوں کی مماتی عقیدہ کی حامل جماعت (۲۲) مسعود الدین عثمانی صاحب کی توحیدی جماعت (۲۳) سلفیوں کی جماعت (۲۴) حنفیوں کی جماعت (۲۵) شافعیوں کی جماعت (۲۶) حنبلیوں کی جماعت (۲۷) مالکیوں کی جماعت (۲۸) تحریک نفاذ فقہ جعفریہ (۲۹) مختلف گدی نشینوں کی مختلف جماعتیں وغیرہ وغیرہ۔ کیا مندرجہ بالا ناموں کے فرقے رسول اللہ ﷺ کے دور میں تھے؟ رسول اللہ ﷺ مندرجہ بالا فرقوں میں سے کس فرقے کے ساتھ تعلق رکھتے تھے؟.........

"جماعت المسلمین اور ان کے امیر کے ساتھ چمٹے رہنا... تمام فرقوں سے علیحدہ رہنا" (صحیح بخاری و صحیح مسلم)۔ یہ بتایئے کہ مندرجہ بالا فرقوں میں سے کونسا فرقہ "جماعت المسلمین" ہے تاکہ حکم رسول ﷺ کے مطابق اس سے اور اس کے امیر سے چمٹا جائے اور بقایا جو "فرقے" ہیں ان سے حکم رسول ﷺ کے تحت علیحدہ رہا جائے؟ (سوالنامہ: شائع کردہ جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی)۔

⑦ اہل قرآن، اہلحدیث، حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، خارجی، شیعہ، نقشبندی، سہروردی وغیرہ نام کا کوئی فرقہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں نہیں تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں بس ایک

جماعت تھی اور وہ جماعت المسلمین تھی (دعوت حق: ص ۲۳)۔

⑧ جماعت المسلمین کے علاوہ تمام جماعتیں فرقے ہوں گی (تکبیر کا تکبر: ص ۳)۔ جماعت المسلمین کے علاوہ باقی سب فرقے ہیں (مجلہ المسلمین، دسمبر ۲۰۰۱ء: ص ۲)۔

⑨ چار سو سال تک کسی فرقے کا وجود نہ تھا (المسلم نمبر ۱۱: ص ۳۳)۔

④ کیا یہ فرقے الجماعۃ میں شامل ہیں؟

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:۔ یہ امت ۷۳ اجزاء میں تقسیم ہو جائے گی۔ ۷۲ دوزخ میں جائیں گے اور ایک جنت میں اور وہ (جزء) "الجماعۃ" ہو گا۔ (ابو داؤد)... معلوم ہوا کہ ۷۲ اجزاء "الجماعۃ" میں شامل نہیں ہوں گے... حدیث سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ ۷۲ اجزائے امت یعنی ۷۲ فرقے الجماعت یعنی جماعت المسلمین میں شامل نہیں ہیں۔ اب جو شخص جو نتیجہ نکالنا چاہے نکال لے... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ۷۲ فرقے امت میں تو شامل ہوں گے یعنی امت کا جزء تو ہونگے لیکن "الجماعۃ" کا جزء نہیں ہوں گے... حدیث کی رو سے فرقے الجماعۃ میں شامل نہیں ہوتے (الجماعۃ: ص ۹، ۱۰، ۲۹، ۶۰)۔

⑤ کیا یہ فرقے امت مسلمہ میں شامل ہیں؟

① امت میں تو بے شک شامل ہیں لیکن امت مسلمہ میں شامل نہیں (وقار علی صاحب کا خروج: ص ۶)۔

② امت میں ہونے سے مسلم ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ امت میں تو منافقین بھی شامل ہیں "فیھا منافقوھا" تو کیا منافق مسلم ہیں؟ (مراسلہ مسعود احمد صاحب بنام عمران رشید صاحب، ۲۱ شوال ۱۴۱۱ھ: ص ۲)

⑥ کیا یہ فرقے مسلم ہیں؟

① اگر آپ یہ کہیں کہ یہ فرقہ پرست مسلم ہیں یہ بھی جماعت المسلمین ہیں تو آپ کا یہ استدلال احادیث کے خلاف ہو گا۔ یہ تمام فرقے ہیں اور جماعت المسلمین کے سخت مخالف ہیں (ایک معترض کی غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ: ص ۹)۔

② رسول اللہ ﷺ فرقوں کو "مسلم" نہیں کہتے۔ تلزم جماعۃ المسلمین اور فاعتزل تلک الفرق کلھا ایک ہی حدیث میں ہیں۔ ایک جماعت کو اللہ کے رسول ﷺ نے مسلمین کہا اور باقی سب کو فرقے۔ اس سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ فرقے "مسلم" نہیں ہیں (اظہار حقیقت نمبر ۱، از مسعود احمد

صاحب: ۲۵ رجب ۱۴۱۶ھ)۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں "مسلم" نہیں کہا، ہم بھی یہی کہتے ہیں (اظہار حقیقت نمبر ۳، از مسعود احمد صاحب، ۱۵ رمضان ۱۴۱۶ھ: ص ۲)۔

(۳) اگر ان فرقوں کو بھی مسلم مانا جائے تو پھر کئی جماعت المسلمین بن جائیں گی ... رسول اللہ ﷺ نے صرف ایک کو جماعت المسلمین کہا۔ باقی سب کو فرقے کہا (مراسلہ مسعود احمد صاحب بنام ضیاء الرحمٰن صاحب، ۳ رجب ۱۴۱۳ھ: ص ۳)۔

(۴) اسلام میں فرقے نہیں اور فرقوں میں اسلام نہیں... فرقہ بندی سے علیحدگی اختیار کریں اور "مسلم" بن جائیں (متفرق مضامین: ص ۳۴)۔

(۵) ہم فرقہ واریت سے تائب ہو کر مسلم ہو چکے ہیں... اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم ۱۳۹۵ھ میں اللہ تعالیٰ کی بنیاد ڈالی ہوئی جماعت المسلمین میں شامل ہو گئے ... فرقہ واریت سے تائب ہو کر آدمی "مسلم" بنتا ہے (جماعت المسلمین کے متعلق غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ: ص ۲، ۵)۔

(۶) دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے فرقوں میں تقسیم ہو جانے والے مشرک ہیں (تفسیر قرآن عزیز، سورہ روم، تفسیر آیت نمبر ۳۲: ۸۲۶/۷) مشرکین سے کلیتاً وہ لوگ مراد ہیں "جنھوں نے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور فرقے فرقے بن گئے" (توحید المسلمین: ص ۳۲۶)۔

(۷) اسلام کو چند ہی صدیاں گذری تھیں کہ امت کئی فرقوں میں بٹ گئی۔ ہر فرقہ نے اپنا مذہب الگ بنالیا اور دین اسلام کو پس پشت ڈال دیا۔ ہم اس کتابچہ میں ان فرقوں کو نظر انداز کرتے ہیں جن کا اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں سمجھا جاتا، ہم تو اس وقت ان فرقوں کا ذکر کر رہے ہیں جو اسلام کے قریب مانے جاتے ہیں حالانکہ وہ بھی قریب نہیں ہیں۔ ان فرقوں سے ہماری مراد اہل سنت کے پانچ فرقے ہیں یعنی اہل حدیث، حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی (مذاہب خمسہ اور دین اسلام: ص ۱۶)۔

(۸) اعتراض:- جماعت المسلمین اور تمام فرقے امت مسلمہ میں شامل ہیں۔

جواب (مسعود احمد صاحب):- امت میں تو بے شک شامل ہیں لیکن امت مسلمہ میں شامل نہیں۔ امت مسلمہ اور جماعت المسلمین ایک ہی چیز ہے۔ امت مسلمہ جماعت المسلمین ہے اور جماعت المسلمین امت مسلمہ ہے۔ یہ دو چیزیں نہیں ہیں (وقار علی صاحب کا خروج: ص ۶)۔

(۹) فرقہ بنانے فرقوں میں شامل ہونے سے رسول اللہ ﷺ سے تعلق ختم ہو جاتا ہے... کلمہ گوؤں نے اللہ کے اس حکم کے خلاف دین کے ٹکڑے ٹکڑے کر لئے اپنی فقہ الگ الگ کر لیں اپنے

مسلک و مذاہب الگ الگ بنا لئے۔ مساجد اور مدرسے سب الگ الگ کر لئے۔ امت واحدہ کو امت متفرقہ بنادیا۔ لہذا اللہ تعالی سے بھی تعلق ختم اور رسول اللہ ﷺ سے بھی تعلق ختم ... فرقوں کو اللہ تعالی کی مدد حاصل نہیں ... اللہ تعالی کو کیا پڑی کہ اس کے پسندیدہ دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دینے والے فرقوں کی مدد کرے ... فرقہ بندی فرقہ بنانا فرقہ میں شامل ہونا شرک ہے ... فرقوں کا تعلق نہ رسول اللہ ﷺ سے رہتا ہے اور نہ اللہ تعالی سے ... فرقہ بندی فرقوں میں شامل ہونا، فرقہ کے ساتھ وابستگی رکھنا اسی کی فقہ پر چلنا یہ سب شرک ہے ... اگر ہم مسلم ہیں تو مسلم حنفی کیوں کہلاتے ہیں کیا حنفی کہلانا باعث فخر ہے۔ صحابہ نے تو اپنے نام کے آگے محمدی تک نہیں لگایا ... اللہ اور رسول ﷺ پر ایمان لانے والا مسلم ہوتا ہے اس کا نہ کوئی مذہب ہوتا ہے، نہ مسلک، نہ مکتبہ فکر، نہ کوئی علیحدہ فقہ ہوتی ہے۔ اس کا تو صرف دین ہوتا ہے جو قرآن و حدیث میں مکمل ہے ... اسلام میں فرقہ بندی کی وجہ سے نہ تو اللہ سے تعلق رہتا ہے نہ محمد رسول اللہ ﷺ سے۔ یہ شرک بھی ہے اور کفر بھی (المسلم نمبر ۱۱، عیدالاضحیٰ ۱۴۱۶ھ : ص ۲۸ تا ۳۳)۔

⑩ سوال : دعوت میں مخالفین کو یہ کہنا کہ ہم تو قرآن و حدیث پیش کرتے ہیں لوگ اپنی طرف لیں تو ہمارا کیا قصور حالانکہ جماعت میں آنے کے بعد مجھے واضح طور پر معلوم ہو گیا کہ آپ ان کو قرآن و حدیث نہیں سناتے بلکہ غیر مسلم ہی سمجھتے ہیں۔

جواب (مسعود احمد صاحب) : اگر سمجھیں تو کوئی بعید از دلیل بھی نہیں ۔ تلزم جماعة المسلمين واما مهم۔ ایک جماعت تو ہوئی مسلمین۔ باقی رہے فرقے۔ یہ فرقے بھی اگر جماعت المسلمین ہی ہیں تو پھر تلزم جماعۃ المسلمین بے معنی بات ہو کر رہ جائے گی (مراسلہ مسعود احمد صاحب، بنام ضیاء الرحمن صاحب، ۱۶ شوال ۱۴۱۳ھ : ص ۳)۔

⑪ سوال نمبر ۱ : اگر آپ ہی مسلم ہیں تو کیا ہم کافر یا غیر مسلم کے زمرے میں آتے ہیں وضاحت فرمائیں؟

جواب نمبر ۱ (از مسعود احمد صاحب) : ہم کسی کو غیر مسلم یا کافر نہیں کہتے ہاں ہم یہ ضرور کہتے ہیں کہ حق اور ہدایت صرف ہمارے پاس ہے اور جس کے پاس ہدایت ہو اسی کو مسلم کہا جاتا ہے سوال یہ ہے کہ آپ ہدایت کو کیوں قبول نہیں کرتے۔

سوال نمبر ۲ : خانہ کعبہ کے پیش امام کو آپ مسلمان سمجھتے ہیں یا نہیں اگر آپ انہیں مسلمان

سمجھتے ہیں تو ان کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھی؟ (سوال نمبر ۳) آپ ساری امت محمدیہ کو غیر مسلم سمجھتے ہیں اور مکہ اور مدینہ کے لوگوں کو اور وہاں کے امام کو بھی غیر مسلم سمجھتے ہیں اور نبیؐ نے یہ فرمایا کہ مکہ میں جو آدمی نماز پڑھے اسکو ایک لاکھ نماز کا ثواب ملے گا مگر بیت اللہ کا پیش امام غیر مسلم ہے تو ثواب کیسے ملے گا؟

جواب نمبر ۲ (از مسعود احمد صاحب) : میں نے نماز اس لئے نہیں پڑھی کہ وہ ایک فرقے میں شامل ہیں جو اپنے آپ کو حنبلی کہتے ہیں۔ (جواب نمبر ۳، از مسعود احمد صاحب) جو شخص اپنے ایمان کو قیمتی سمجھتا ہے وہ اپنے ایمان کو بچا کر رکھتا ہے۔ آپ ان سے پہلے یہ کہلوائیں کہ وہ کسی فرقے میں نہیں ہیں اور فقط مسلم ہیں اگر ہم پھر بھی نماز نہ پڑھیں تو ہمارا قصور ہے ورنہ نہیں (جماعت المسلمین پر اعتراضات اور ان کے جوابات : ص ۴۶، ۴۸، ۴۹)۔

⑫ الحمد للہ تبلیغ اسلام کی رفتار کافی تیز ہو گئی ہے۔ کافی آدمی اسلام قبول کر کے مسلم بن رہے ہیں لیکن جیسے ہی وہ مسلم بننے کا اعلان کرتے ہیں آزمائش میں مبتلا ہو جاتے ہیں.... غرض یہ کہ بعض نو مسلمین کو بڑی دشواری پیش آرہی ہے (مراسلہ مسعود احمد صاحب : کمیٹی برائے اعانت مصیبت زدگان، ۲۰ ذوالقعدہ ۱۴۱۱ھ : ص ۱)۔

⑬ جماعت المسلمین کے زیر اہتمام تبلیغ اسلام کے نتیجہ میں لوگوں کے اسلام قبول کرنے کی مسلسل خبریں آتی رہتی ہیں، الحمد للہ۔ قبول اسلام کے نتیجے میں بعض نوجوانوں کو گھر سے نکال دیا جاتا ہے، بعض لوگ بے روزگار ہو جاتے ہیں، بعض عورتیں مصائب کا شکار ہوتی ہیں مثلاً : تحصیل نوشہرہ کے ایک مستند دیوبندی عالم لطیف اللہ صاحب پر اسلام لانے کے بعد جو مصائب کے پہاڑ توڑے گئے وہ نہایت اندوہناک ہیں۔ مظالم سے نجات ملی تو اب وہ تبلیغ میں مصروف ہیں۔ وہ لکھتے ہیں : "میرے گاؤں میں دو تین آدمی اور مسلم ہو گئے ہیں... میرا بھتیجا بھی مسلم ہو گیا ہے پورے قرآن مجید کا حافظ ہے...." متعلم میاں نذر اللہ لکھتے ہیں : "میرے والد (سابق خطیب جامع مسجد اہل حدیث) نے میری بہنوں کے رشتے غیر مسلموں سے کئے تھے... میری دونوں بہنوں کو سسرال والوں نے گھر سے نکال دیا ہے...." (مراسلہ مسعود احمد صاحب بنام امراء جماعت المسلمین رجسٹرڈ : ص ۱)۔

⑭ مقلد بھی اگر اپنے امام کو عقیدتاً شارع نہ بھی سمجھے پھر بھی عملاً وہ ان کو شارع سمجھتا ہے۔ لہٰذا وہ اسی طرح مشرک ہے جس طرح کفار مکہ (التحقیق فی جواب التقلید : اشاعت پنجم ۱۹۸۸ء : ص ۶۸)۔ [لیکن

بعد کی اشاعتوں میں عبارت کا آخری حصہ تبدیل کر دیا گیا ہے].... لہٰذا وہ شرک فی التشریع کا مرتکب ہے (اشاعت نمبر ۸، ۱۹۹۳ء: ص ۶۸)۔

(۱۵) فرقہ پرستی شرک ہے... اب اگر فرقہ پرست کافر نہ بھی ہو تو فرق نہیں پڑتا اس لئے کہ کافر اور مشرک کا انجام یکساں ہے.... فرقہ پرستوں سے کہا جائے گا: اکفرتم بعد ایمانکم (کیا تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔ آل عمران ۱۰۶) گویا فرقہ پرستی کفر ہوئی نتیجہ یہ نکلا کہ فرقہ پرستی شرک بھی ہے اور کفر بھی (وقار علی صاحب کا خروج: ص ۷)۔

(۱۶) سوال (حنفی مولوی) :۔(کیا) ہم مسلمان نہیں ہیں؟ ہم کلمہ پڑھتے ہیں۔ قبلہ کی طرف منہ کرتے ہیں۔ حج کرتے ہیں۔ زکوٰۃ دیتے ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں۔ یہی عین ایمان ہے۔ ایمان کے بارے میں جو حدیثیں آئی ہیں ان کے بغور پڑھ کر دیکھ لیجئے۔ یہی ایمان ہے۔ فرائض اور سنت وغیرہ میں ہم سے کسی کو اختلاف نہیں ہے.... توحید میں بھی کوئی اختلاف نہیں ہے۔ کیا پھر بھی آپ ہم کو اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ حضورؐ کی نبوت اور رسالت پر بھی ہمارا ایمان ہے۔ پھر کس جرم میں آپ ہم کو اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ حالانکہ تقلید کرتے ہوئے بھی ہم ان ساری باتوں کے قائل ہیں اور ایمان کامل رکھتے ہیں اور ہم تقلید اسی لئے کرتے ہیں کہ ایمان سلامت رہے کوئی شخص ہمارے ایمان پر ڈاکہ نہ ڈال سکے۔ جس طرح آپ کو جماعت سے توڑ لیا گیا۔ کل کو شیعہ حضرات کی دلیلیں سن کر آپ شیعہ ہو جائیں گے۔ پرسوں قادیانیوں کی دلیلیں سن کر آپ قادیانی ہو جائیں گے (تلاش حق: ص ۱۱۷)۔

جواب (مسعود احمد صاحب) :۔ ان سب باتوں کے باوجود بھی آپ مسلم نہیں ہیں۔ اس لئے کہ آپ شرک کے مرتکب ہیں... تقلید بدعت ہے۔ یہ دین میں اضافہ ہے۔ دین میں کمی بیشی اللہ کا کام ہے کیوں کہ آپ نے تقلید کو داخل فی الدین کیا۔ اس کو واجب قرار دیا۔ لہٰذا آپ شرک کے مرتکب ہوئے (تلاش حق: ص ۱۴۱، ۱۴۲)۔

(۱۷) ماہر القادری صاحب (مدیر فاران) :۔ ”ہمارے نزدیک نواب محی الدین صاحب حنفی تھے تو بھی وہ مسلمان تھے“۔

جواب (مسعود احمد صاحب) :۔ ماہر القادری صاحب نے یہ ثابت نہیں کیا کہ مقلد مسلم ہوتا ہے۔ پھر کیسے مان لیا جائے کہ وہ حنفی تھے تو بھی مسلم تھے۔ تلاش حق میں اس بات کو ثابت کیا گیا ہے

کہ تقلید شرک ہے لہٰذا حنفیت کی وجہ سے ایمان کو جو نقصان پہنچتا ہے وہ ظاہر ہے (التحقیق فی جواب التقلید : ص ۴،۵)۔

(۱۸) (خیراتی صاحب) ہمیں مقلد جیسے لفظ سے مخاطب کر رہے ہیں یعنی جماعت المسلمین کو مقلدین کہہ کر مشرک ہونے کا فتویٰ دے رہے ہیں (ایک معترض کی غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ : ص ۳۶)۔

(۱۹) گاؤں میں میرے علاوہ کوئی بھی جماعت المسلمین کا فرد نہیں تھا... میں نے سوچا کہ میری غیر موجودگی میں جب کہ میں ملازمت میں ہوں۔ میرے بیوی بچے بہترین دیوبندی تو بن سکتے ہیں لیکن مسلم نہیں بن سکتے لہٰذا میں نے یہ فیصلہ کیا کہ مرکزی مسجد المسلمین کے قریب ہی گھر کو آباد کیا جائے... الحمد للہ اب میں مسلم ہوں اور جماعت المسلمین کا رکن ہوں (میں مسلم کیسے بنا : المسلم نمبر ۹، رمضان المبارک ۱۴۱۵ھ : ص ۲۸،۲۹)۔

(۲۰) ہر کلمہ گو رسول اللہ ﷺ کی امت میں تو شامل ہے لیکن جماعت المسلمین میں شامل نہیں... امت مسلمہ کیلئے جماعت المسلمین میں شامل ہو جانا شرط ایمان ہے (تکبیر کا تکبر : ص ۱۰،۱۱)۔

(۲۱) کئی سرغنہ اپنے اس دعویٰ کو کہ "جماعت المسلمین دوسروں کو کافر کہتی ہے" ثابت کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا چلے ہیں لیکن سوائے ناکامی کے انکے ہاتھ کچھ نہیں آیا... یہ حقیقت ہے کہ جماعت المسلمین سے چلے جانے والے کو کسی کروٹ چین نصیب نہیں ہوتا کیونکہ وہ کسی بھی فرقے میں گزارا نہیں کر سکتا بدحواسی میں اِدھر اُدھر پھرتا رہتا ہے۔ اسے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کا ماننے والا مسلم ہوتا ہے اور مسلمین کی اجتماعیت جماعت المسلمین کے علاوہ کوئی نہیں ہو سکتی... (وہ) سب فرقوں کو امت مسلمہ کا حصہ سمجھتا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ فرقوں کو جہنم کی وعید سنا چکے ہیں (المسلم نمبر ۱۱، عیدالاضحیٰ ۱۴۱۷ھ : ص ۳۶)۔

(۲۲) اگر کافر کو خط لکھے تو "سلام علیٰ من اتبع الھدیٰ" لکھے، پھر اما بعد لکھے، پھر خط کا مضمون لکھے (منہاج المسلمین : ص ۴۳۱)۔ منجانب مسعود احمد، عبداللہ وامیر جماعت المسلمین، بخدمت جناب حبیب الرحمٰن صاحب، سلام علی من اتبع الھدیٰ۔ امابعد۔ آپ کا خط پہنچا..... (مراسلہ مسعود احمد صاحب بنام حبیب الرحمٰن صاحب، ۲۶، ربیع الآخر ۱۴۰۶ھ)۔

(۲۳) اہل حدیث بننے کے بعد تقلید کا نشہ تو ختم ہو ہی چکا تھا لیکن خوب سے خوب تر کی جستجو میں جماعت المسلمین کی دعوت سامنے آئی اس طرح میں سنی (بریلوی) سے توحیدی (دیوبندی) اور

توحیدی سے مسلمان (اہل حدیث) اور جماعت المسلمین کی صورت میں مسلمان سے مسلم بن گیا۔ گویا کہ تقلید کے ساتھ ساتھ فرقہ بندی سے بھی نجات مل گئی (المسلم نمبر ۱۰: ص ۳۶)۔

(۲۴) خدمت جناب محترم امیر صاحب، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امابعد۔ الحمد للہ! تمام تعریفیں اللہ رب العزت کیلئے ہیں کہ اس نے مجھے اسلام قبول کرنے کی توفیق دی اور فرقہ وارانہ مذاہب سے بچالیا اور ایمان کی لازوال دولت سے مالامال کر کے مسلم ہونے کا شرف عطا کیا۔ مجھے تقریباً ایک سال ہونے کو ہے جب میں جماعت المسلمین کے نام سے واقف ہوئی۔ جماعت المسلمین کے لٹریچر کا مطالعہ کیا۔ مطالعہ کرنے کے بعد میری کیا حالت ہوئی، اس کا آپ اندازہ لگا سکتے ہیں... جب میں نے آپ کی کتابوں کا مطالعہ کیا تو میری آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں مجھے جو یہ فخر تھا کہ میں مسلمان ہوں، مسلمان گھرانے کی بیٹی ہوں اور بحیثیت مسلمان جنت ہمارا حق ہے۔ یہ تمام خوش فہمیاں ریت کا ٹیلہ ثابت ہوئیں... دوران مطالعہ آپ کی کتابیں دوسروں سے منفرد اور ممتاز نظر آئیں... اگر ذہن میں بغض حسد اور کینہ پروری نہ ہو تو میں نہیں سمجھتی کہ آپ کی کتابوں کو پڑھ کر کوئی حق کو قبول نہ کرے۔ آپ مذاہب کی دنیا پر دین اسلام کے اس روشن سورج کی مانند ہیں جس سے باطل مذہبوں کی چمک دمک ختم ہوگی... اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے آپ کے ذریعے سے ہمیں صحیح اسلام کی دولت سے نوازا۔ مذاہب کی پیچیدہ پگڈنڈیوں سے نکل کر شاہرہ اسلام پر آنے کی اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعے سے ہماری راہنمائی کی۔ اگر میں یہ سب نہ پڑھتی تو کیا میں مسلم بن سکتی تھی۔ بہت مشکل تھا... میری سب سے بڑی خواہش ہے اللہ کرے کہ آپ کی زندگی میں ہم خلافت علی منہاج النبوت قائم کرنے میں کامیاب ہو جائیں... والدین میری منگنی کر چکے ہیں۔ جہاں منگنی ہوئی ہے وہ لوگ بدعات کے دلدادہ ہیں جماعت المسلمین کے بہت بڑے مخالف تو میں کیسے وہاں اپنی شادی کی اجازت دوں جبکہ ان کے مسلم ہونے کے چانس بھی مستقبل قریب میں نظر نہیں آرہے... میرے لئے دعا کیا کریں کہ اللہ تعالیٰ یا تو میرے والدین اور بہن بھائیوں کو بھی مسلم بنادے یا پھر مجھے اس ماحول سے نجات دے دے... میری طرف سے تمام مسلم بہن بھائیوں کو سلام کہیئے گا۔ فقط آپ کی مسلم بیٹی (المسلم نمبر ۱۰، رمضان المبارک ۱۴۱۶ھ: ص ۷۳، ۷۵، ۷۶)۔

☆☆☆☆☆☆

⑦ ان فرقوں اور فرقہ پرستوں کا انجام کیا ہو گا؟

① رسول اللہ ﷺ نے آج کل کے فرقہ پرستوں کو دوزخ کی وعید سنائی ہے....رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں :-... میری امت ضرور ضرور ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ایک فرقہ جنت میں جائے گا اور ۷۲ دوزخ میں جائیں گے۔ کہا گیا اے اللہ کے رسول ﷺ وہ کون ہوں گے ؟آپ نے فرمایا وہ جماعت ہو گی۔یعنی فرقہ نہیں ہو گا...رسول اللہ ﷺ کا فرمانا "امتی" میری امت یہ جملہ کلمہ گو فرقوں پر مہر ثبت ہے (ایک معترض کی غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ : ص ۸، ۱۸، ۱۹)۔

② ۷۲ فرقے یا اجزاء جہنم میں جائیں گے ،اس لئے وہ الجماعت کے اجزاء نہیں ہو سکتے کیوں کہ جنت میں وہی لوگ جائیں گے جو الجماعت میں شامل ہوں گے (تکبیر کا تکبر : ص ۷)۔

③ حدیث سے معلوم ہوا کہ امت کے ۷۲ اجزاء دوزخ میں جائیں گے اور صرف ایک جزء جنت میں جائے گا۔حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ۷۲ اجزاء "الجماعۃ" میں شامل نہیں ہوں گے... ثابت ہوتا ہے کہ ۷۲ اجزائے امت یعنی ۷۲ فرقے الجماعت یعنی جماعت المسلمین میں شامل نہیں ہیں (الجماعۃ : ص ۱۰)۔

④ جو شخص فرقہ پرستوں کی بات مان لے گا تو فرقہ پرست اسے جہنم میں جھونک دیں گے...(جو شخص) فرقوں سے ملا جلا رہتا ہے۔ان کے ساتھ دینی کاموں میں شریک ہوتا ہے ...اس کا دوزخ میں جانا حدیث کے مطابق اس کے عمل کا نتیجہ ہے (مراسلہ مسعود احمد صاحب بنام ضیاء الرحمٰن صاحب، ۱۴ رجب ۱۴۱۳ھ : ص ۳، ۴)۔

⑤ فرقہ پرستی شرک ہے...اب اگر فرقہ پرست کافر نہ بھی ہو تو فرق نہیں پڑتا اس لئے کہ کافر اور مشرک کا انجام یکساں ہے... فرقہ پرستی شرک بھی ہے اور کفر بھی (وقار علی صاحب کا خروج. ص ۷)۔

⑥ فرقہ ناجیہ ایک ہی ہو گا جسے حدیث کے الفاظ الجماعۃ سے موسوم کیا گیا ہے باقی فرقے جہنم میں جائیں گے (مجلۃ المسلمین، جنوری ۲۰۰۲ء . ص ۲۶)۔

⑧ کیا فرقوں سے بیزار اور ان سے علیحدہ ہو کر قرآن و حدیث پر عمل کرنے والا شخص "مسلم" ہے؟

① ایسا شخص نہ قرآن مجید پر عمل کرتا ہے اور نہ حدیث پر۔ قرآن مجید میں ہے : واعتصموا

بحبل الله جمیعاً ولاتفرقوا۔اس کا عمل اس آیت پر نہیں۔حدیث میں ہے تلزم جماعة المسلمین ۔ اس کا عمل اس حدیث پر نہیں تو پھر یہ کہنا کہ وہ قرآن وحدیث پر عمل کرتا ہے صحیح نہیں(وقار علی صاحب کا خروج : ص ۸)۔

(۲) ایسا شخص دو قسم کا ہو سکتا ہے :(۱)فرقوں سے ملا جلا رہتا ہے ان کے ساتھ دینی کاموں میں شریک ہوتا ہے۔(۲)فرقوں سے دور رہتا ہے۔ان کے کسی دینی کام میں شریک نہیں ہوتا۔ پہلی قسم کا آدمی تو ظاہر ہے کہ اعتزال کے حکم پر عمل پیرا نہیں ہے۔اس کا دوزخ میں جانا حدیث کے مطابق اس کے عمل کا نتیجہ ہے۔دوسری قسم کا آدمی جماعت کے ساتھ نہ ہونے کی وجہ سے شیطان کا شکار ہے ، جاہلیت کی موت مرنے والا ہے(مراسلہ مسعود احمد صاحب بنام ضیاء الرحمٰن صاحب، ۴ رجب ۱۴۱۳ھ : ص ۴)۔

(۳) سوال یہ ہے کہ جو جماعت میں نہیں اور فرقوں سے بھی بیزار ہے تو یہ بتائیے کہ اس کا دین کیا ہے۔اس کا دین تو معلوم ہو فرقوں سے بیزار ہے تو کیا وہ بے دین ہے پہلے یہ معمہ تو حل ہو ؟اگر وہ مسلم ہے اور اس دین کو مانتا ہے جو آسمان سے نازل ہوا ہے تو اسی دین میں یہ موجود ہے کہ واعتصموا بحبل الله جمیعاً ولا تفرقوا کہ اللہ کی رسی کو سب مل کر مضبوطی سے پکڑو اور فرقے فرقے نہ ہو آخر وہ اس آیت پر عمل کیوں نہیں کرتا اگر وہ نہیں کرتا تو بظاہر وہ اس آیت کا منکر ہے اسی لئے وہ اس حکم پر عمل نہیں کرتا اور وہ اس حدیث پر عمل کیوں نہیں کرتا تلزم جماعت المسلمین یعنی جماعت المسلمین کو لازم پکڑو۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ نہ قرآن مجید پر عمل کرتا ہے اور نہ حدیث پر عمل کرتا ہے تو پھر کس کام کا مسلم ہے ؟اس کا محض فرقوں سے بیزار ہونا اس کے "مسلم" ہونے کی دلیل نہیں(جماعت المسلمین پر اعتراضات اور انکے جوابات : ص ۴۲)۔

(۹) کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ آدمی نہ تو "مسلم" ہو اور نہ "کافر"؟

آدمی یا تو "مسلم" ہوگا یا اگر "مسلم" نہیں ہوگا۔تو" کافر" ہوگا۔بیچ کا درجہ کونسا ہے کہ نہ مسلم ہو،نہ کافر؟...جو آدمی حق پر نہ ہوگا وہ گمراہ ہوگا۔جو مسلم نہ ہوگا وہ کافر ہوگا(الجماعۃ : ص ۳۳، ۴۷)۔

(۱۰) ان تمام فرقوں کے ساتھ کیا رویہ اختیار کرنا چاہیے ؟

(۱)(فی شیء)کا تقاضا یہ ہے کہ فرقوں کے ساتھ کسی بھی چیز، کسی بھی کام، کسی بھی معاملہ

میں شرکت نہ کی جائے مثلاً نہ نماز میں ان کے ساتھ شرکت کی جائے، نہ شادی بیاہ میں ان کے ساتھ معاملہ کیا جائے، نہ ان کی نماز جنازہ میں شرکت کی جائے، نہ ان کے ساتھ تبلیغ وغیرہ میں شرکت کی جائے وغیرہ وغیرہ۔ غرض یہ کہ تمام دینی کاموں میں ان سے بالکل علیحدہ رہا جائے ...اے ایمان والو، فرقوں سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھیے ان کے ساتھ کسی دینی کام میں شرکت نہ کیجئے (تفسیر قرآن عزیز، سورۃ الانعام، تفسیر آیت نمبر ۱۵۹: ۲۹۶/۴، ۳۰۰)۔

(۲) فرقوں سے دینی معاملات میں اعتزال ضروری ہے ایسا نہ ہو کہ وہ دوزخ میں جھونکے جانے کا سبب بن جائیں۔ دنیاوی معاملات میں اگر اعتزال نہ کیا جائے تو کوئی حرج نہیں سوائے اس صورت کے کہیں ان کی صحبت سے عقیدہ یا عمل خراب نہ ہو جائے (مراسلہ مسعود احمد صاحب بنام ضیاء الرحمٰن صاحب، ۴ رجب ۱۴۱۳ھ: ص ۴)۔ جنازہ کی نماز نہ پڑھنا، نکاح نہ کرنا، اس سلسلہ میں ہم مجبور ہیں۔ ہم "لست منهم في شيء" اور "فاعتزل تلك الفرق كلها" پر عمل کرتے ہیں (مراسلہ مسعود احمد صاحب بنام ضیاء الرحمٰن صاحب، ۱۶ شوال ۱۴۱۳ھ: ص ۲)۔

(۳) فرقہ بندی سے قولاً اظہار نفرت لیکن عملاً فرقوں سے خلط ملط ناقابل فہم ہے... اگر یہ لوگ واقعی فرقوں کو برا سمجھتے ہیں تو پھر ان کے ساتھ دینی روابط کیوں قائم ہیں۔ ان کے پیچھے نماز کیوں ادا کی جارہی ہے، ان کی نماز جنازہ کیوں پڑھی جارہی ہے... محض زبان سے ان کو گمراہ کہنے سے کیا فائدہ ہوگا!... حقیقی علیحدگی اختیار کر کے اپنے ایمان اور نماز کی حفاظت کیجئے (فرقوں سے علیحدگی ضروری ہے: ص ۲ تا ۴)۔

(۴) یہ ہماری جماعت کا نظریاتی فیصلہ ہے ہمیں حکم ملا ہے، فاعتزل تلك الفرق كلها، تمام فرقوں کو چھوڑ کر علیحدہ ہو جاؤ لہٰذا ہم علیحدہ ہو گئے تو ان کی نمازوں میں شریک نہیں ہو سکتے اور کس طرح شریک ہو سکتے ہیں جب کہ یہ پڑھتے ہیں فرقہ وارانہ نماز جو اسلامی نماز سے مختلف ہے (جماعت المسلمین پر اعتراضات اور انکے جوابات: ص ۳۶)۔

(۱۱) تمام فرقوں کو ختم کرنے کا واحد طریقہ

(۱) تمام فرقوں کے متحد ہونے کا ایک ہی طریقہ ہے وہ یہ کہ سب فرقہ وارانہ نام ختم کر کے اللہ تعالیٰ کا رکھا ہوا نام مسلمین رکھ لیں اور... تمام فرقوں سے علیحدہ ہو کر رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق جماعت المسلمین میں شامل ہو جائیں اور دوسروں کو بھی اسی جماعت میں شامل ہونے کی

دعوت دیں (تمام فرقوں کے متحد ہونے کا واحد طریقہ ص ۴)۔

(۲) رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایمان والوں کی جماعت کا نام جماعت المسلمین تھا اور اسی نام کی جماعت سے چمٹے رہنے کی ہدایت رسول اللہ ﷺ نے فرمائی تھی... آیئے، ایک مرکز پر جمع ہو جایئے تمام فرقوں کو ختم کر دیجئے، آپ کا کوئی نام نہ ہو سوائے مسلم کے، آپ کی کوئی جماعت نہ ہو سوائے جماعت المسلمین کے (دعوت حق: ص ۲۳، ۲۴)۔

(۳) جماعت المسلمین سے وابستگی اختیار کر کے امت متفرقہ کو امت واحدہ میں تبدیل کرنے کیلئے اس جماعت کا ساتھ دیں (مجلۃ المسلمین، مارچ ۲۰۰۲ء: ص ۱۹)۔ فرقوں سے علیحدگی ضروری ہے... لہٰذا فرقوں سے علیحدہ ہو کر جماعت المسلمین میں شمولیت اختیار کریں (المسلم نمبر ۱۱: ص ۲۷)۔

(۱۲) کیا حکومتی سطح پر مسلم موجود ہیں؟

حکومت کی سطح پر جو لوگ ہیں وہ اسلام کے وفادار نہیں۔ وہ ہر اسلامی تحریک کو کچلنے والے تو ضرور ہیں اسلام کے خیر خواہ نہیں لہٰذا حکومت کی سطح پر مسلم یقیناً معدوم ہیں (الجماعۃ: ص ۴۹)۔

(۱۳) کیا دنیا میں اس وقت کوئی اسلامی حکومت موجود ہے؟

(۱) اس ملک میں جو اسلام کے نفاذ کے وعدے اور اسلام ہی کے نام پر وجود میں آیا تھا بلکہ دنیا بھر کے نام نہاد مسلم ممالک میں کہیں بھی "الجماعۃ" یعنی منزل من اللہ دین کو قائم کرنے والی اسلامی حکومت موجود نہیں ہے (پیش لفظ جماعت المسلمین پر اعتراضات اور ان کے جوابات: ص ۲)۔

(۲) کوئی ایک ملک تو بتا دیجئے جہاں کا فرماں روا دل سے اسلام کی ترقی کا خواہشمند ہو، اسلام کا سچا وفادار ہو۔ سیاسی طور پر اسلام کا نام لینے اور سیاسی طور پر عید کی نماز پڑھنے سے اگر کوئی دہریہ خلیفہ بن سکتا ہے تو ایسے خلیفہ کو صلاح الدین صاحب ہی شرعی معنی میں خلیفہ تسلیم کر سکتے ہیں... (اسلامی ریاستوں کے بادشاہ یا صدر) ان میں سے تقریباً سب عقیدتاً نہیں تو عملاً ضرور اسلام سے بیزار ہیں۔ ان کو امیر یا خلیفہ کا لقب دینا اس لقب کی توہین ہے۔ عوام کی اکثریت بدعات، مشرکانہ رسوم، جلسے اور جلوس، اسلام کے متوازی خود ساختہ جعلی اسلام کے متبع ہیں... سعودی عرب کے متعلق شاید صلاح الدین صاحب حسن ظن رکھتے ہوں گے لیکن وہ خود جا کر دیکھ لیں کہ وہاں کیسا اسلام ہے۔ ابھی حال ہی میں سعودی حکومت کے کفر پر عربی زبان میں ایک کتاب شائع ہوئی۔ بہر

حال ان ریاستوں کے جیسے امیر ویسی ہی رعایا... ہمیں مسلم امیر چاہیے، محض مسلم نام کا امیر نہیں چاہیے (الجماعۃ: ص ۴۹، ۵۰)۔

(۱۴) کیا امت مسلمہ مختلف ملکی حدود میں تقسیم ہو سکتی ہے؟ کیا یہ تقسیم بھی فرقہ بندی کہلائے گی؟

وہ اسلام جو عالمگیر اخوت کا درس دیتا ہو اس میں ملکی حدود قائم کرنا اسلام کو خیر باد کہنے کے مترادف ہے۔ ملکی حدود کی محبت کو ایمان قرار دینا یقیناً شریعت سازی ہے۔ اس سے اسلام کی بنیادیں ہل جاتی ہیں۔ اتفاق واتحاد اور وحدت امت کا زریں اصول یکسر ختم ہو کر رہ جاتا ہیں۔ امت مسلمہ مختلف ملکی حدود میں تقسیم ہو کر عصبیت کا شکار ہو جاتی ہے۔ جتنے ملک اتنی قومیں بن جاتی ہیں۔ ایک قوم پر مصیبت آتی ہے تو دوسری قومیں تماشہ دیکھتی ہیں۔ ایک قوم پر دشمن یلغار کرتا ہے تو دوسری قومیں چین کی بنسری بجاتی ہیں بلکہ بعض اوقات دشمن سے ساز باز کر لیتی ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک ایک کر کے وہ قومیں سیاسی اعتبار سے تو کلیۃً فنا ہو جاتی ہیں البتہ دینی اعتبار سے اگر کلیۃً فنا نہیں ہوتیں تو فنا کے قریب ضرور پہنچ جاتی ہیں... لیکن وائے افسوس کہ اب تک ہم دینی فرقوں کو ہی رو رہے تھے کہ اب ہمیں ملکی وصوبائی فرقوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ دشمن کی چال کامیاب ہو گئی۔ ہمیں وطن کی محبت میں الجھا کر اسلام سے دور کر دیا... عالمگیر اخوت کا یہ اعلان تمام مسلمین کو ایک خاندان کی حیثیت عطاء کرتا ہے۔ ان کو الگ نہیں کیا جاسکتا، ان کو ملکی و وطنی طبقات میں تقسیم نہیں کیا جاسکتا۔ ملت اسلامیہ ایک وحدت ہے۔ اس کے ٹکڑے ٹکڑے نہیں کیے جا سکتے۔ اے ایمان والو، اپنے دشمن سے ہوشیار رہیے، یہ تم کو وطن پرستی کا سبق دے کر بالواسطہ تمہارے دین کو ختم کرنا چاہتے ہیں، اے ایمان والو... اپنے کو صرف مسلم کہیے اور بس۔ نہ اس سے پہلے کچھ کہیے اور نہ اس کے بعد کچھ کہیے (مجموعہ وطن پرستی ص ۱۵، ۱۷، ۱۸)۔

باب ششم
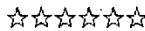
① جماعت اہلحدیث

① جماعت المسلمین اور اہلحدیث... دونوں کا اصول ایک نہیں، دوسرے یہ کہ اہلحدیث کسی خاص مسلک کے پابند ہیں، جماعت المسلمین کسی خاص مسلک کی پابند نہیں۔ جماعت المسلمین کا دین تو ہے، مسلک کوئی نہیں، معلوم نہیں کہ دین کی جگہ مسلک نے کب لی اور یہ لفظ کس کی ایجاد ہے... منزل من اللہ صرف قرآن وحدیث ہے للذا صرف قرآن وحدیث ہی اصل دین ہے کسی شخص کا اجتہاد وقیاس نہ منزل من اللہ ہے اور نہ وہ اصل دین ہے۔ بر خلاف اس کے جماعت اہلحدیث کے ہاں اصل دین چار ہیں (۱) قرآن مجید (۲) حدیث (۳) اجماع صحابہ وتابعین اور (۴) قیاس... اہلحدیث کے نزدیک مجتہدین کا اجتہاد اور قیاس بھی اسلام کی بنیاد ہے گویا اہلحدیث کے نزدیک مجتہدین کا وہ قیاس جس کا صحیح ہونا بھی یقینی نہیں اور جو زیادہ سے زیادہ ایک وقتی ضرورت پورا کرنے کیلئے واقع ہوا تھا مستقل اور دائمی قانون بلکہ ماخذ قانون سمجھا جاتا ہے۔ جماعت المسلمین کے نزدیک... مجتہدین کا اجتہاد وقیاس حجت نہیں... فرقہ بندی کو لعنت ماننے کے باوجود جماعت اہلحدیث کو تمام فرقوں کے ساتھ مل کر کام کرنے کی خواہش ہے... جماعت المسلمین میں فرقوں کے ساتھ مل کر کام کرنے کا تصور بھی کسی کے ذہن میں نہیں پایا جاتا... ہم میں اور جماعت اہلحدیث میں ایک بہت بڑا فرق یہ بھی ہے کہ ہمارا نام مسلمین ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے رکھا تھا بر خلاف اس کے جماعت اہلحدیث کا یہ نام نہ اللہ تعالیٰ نے رکھا اور نہ رسول اللہ ﷺ نے ... اہلحدیث میں تقلید موجود ہے، وہ بھی دلیل کے طور پر اپنے علماء کے قول وفعل کو پیش کرتے ہیں... جماعت المسلمین، الحمد للہ تقلید سے بالکل مبرا ہے، ہم وہی کام کرتے ہیں جو سنت سے ثابت ہیں، ہمارے ہاں قیاس ورائے سے مسئلے نہیں بنتے للذا انشاء اللہ تقلید کا گزر نہیں ہو سکتا۔ علمائے اہلحدیث بعض مواقع پر بالکل بے دلیل فتوے دیتے ہیں، بعض مواقع پر اپنے فتوے کی تائید میں ضعیف حدیث پیش کرتے ہیں اور یہ تک نہیں بتاتے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور بعض مواقع پر اپنی تائید میں کتب فقہ کی عبارتیں پیش کرتے ہیں گویا انہیں بھی حجت سمجھتے ہیں بر خلاف اس کے

جماعت المسلمین میں ایسا کوئی نہیں کرتا۔ ہم ضعیف حدیث سے استدلال نہیں کرتے، نہ ہمارا فرقہ وارانہ فقہ سے کوئی تعلق ہے، بلکہ فرقہ وارانہ فقہ کو حجت شرعیہ سمجھنا ہمارے نزدیک شرک ہے (جماعت المسلمین اور اہلحدیث میں بنیادی فرق: ص ۲ تا ۸، اشاعت جدید: ص ۲ تا ۷)۔

(۲) اہلحدیث کیونکہ امتیازی فرقہ وارانہ نام ہے لہٰذا "مسلک اہلحدیث" سے فرقہ واریت عیاں ہے... اہل حدیث کا اسلام ملاوٹی ہو چکا ہے۔ اس میں تصوف و پیری مریدی آچکی ہے، علماء کی تقلید آچکی ہے، بدعات آچکی ہیں، بدعقیدوں میں شادی بیاہ جاری ہے، بدعقیدوں کے پیچھے نمازیں پڑھی جاتی ہیں... اہلحدیث نام قرآن و حدیث میں نہیں ہے... قرآن و حدیث کی رو سے یہ نام مزید تفریق و فرقہ بندی کا ذمہ دار ہے... اہلحدیث میں تقلید موجود ہے۔ کئی گروہ بھی اہلحدیثوں میں موجود ہیں جن کے مابین عقائد میں بھی اختلاف ہے، کوئی تعویذ گنڈے کو جائز ہی نہیں بلکہ اس کا کاروبار کرتا ہے اور کوئی اسے شرک کہتا ہے، کوئی پیری مریدی کرتا ہے اور کوئی اسے بدعت کہتا ہے، کوئی تصوف کے ساتھ مسنون کا لفظ لگا کر تصوف کو مسنون قرار دیتا ہے اور کوئی اسے خلاف شرع سمجھتا ہے، کوئی امامت کا داعی اور کوئی امامت کا منکر، کسی کے ہاں ذکر کے حلقے اور کوئی اس کا منکر۔ غزنویہ، ثنائیہ، روپڑیہ، غرباءیہ تنظیمی نام نہیں ہیں بلکہ مکتب فکر کے خاندانی نام ہیں۔ جیسے قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ، نقشبندیہ، مجددیہ یا حنفیہ، شافعیہ وغیرہ۔ ہ اہلحدیث کے نزدیک ترک سنت گناہ نہیں اور یہ کہ اہل حدیث رسول اللہ ﷺ کے قول و فعل میں تضاد تسلیم کرتے ہیں... ہم اہلحدیث کو فرقہ سمجھتے ہیں... ہم کہتے ہیں اہلحدیث مقلد ہیں (مذہب اہلحدیث کی حقیقت ص ۲، ۵، ۸ تا ۱۱، ۱۴، ۱۵)۔

(۳) ایک فرقہ غیر مقلد ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، اس کے دعوے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس میں کہیں تقلید کا نام و نشان نہیں ہوگا لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے۔ اس فرقہ کا حال یہ ہے قرون اولیٰ کے ائمہ کی تقلید کو حرام بلکہ شرک کہتا ہے لیکن ماضی قریب یا دور حاضر کے علماء کے فتووں اور قیاس پر بے دلیل اور بلا تامل عمل کرتا ہے اور طرفہ یہ کہ ان علماء کی تقلید کو تقلید نہیں سمجھتا... دوسرے اگر ائمہ دین کی تقلید کرتے ہیں تو یہ انہیں مشرک کہتے ہیں لیکن جب اپنے علماء کا معاملہ آتا ہے تو ان کی تقلید کرنے والوں کو مشرک نہیں کہتے... کتنی حیرت کی بات ہے کہ اگر کسی امام کا فتویٰ پیش کیا جائے تو اس کے ثبوت میں حدیث کا مطالبہ کرتے ہیں لیکن ماضی قریب یا اپنے دور اور اپنے

علاقہ کے علماء کے فتووں کو بے دلیل تسلیم کرتے ہیں اور جو تسلیم نہ کرے اسے برا سمجھتے ہیں۔ اس سلسلے میں چند باتیں درج ذیل ہیں :..... (۱۶) فرقہ وارانہ نام... (۱۷)... جب ان سے پوچھا جائے کہ ترکِ سنت جائز ہے یا گناہ، تو کہتے ہیں کہ جائز ہے، گناہ نہیں... (۱۸) رسول اللہ ﷺ کے احکام کو بغیر کسی قرینۂ صارفہ کے نفل سمجھتے ہیں، گویا رسول اللہ ﷺ کی اطاعت فرض نہیں، نفل ہے۔ (۱۹) رسول اللہ ﷺ کے قول وفعل میں تضاد تسلیم کرتے ہیں... نبوت پر کتنی بڑی چوٹ ہے لیکن ذہن پرستی کو سب کچھ گوارا ہے۔ (۲۰) ابھی کچھ عرصہ پہلے ان کے امیر صاحب نے قیاس کو حجت مان لیا... گویا اسلام اب صرف وحی کا نام نہیں رہا بلکہ وحی اور قیاس کے مجموعہ کا نام ہے، جہاں سے یہ لوگ مقلدین سے علٰحدہ ہوئے تھے وہیں ان سے آملے! بتایئے اب ان میں اور مقلدین میں کیا فرق رہا؟... الغرض علماء اپنے کسی گذشتہ عالم کے مقلد ہیں اور عوام اپنے موجودہ علماء کے... ہم اہلحدیث کو فرقہ سمجھتے ہیں (ذہن پرستی: ص ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۶ تا ۱۰۹)۔

(۴) جماعت اہلحدیث کچھ عرصہ قبل ہندوستان میں بنی، اس سے پہلے وہ کہاں تھی؟ محقق صاحب، کیا آپ صدیوں کے اس خلاء کو پر کر سکتے ہیں، دوسرے ممالک کے لوگ نہ تو اپنے کو اہلحدیث کہتے ہیں اور نہ اس جماعت کو پہچانتے ہیں... اہل حدیث کی یہ بھی ایک خصوصیت ہے کہ انکے ہاں محقق بھی یہ نہیں دیکھتے کہ جو حدیث وہ پیش کر رہے ہیں وہ صحیح بھی ہے یا نہیں، حدیث کے نام سے جو کچھ ملا لکھنے سے مطلب، مخالف مانے یا نہ مانے قارئین تو مرعوب ہو جائیں گے... محقق صاحب اگر آپ کا مذہب صحیح ہے تو پھر آپکی جماعت کے فرقے کیسے بن گئے۔ ایک فرقہ کہتا ہے "مقلد مشرک ہے، اس کے پیچھے نماز نہیں ہوگی"۔ دوسرا کہتا ہے "مقلد مشرک نہیں، اس کے پیچھے نماز ہو سکتی ہے"۔ ایک فرقہ امامت کا قائل، ان کے نزدیک ان کے امام کو نہ ماننے والا جاہلیت کی موت مرے گا، دوسرا اس کا منکر۔ ایک تعویذ گنڈے کو شرک کہتا ہے، دوسرا اسے حلال وطیب سمجھتا ہے، یہ سب اہلحدیث ہیں تو بتایئے کونسا مذہب صحیح ہے... کسی وصفی نام یا لقب کو فرقہ وارانہ نام کی حیثیت نہیں دی جا سکتی، اہلحدیث فرقہ وارانہ نام ہے ورنہ وصفی لحاظ سے تو احناف اور شیعہ وغیرہ بھی اپنے کو اہلحدیث کہنے سے انکار نہیں کرتے (جماعت المسلمین کے متعلق غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ: ص ۸، ۱۲ تا ۱۴)۔

(۵) اہلحدیث ایک مذہب ہے وہ اس کو دین اسلام نہیں کہتے بلکہ مسلک اہلحدیث یا مذہب

اہلحدیث کہتے ہیں (جماعت المسلمین پر اعتراضات اور انکے جوابات ۔ ص ۲۷)۔ موجودہ دور میں اہلحدیث کہلانے والے وہی حضرات ہیں جن کو وہابی کہا جاتا تھا۔ انگریز بٹالوی کے شکر گذار تھے۔ بٹالوی کو جاگیر بھی دی اور انعام سے بھی سر فراز کیا۔ بٹالوی نے موقع کو غنیمت جانتے ہوئے اپنے لئے وہابی کی بجائے اہلحدیث نام مروج و مشتہر کیا۔ انہوں نے باقاعدہ حکومت برطانیہ کی وفاداری کا اعلان کیا۔ بٹالوی نے سرکاری تحریرات میں وہابی کی بجائے اہلحدیث لکھے جانے کے احکام جاری کرائے... ان حقائق سے ثابت ہوا کہ فرقہ اہلحدیث محمد بن عبدالوہاب کے بعد وجود میں آیا۔ یاد رہے محمد بن عبدالوہاب بھی حنبلی اور مقلد تھے (مسلک اہلحدیث کی حقیقت : ص ۴۸، ۴۹)۔

(٦) (اہلحدیث) مسلم نام سے چڑتے ہیں... اہلحدیث ایک فرقہ وارانہ امتیازی نام ہے... قرآن مجید اور احادیث کے مقابلہ میں یہ اپنا مذہب نہیں چھوڑتے۔ جو مقلدین کا حال ہے وہی انکا حال ہے۔ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ بس زبان پر ہے تو زبان پر تو تمام فرقوں کے ہے۔ جن کو یہ لوگ مشرک سمجھتے ہیں ان کو بیٹیاں بھی دیتے ہیں اور ان کے پیچھے نماز بھی پڑھتے ہیں۔ مدرسہ دیوبند اور دیوبندیوں کی تعریف میں رطب اللسان رہتے ہیں۔ تقلید کو شرک کہتے ہیں لیکن مقلد کو توحیدی بھائی کہتے ہیں... بے ادب، منہ پھٹ، گستاخ، بدذوق، بدہیئت، بے عمل۔ ان کی نماز کو دیکھ کر تے آتی ہے۔ میں ۴۲ سال ان میں رہا ہوں۔ میں ان کی رگ رگ سے واقف ہوں (مراسلہ مسعود احمد صاحب بنام عمران رشید صاحب، ۱۸ محرم ۱۴۱۱ھ : ص ۱، ۲)۔

(٧) یہ بھی صحیح نہیں کہ جب تک آدمی نماز پڑھتا ہے ہم اسے غیر مسلم نہیں کہہ سکتے۔ اسطرح تو قادیانی، شیعہ وغیرہ سب مسلم ٹھہرینگے۔ اہلحدیث کی تخصیص آپ کیوں کررہے ہیں۔ ان میں اگر کوئی اور برائی نہ بھی ہو تو فرقہ واریت ہی ایک برائی کافی ہے۔ الگ نام رکھنے کو آپ کوئی اہمیت نہیں دے رہے حالانکہ الگ نام رکھنے ہی سے تو فرقہ بنتا ہے۔ اہلحدیث کا مسلک یا مذہب بھی الگ ہے... آپ لکھتے ہیں کہ ان کے پاس تقریباً ہر فعل کے سلسلہ میں کوئی نہ کوئی حدیث موجود ہے۔ یہ بات تو حنفی بھی کہتا ہے۔ اس میں اہلحدیث کی کیا خصوصیت ہے... مزید برآں اہلحدیث فرقوں سے قطعاً الگ نہیں ہیں۔ ان کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں حتی کہ بریلویوں کے پیچھے بھی نماز پڑھتے ہیں، ان کو لڑکیاں دیتے ہیں۔ دیوبندیوں کے تو بڑے مداح ہیں۔ اپنا روپیہ دیوبندیوں کو دیتے ہیں... دیوبند کا قصیدہ لکھتے ہیں۔ وہ مدرسہ جہاں اسلام کو ملیامیٹ کیا جاتا ہے اس کی تعریف کرتے ہیں (مراسلہ

مسعود احمد صاحب بنام عمران رشید صاحب، ۲۱ شوال ۱۴۱۱ھ : ص ۱، ۲)۔

⑧ اہلحدیث غلط اس لئے ہیں کہ ان کا یہ نام نہ قرآن مجید میں ملتا ہے نہ احادیث نبوی میں۔ یہ انکا فرقہ وارانہ امتیازی نام ہے۔ امتیازی نام سے فرقہ بنتا ہے اور فرقہ بندی شرک اور حرام ہے۔ تقلید کا انکار کر کے بھی یہ لوگ تقلید کرتے ہیں، مقلدین بلکہ بریلویوں کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں اور ان کو اپنی بیٹیاں دیتے ہیں۔ ان کا وجود ایک فریب ہے۔ یہ اصل میں مقلدین سے پوری طرح ملے جلے ہیں (مراسلہ مسعود احمد صاحب بنام گل خطاب احمد صاحب، ۲۸ محرم ۱۴۱۱ھ : ص ۲)۔

⑨ آپ ابھی تک جماعت کے شدید ترین دشمن کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں، آپ نے ایک فرقہ پرست کو امام بنا رکھا ہے... پہلے آپ ان سے دینی تعلقات منقطع کریں، ان کے پیچھے نماز پڑھنی چھوڑیں پھر اپنے سوالات بھیجیں۔ جماعت المسلمین کے تمام ارکان کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ کسی فرقے سے تعلق رکھنے والے شخص کے پیچھے نماز نہ پڑھیں... آپ سنجیدہ قسم کے بریلوی علماء سے ملیں... ان سے کہیں کہ ہمارے مدمقابل تو اس وقت اہلحدیث ہیں۔ آپ بلاوجہ ہم سے کیوں الجھ پڑے (مراسلہ مسعود احمد صاحب بنام شفیق الرحمان صاحب، ۸ ذوالقعدہ ۱۴۱۰ھ : ص ۱، ۲)۔

⑩ جماعتی وفاداری کو تبدیل کرنا... بدقسمتی سے یہ اوچھی اور گندی سیاست اہل مذہب میں بھی چل پڑی ہے، اس سلسلہ میں جماعت المسلمین کے خلاف فرقہ اہلحدیث کے اونچے لوگ پیش پیش ہیں، وہ خود کھل کر سامنے نہیں آتے، دوسروں کو استعمال کرتے ہیں... کفایت اللہ صاحب فرقہ اہلحدیث کے خریدے ہوئے ایجنٹ ہیں اور وہ پہلے ہی فلور کراسنگ کر چکے تھے... اہلحدیث حضرات کو جماعت المسلمین نام سے ازلی بغض اور چڑ بھی ہے (فتنے کیوں اٹھتے ہیں : ص ۳، ۵، ۱۲)۔

⑪ جماعت المسلمین کی دعوت حق جیسے جیسے پھیلتی جا رہی ہے مخالفت برائے مخالفت تنقید برائے تنقید کا ایک لامتناہی سلسلہ بھی دراز سے دراز تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اس بات میں اہلحدیث ہی اپنی معاندانہ اور مخالفانہ کارروائیوں میں سر فہرست ہیں خود کو نجات دہندہ سمجھنے اور باور کرانے کے زعم باطل میں اس حقیقت کو بھی فراموش کئے بیٹھے ہیں کہ دراصل وہ جماعت المسلمین کی دعوت کی مخالفت نہیں کر رہے بلکہ درپردہ قرآن مجید واحادیث صحیحہ کی مخالفت کر رہے ہیں... مذہب اہلحدیث واحد فرقہ ہے جو اپنی پوری حشر سامانیوں کے ساتھ میدان میں اتر پڑا ہے اور قرآن وحدیث کے مقابلہ میں کھوٹے سکے اپنی ٹکسال سے نکال نکال کر اپنے سچے ہونے کا ثبوت پیش کر رہا

ہے... دراصل یہ روش یہودیوں کی باقیات میں سے ہے کہ محض زبانی کلمہ پڑھنے کے بعد وہ ایسے معصیت پروف مومن بن جاتے ہیں کہ اب جو چاہیں کرتے رہیں اور جتنا چاہیں کافرانہ طرز عمل اختیار کریں ان کے ایمان میں کوئی قابل ذکر فرق نہیں پڑتا اس طرز عمل میں وہ چاروں مذاہب سے بہت آگے نکل چکے ہیں شاید اب انہیں یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ کس مقام پر کھڑے ہیں (المسلم نمبر ۴، شوال ۱۴۰۸ھ : ص ۳)۔

⑫ اہلحدیث نام قرآن وحدیث کے سراسر منافی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے رکھے ہوئے نام سے انحراف ہے (عبداللہ صاحب دانانوی کی علمی تنگ دامانی : ص ۵)۔

⑬ ہمارے مخالفین کے ہاں قرآن مجید پر عمل یا اس سے استدلال کم ہی ہوتا ہے ہاں امام بخاری کے تراجم ابواب سے ایسا استدلال کرتے ہیں جیسا کتاب و سنت سے کرنا چاہیے۔اس پر تقلید ہی کی تعریف صادق آتی ہے (امام کے دو سکتے : ص ۱۷)۔

⑭ عون المعبود شرح ابی داؤد، یہ اہلحدیث مذہب کی کتاب ہے... ہم تو اس وقت ان فرقوں کا ذکر کر رہے ہیں جو اسلام کے قریب مانے جاتے ہیں حالانکہ وہ بھی قریب نہیں ہیں۔ان فرقوں سے ہماری مراد اہل سنت کے پانچ فرقے ہیں یعنی اہلحدیث، حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی... یہ پانچوں مذاہب اسلام کے خلاف ہیں... یہ پانچوں مذاہب، مذاہب ہیں، دین نہیں ہیں (مذاہب خمسہ اور دین اسلام : ص ۳، ۱۶، ۱۷)۔

② احناف

① آپ کو اپنا حنفی ہونا مبارک۔آپ حنفی کہلانے میں فخر کرتے ہیں۔میں تو محمد ﷺ کا ایک ادنیٰ امتی ہوں اور مسلم کہلانے میں فخر محسوس کرتا ہوں۔یہ اپنی اپنی پسند ہے۔میں نے مسلم ہونا پسند کیا، آپ نے حنفی (تلاش حق : ص ۱۷)۔

② امام ابو حنیفہؒ کے اقوال کے دفتر کے دفتر محفوظ ہیں لیکن ان اقوال کا ماخذ محفوظ نہیں... امام ابو حنیفہؒ نے تو صرف ایک مرتبہ بچپن میں حضرت انسؓ کو دیکھا تھا... موجودہ حنفی مذہب خود امام ابو حنیفہؒ کے اصول کے خلاف ہے۔اور اس میں ایسے ایسے مغلظات ہیں کہ اگر امام صاحب زندہ ہوتے تو ان مسائل بلکہ پورے مذہب سے اپنی بیزاری کا اعلان فرماتے... امام ابو حنیفہؒ بھی تو مرجیہ مشہور

ہیں اور ان ہی کی خاطر احناف کو مرجیوں کی دو قسمیں کرنی پڑی ہیں۔ مرجیہ اہل سنت، مرجیہ اہل بدعت... افسوس کہ امام صاحب کے شاگردوں نے امام صاحب کے اقوال کو تو محفوظ کیا اور احادیث رسول کو ضائع ہونے دیا (تلاش حق: ۲۳، ۲۷، ۹۱، ۱۴۷، ۱۴۹)۔

③ امام ابو حنیفہؒ بے شک ترک سنت کے گنہگار تھے بشرطیکہ رفع الیدین کی حدیث انہیں صحیح سند سے پہنچی ہو (المسلم نمبر ۸، ذوالحجہ ۱۴۱۳ھ: ص ۴۵)۔ اگر کچھ کھانے کو نہ ملے تو سور بھی حلال ہو جاتا ہے۔ اسی طرح حق نہ ملتا ہو تو امام ابو حنیفہؒ کی تقلید ہی کر لے (التحقیق فی جواب التقلید: ص ۶۰)۔

④ شیخ عبد القادر جیلانی نے... اصحاب امام ابو حنیفہؒ کو مرجئہ قرار دیا... انہوں نے تو امام ابو حنیفہؒ کا نام (نعمان بن ثابت) لے کر ان کے اصحاب پر مرجئہ ہونے کا الزام لگایا تاکہ شک وشبہ ہی نہ رہے (فرقہ وارانہ ناموں کا ثبوت نہیں: ص ۲۰، ۲۱)۔ موجودہ اہل سنت (حنفیوں) کو بھی اپنے مرجئہ ہونے کا اقرار ہے (حوالہ مذکورہ: ص ۲۰)۔ ابو حنیفہؒ ضعیف ہیں (تحقیق صلاۃ: ص ۱۳۲)۔

⑤ علماء احناف کو قرآن مجید وسنت نبوی پر عمل کرنے اور کرانے سے کوئی دلچسپی نہیں ہے محض اپنے مذہب سے محبت ہے اور بس... سنت پر تو صرف جماعت المسلمین ہی عمل کرتی ہے (تحقیق صلاۃ: ص ۲۵۷، ۲۶۳)۔ کاش کہ احناف اپنی متاع عزیز حنفی مذہب کے استحکام میں برباد نہ کرتے اور ان امور کی بھی تحقیق کر لیتے تو یقین کیجئے کہ اس خود ساختہ مذہب کا وجود ہی باقی نہ رہتا... سب سے پہلے مذہب اور تقلید کا پٹہ گردن سے اتارنا ضروری ہے۔ اس کے بغیر کوئی بھی شخص خواہ کتنا ہی متقی اور پرہیزگار عابد وزاہد کیوں نہ ہو صراط مستقیم پر ہرگز گامزن نہیں ہو سکتا (المسلم نمبر ۷، رجب ۱۴۱۲ھ: ص ۷، ۳ دیوبند کے اکابر علماء کی ذہن سازیاں: ص ۲۵)۔ حنفیت کی وجہ سے ایمان کو جو نقصان پہنچتا ہے وہ ظاہر ہے (التحقیق فی جواب التقلید: ص ۵)۔

③ زیارت نبویؐ اور احناف

اگر کسی حنفی کو زیارت نبوی سے مشرف ہونا منقول بھی ہو تو ہم اس کی صحت تسلیم نہیں کرتے... کسی گمراہ فرقہ کے کسی فرد کے متعلق ایسے قصے سننے میں آنا تو کجا اگر ہمارے دیکھنے میں بھی آجائیں تو اس کو اپنی آنکھ کی خطا کہیں گے... میں نے تو ہمیشہ فساق وفجار اور بدعقیدوں کو ہی دیکھا کہ وہ اپنے مشرف بہ زیارت ہونے کی خبر دیتے ہیں۔ وہ کچھ بھی کہا کریں۔ ہم قطعی اس کا انکار کرتے

ہیں بلکہ اگر وہ فرضی داستان بھی نہ ہو تو شیطان کا کرشمہ ضرور ہے... بس ان ہر سہ معیار پر محمد ہاشم صاحب اور مولوی محمد قاسم نانوتوی صاحب کے واقعات کو رکھا جا سکتا ہے (تلاش حق: ص ۱۹۴، ۱۹۵)۔

④ اولیاء اللہ اور احناف

محدثین اور اولیاء اللہ سب عامل بالحدیث تھے۔ کوئی مقلد نہیں تھا... کوئی ولی اللہ مقلد بھی نہیں ہو سکتا۔ اب اگر کسی مقلد سے کرامات کا ظہور بھی ہو تو وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ ہندو سادھوؤں سے ہوتا ہے۔ لہٰذا اگر کوئی مقلد ولی مشہور ہو تو ہم اس کو ولی تسلیم نہیں کریں گے... غرض یہ کہ ہر معتمد علیہ ولی غیر مقلد تھا (تلاش حق: ص ۲۱، ۱۲۹)۔ مقلد ولی نہیں ہو سکتا (التحقیق فی جواب التقلید: ص ۱۶)۔

⑤ نماز اور احناف

① حنفیوں کا طریقۂ نماز بے شک غلط ہے... کیونکہ حنفیوں کا طریق نماز غلط ہے اور اس وجہ سے بھی کہ تقلید میں شرک کا شائبہ ہے ان کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے... متبع حدیث اگر امام بن کر حنفیوں کی سی نماز پڑھائے تو یہ ضعف ایمان کی دلیل ہے (تلاش حق: ص ۵۵، ۵۶)۔

② حنفیوں کی نماز غلط ہے (التحقیق فی جواب التقلید: ص ۱۱)۔

③ شافعی، مالکی، حنبلی، حنفی کی نماز کا طریقہ ان کے مذاہب کے مطابق ہے۔ حدیث سے ان کا کوئی تعلق نہیں (سوالات کے جوابات از مسعود احمد صاحب، ۳ رمضان ۱۴۱۱ھ: ص ۱)۔ مقلد کی نماز ہی قبول نہیں ہوتی۔ اس کے پیچھے نماز پڑھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا (تلاش حق: ص ۱۰۸)۔

④ سوال (نواب محی الدین صاحب، سابق حنفی): اب تک میں نے جتنی نمازیں پڑھیں کیا وہ سب بیکار گئیں... اور اب نماز کے بارے میں کیا کیا جائے۔ مسجد میرے گھر کے سامنے ہے۔ سمجھئے مسجد کے صحن میں میرا گھر ہے تو کیا میں اب نماز گھر پر شروع کر دوں۔ جمعہ وغیرہ سب گھر پر پڑھوں، تراویح بھی گھر پر پڑھوں۔ ایسی صورت میں تو جمعہ اور نماز با جماعت کے اجر اور ثواب سے تو میں محروم ہو جاتا ہوں (تلاش حق: ص ۵۸، ۵۹)۔

جواب (مسعود احمد صاحب): اب تک آپ نے جتنی نمازیں پڑھی ہیں، وہ انشاء اللہ بیکار نہیں جائیں گی۔ اس وجہ سے کہ اب آپ توبہ کر چکے ہیں۔ نماز تو نیکی ہے اگر کوئی گناہ بھی ہوتا تو وہ بھی نیکی میں تبدیل ہو کر باعث ثواب بن جاتا... آپ سب نمازیں گھر میں ادا کریں۔ آپ شرعی عذر کی

بناء پر جماعت ترک کریں گے۔ لہٰذا آپ کو جماعت کا ہی ثواب ملے گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ جہاں آپ ہیں وہاں عند اللہ جماعت ہے ہی نہیں۔ لہٰذا محرومی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ جماعت تو آپ ہیں۔ حزب اللہ آپ ہیں۔ اگرچہ آپ اکیلے ہی کیوں نہ ہوں۔ دیکھئے اللہ تعالیٰ ابراہیم علیہ السلام کے متعلق فرماتا ہے: ان ابراہیم کان امۃً قانتاً للہ حنیفاً بے شک ابراہیم امت تھے، اللہ کے فرمانبردار تھے اور صرف اللہ کی طرف رجوع کرنے والے تھے (تلاش حق: ص ۶۳، ۶۴)۔

⑤ احناف کا نماز عصر صرف دو مثل پر ہی ادا کرنا اور ایک مثل پر ادا نہ کرنا مذہب پرستی کی دلیل ہے اور ان کا یہ عمل خلاف سنت بھی ہے اور ایمان کے منافی بھی (تحقیق صلاۃ: ص ۸۵)۔

⑥ (فاتحہ خلف الامام کے) مسئلہ میں حنفیہ شرک فی التشریع اور تحریف فی الدین یعنی کفر، دونوں کے مرتکب ہوئے ہیں (التحقیق فی جواب التقلید: ص ۲۹)۔

⑦ آپ مذہب احناف کی پوری نماز کا مشاہدہ کرلیں یہ طریقہ نماز رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے اور سکھائے ہوئے طریقہ کے مطابق نہیں ملے گا (مجلۃ المسلمین، جنوری ۲۰۰۲ء: ص ۱۹)۔

⑥ فقہ حنفی اور فقہاء احناف

① کیا اللہ تعالیٰ نے شریعت سازی کا اختیار فقہاء احناف کے ذمہ کردیا ہے کہ وہ لوگوں کیلئے قانون سازی کرتے رہیں جبکہ قانون ساز، شریعت ساز صرف اللہ تعالیٰ ہے... اس قسم کے سینکڑوں مسائل فقہاء احناف نے بنائے جن کا قرآن مجید اور صحیح احادیث سے دور کا بھی واسطہ نہیں... آج فقہاء احناف اللہ تعالیٰ کی شریعت میں اضافہ کر کے اللہ تعالیٰ کو بتا رہے ہیں کہ یہ تیری شریعت ناقص ہے، اے اللہ عورت کا سجدہ تو اس طرح ہونا چاہیے تھا۔ گویا احناف نے دین کو ناقص مان کر درج ذیل آیت کا بھی انکار کردیا... مائدہ: ۳.... احناف کے بیشتر مسائل یا تو بے ثبوت ہیں یا ان کی اپنی قیاس آرائیاں ہیں یا ضعیف احادیث پر استوار ہے اور بعض تو قرآن وحدیث کے بالکل خلاف ہیں (تحقیق صلاۃ: ص ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۶)۔

② حنفی فقہ تو بیشتر مقامات پر حدیث سے ٹکراتی ہے لہٰذا وہ کوئی چیز نہیں (تفہیم اسلام: ص ۳۳۲)۔ شامی کس پایہ کی کتاب ہے وہ اہل علم سے مخفی نہیں ہے، ایک ایسی کتاب جس کا پایہ ہی نہیں، باقی سب کچھ موجود ہے (دیوبند کے اکابر علماء کی ذہن سازیاں: ص ۷، المسلم نمبر ۶: ص ۳۰)۔ حنفی فقہ کے بے شمار مسائل بے

دلیل ہیں :...فقہ حنفی کے گندے مسائل اور امام ابو حنیفہؒ کی بریت :......(تلاش حق : ص ۷، ۴، ۹۱)۔

(۳) فقہ کے گھڑے ہوئے مسائل کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی اجازت نہیں لہٰذا ان کا ماننا شرک ہے... فقہ حنفیہ میں بے شمار مسائل گھڑے گئے ہیں جن کا قرآن و حدیث میں کہیں پتہ نہیں بلکہ بعض تو قرآن و حدیث کے صریح خلاف ہیں۔ کیا یہ شریعت سازی نہیں... آپ کے فقہاء تو یہ کرتے تھے کہ پہلے سوال گھڑتے تھے اور پھر اس کا جواب گھڑتے تھے اور اس طرح شریعت سازی کرتے چلے گئے... جو چیز اللہ نے حلال کی تھی اس کو فقہاء نے حرام کر دیا... فقہ خود ساختہ ہے فقہ کے بے شمار مسائل خود ساختہ ہیں... فقہ حنفیہ آراء رجال کا مجموعہ اور خود ساختہ مسائل کا شاہکار ہے جن میں وہ مسائل بھی شامل ہیں جو ناممکن الوقوع ہیں... فقہاء نے یہ مسائل قرآن و حدیث کی روشنی میں نہیں بلکہ قرآن و حدیث کے خلاف بھی گھڑے ہیں... اباحت پسند ملحد تو اب پیدا ہوئے لیکن کتب فقہ نے تو ان ملحدین کیلئے صدیوں پہلے راستہ ہموار کر دیا... مقلدین نے دل کھول کر شریعت سازی کی ہے۔ کتب فتاویٰ مثلاً فتاویٰ عالمگیری، یہ کیا ہیں ؟ کتب فقہ میں بھی شریعت سازی کے نمونے جگہ جگہ نظر آتے ہیں (التحقیق فی جواب التقلید : ص ۱۲، ۳۳، ۵۴، ۵۵، ۷۷، ۹۹، ۱۰۰، ۱۵۱، ۱۵۷)۔

(۴) موجودہ حنفی فقہ خود امام ابو حنیفہؒ کے اصول کے خلاف ہے مزید برآں اس میں ایسے ایسے مغلظات اور شریعت الٰہیہ کے خلاف مسائل درج ہیں کہ اگر امام صاحب زندہ ہوتے تو ان مسائل سے تو کیا پورے مذہب سے اپنی بیزاری کا اعلان فرماتے اس لئے کہ موجودہ حنفی مذہب احکام شریعت تو دور کی بات ہے خود امام ابو حنیفہؒ کے اصول کے مطابق بھی نہیں ہے۔ کاش حافظ صاحب کتب حنفیہ ہدایہ، در مختار، شرح وقایہ اور بہشتی زیور کا تقلیدی مطالعہ نہ کرتے بلکہ انہیں کتاب و سنت کی کسوٹی پر پرکھتے تو یقیناً ایسا ہرگز نہ کہتے کہ فقہ حنفی بالکل احکام شریعت کے مطابق ہے۔ مگر مقلد ایسی جرات کیسے کر سکتا ہے (المسلم نمبر ۴ : ص ۷۳)۔ فرقہ وارانہ فقہ کو حجت شرعیہ سمجھنا ہمارے نزدیک شرک ہے (جماعت المسلمین اور اہلحدیث میں بنیادی فرق : ص ۸، اشاعت جدید : ص ۷)۔

(۷) حنفی مذہب

(۱) اسلام کو چند ہی صدیاں گذری تھیں کہ امت کئی فرقوں میں بٹ گئی۔ ہر فرقہ نے اپنا مذہب الگ بنا لیا اور دین اسلام کو پس پشت ڈال دیا... اہلحدیث، حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی... یہ

پانچوں مذاہب اسلام کے خلاف ہیں... یہ پانچوں مذاہب، مذاہب ہیں، دین نہیں ہیں۔ انہیں مسالک بھی کہا جاتا ہے اور مکاتب فکر بھی... ظاہر ہے کہ جب فکر کا طرز ہی بدل جائے تو پھر پانچوں مذاہب میں اسلام کی مسخ شدہ شکلیں بھی مختلف ہوں گی (مذاہب خمسہ اور دین اسلام: ص ۱۶، ۱۷)۔

(۲) حدیث کی نماز سے کوسوں دور وہ بھاگتے ہیں جنہوں نے اپنے علیحدہ علیحدہ مذہب بنا لئے ہیں اور جو اپنے مذہب کی خاطر طرح طرح کے حیلوں اور بہانوں سے حدیث کو رد کرتے ہیں بلکہ سچ پوچھئے تو شعوری یا غیر شعوری طور پر فتنہ انکار حدیث کو جنم دینے والے یہی لوگ ہیں... فرقہ بندی سے علیحدہ ہو کر نماز کو سیکھئے (تفہیم اسلام: ص ۳۵۱)۔

(۳) موجودہ حنفی مذہب خود امام ابو حنیفہؒ کے اصول کے خلاف ہے۔ اور اس میں ایسے ایسے مغالطات ہیں کہ اگر امام صاحب زندہ ہوتے تو ان مسائل بلکہ پورے مذہب سے اپنی بیزاری کا اعلان فرماتے (تلاش حق: ص ۹۱)۔

(۴) کیا آپ نے کبھی سوچا کہ ان چار یا پانچ فرقوں کے فرقہ وارانہ مذاہب میں سے ہر ایک اسلام ہے یا ان فرقہ وارانہ مذاہب کا مجموعہ اسلام ہے... ان فرقہ وارانہ مذاہب میں بے حد اختلاف ہے، حلال و حرام کا فرق ہے۔ ایک ہی چیز ایک مذہب میں حلال ہے تو دوسرے میں حرام ہے... آخر ان مذاہب کے بنانے کی کیا ضرورت تھی (ہمارا دین صرف ایک یعنی اسلام، فرقہ وارانہ مذہب نہیں: ص ۶)۔

(۵) مسلم جس کے نزدیک چاروں مذہب ناحق ہیں (التحقیق فی جواب التقلید: ص ۵۷)۔

(۶) حقیقت تو یہ ہے کہ مذہب بنتے ہی اس لئے ہیں کہ ہر سہ معیار یعنی شرک، کفر اور بدعت کو فروغ دیا جائے اور اسلام کو بھی ایک میں تین اور تین میں ایک ثابت کیا جائے گویا اب عقیدہ تثلیث صرف عیسائیوں کا خاصہ نہیں رہا (المسلم نمبر ۷: ص ۳۹، دیوبند کے اکابر علماء کی ذہن سازیاں: ص ۱۲)۔

(۷) موجودہ مذاہب اور تقلید باطل اور شرک ہیں (تلاش حق: ص ۱۲۸)۔

(۸) دیوبندی، بریلوی مساجد

سوال: کیا بریلوی، دیوبندی مسلک کی مسجدیں بھی تقویٰ کی بنیاد پر ہوتی ہیں؟

جواب: ان کی مسجدوں کی بنیادیں تقویٰ پر نہیں ہوتیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی تعمیر پر حلال ذرائع کا فقدان ہے۔ دوسری اہم بات یہ کہ ان مسجدوں میں اصل اسلام پیش نہیں کیا جاتا بلکہ ان کی

تعمیر کا مقصد اپنے مذہب اور اپنے مسلک کی ترویج ہوتی ہے (المسلم نمبر ۶، ربیع الاول ۱۴۱۱ھ : ص ۴۶)۔

⑨ مدرسہ و اکابرین دیوبند

① دیوبند... وہ مدرسہ جہاں اسلام کو ملیا میٹ کیا جاتا ہے (مراسلہ مسعود احمد صاحب بنام عمران رشید صاحب، ۲۱ شوال ۱۴۱۱ھ : ص ۲)۔ مولوی قاسم صاحب نے حیات نبویؐ اور ختم نبوت کے سلسلے میں جو کچھ کہا وہ اب کسی سے پوشیدہ نہیں رہا... ان کا قصور یہ ہی کیا کم ہے کہ دہلی کے کتاب و سنت کے مدرسہ کے مقابلے میں حنفی مذہب کی حفاظت کی خاطر انہوں نے دیوبند میں مدرسہ قائم کیا۔ اب اس کو کتاب و سنت کا بغض کہیے یا حنفی مذہب کی عصبیت و حمیت (تلاش حق : ص ۱۹۵)۔ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند نے ختم نبوت کی عجیب و غریب تشریح کی ہے جس نے ختم نبوت کی حیثیت ہی کو ختم کر دیا... اب اگر کوئی شخص نبوت کا دعوی کرے تو مولوی قاسم صاحب کے نزدیک ختم نبوت اس کیلئے رکاوٹ کا باعث نہیں ہوگی گویا مولوی قاسم صاحب نے دجالوں اور کذابوں کے لئے نبوت کا دروازہ کھول دیا اور غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین کے ہاتھ میں ایک دفاعی ہتھیار دے دیا (ختم نبوت کا انکار کفر ہے : ص ۱۱، ۱۲)۔

② الہامی مدرسہ دیوبند میں عقائد جیسے ضروری علم کیلئے صرف شرح عقائد نسفی پڑھائی جاتی ہے جو نہ روایتاً صحیح ہے اور نہ درایتاً۔ اس کے علاوہ سات آٹھ سال قدوری، ہدایہ، فتاویٰ عالمگیری، در مختار، کنز الدقائق اور شرح وقایہ قسم کی درسی کتب (درس نظامیہ) کے بھینٹ چڑھائے جاتے ہیں۔ آخر میں کہیں بخاری شریف کی ورق گردانی کرائی جاتی ہے، اگر لفظاً لفظاً پڑھائی جائے تو انہیں خطرہ ہے کہ مذہب حنفیہ کی فلک بوس عمارت کہیں زمین بوس نہ ہو جائے اور ان کا یہ اندیشہ درست بھی ہے... دیکھئے کہ کارخانہ قدرت کے ہر کام میں دخیل کتنے مختار ہیں یہ اکابر دیوبند۔ مرتبہ نبوتؐ سے اتنے بلند کہ جو چاہے ان کا حسنِ کرشمہ ساز کرے کے مصداق اپنے ذاتی مفاد کیلئے بارش تک کور کوا دیں... کاش اس مکتبہ فکر کے شیخ القرآن اور شیخ الحدیث حضرات قرآن مجید اور احادیث رسول ﷺ ہی کو مقدم رکھتے تو شاید دہلی کے کتاب و سنت کے مدرسہ کے مقابلے میں حنفی مذہب کی حفاظت کی خاطر انہیں دیوبند میں مدرسہ قائم نہ کرنا پڑتا۔ کتنی عجیب بات ہے کہ قرآن و سنت کی تبلیغ پڑھنے کے باوجود جب ان ہی دو چیزوں کو ان کے سامنے پیش کیا جاتا ہے تو بڑی دیدہ دلیری سے

مسترد کر دیتے ہیں، اس روش سے نتائج جو رونما ہوئے وہ الگ المیہ لیکن ایسی سنگین روگردانی کے صلہ میں انہیں کیا ملا؟ لھوالحدیث۔ وہ انبار جو اس مکتبہ فکر کے ذرائع وابلاغ ایک صدی سے عوام الناس کے سامنے لگا چکے ہیں۔

(۴) ...ہم نے اکابر علمائے دیوبند کے "اتحادی دین" کے بارے میں... ثابت کیا تھا کہ کس طرح محبت و عقیدت اور احترام کی آڑ میں شرک، کفر اور بدعات کو فروغ دیا گیا ہے بلکہ دین اسلام کو بدنام کرنے کی مذموم کوشش بھی کی گئی ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ مذہب بنتے ہی اس لئے ہیں کہ ہر سہ معیار یعنی شرک، کفر اور بدعت کو فروغ دیا جائے اور اسلام کو بھی ایک میں تین اور تین میں ایک ثابت کیا جائے، گویا اب عقیدہ تثلیث صرف عیسائیوں کا خاصہ نہیں رہا... اکابر علمائے دیوبند کی سوسالہ تاریخ اور ان کے کارنامے اس بات کے گواہ ہیں کہ انہوں نے دین اسلام کو بالائے طاق رکھ کر مذہب حنفیہ کیلئے کتنی گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں، اگر آج امام ابو حنیفہؒ زندہ ہوتے تو ان کے نام سے منسوب مذہب کے مرتبان میں بریلویت، شیعیت اور دیوبندیت سے تیار کردہ معجون مرکب سے بیزاری کا اعلان فرماتے اور اس معجون مرکب سے توانائی حاصل کرنے والوں سے بھی ...جب مدرسہ ہذا کے مسلک سے یہ ثابت ہو چکا کہ حنفیت کے استحکام کیلئے یہ مدرسہ عالم وجود میں آیا تو پھر دین کی حفاظت کا دھوکہ آخر مسلمانوں کو کس لئے دیا گیا ہے؟ ہو سکتا ہے تقیتاً ایسا کیا گیا ہو۔

...بانی دارالعلوم دیوبند قاسم نانوتوی صاحب نے اپنے رسالہ تحذیر الناس میں جہاں عقیدہ ختم نبوت کی دھجیاں بکھیر کر قادیانیوں کیلئے راہ ہموار کی وہیں اکابرین دیوبند کو بھی کھل کھیلنے کا موقعہ بھی عنایت فرمادیا... معلوم ہوتا ہے کہ محدثین عظام اکابر دیوبند کی مثل پہنچے ہوئے بزرگ نہیں تھے وہ تو صرف اللہ کے بندے اور رسول اللہ ﷺ کے ادنیٰ امتی تھے اور دین اسلام کی پیروی کرنے والے تھے، نہ انہوں نے مذہب بنائے تھے، نہ مسلک ایجاد کئے تھے، نہ کسی خود ساختہ امام کے مقلد تھے۔ ایسی صورت میں وہ غیر شرعیہ لوازمات انہیں کہاں میسر آتے جن سے اکابر دیوبند مالامال تھے مگر اتنے مالامال ہونے کے باوجود وہ صراط مستقیم سے بچھڑنے کے بعد وہ اس راہ کی گرد بھی نہ پا سکے ...کاش کے احناف اپنی متاع عزیز حنفی مذہب کے استحکام میں برباد نہ کرتے اور ان امور کی بھی تحقیق کر لیتے تو یقین کیجئے کہ اس خود ساختہ مذہب کا وجود ہی باقی نہ رہتا... اس لئے ضرورت ہے تو

صرف اس بات کی کہ سب سے پہلے مذہب اور تقلید کا پٹہ گردن سے اتارنا ضروری ہے۔ اس کے بغیر کوئی بھی شخص خواہ کتنا ہی متقی اور پرہیز گار عابد وزاہد کیوں نہ ہو صراط مستقیم پر ہرگز گامزن نہیں ہو سکتا۔ تحقیق کیلئے تقلید کا قلادہ گردن سے اتار پھینکنا لازمی ہے ورنہ مذہب کے حصار میں مقید رہ کر کوئی شخص قرآن وسنت کی گردان ہی کر سکتا ہے اس پر عمل کرنا اس کیلئے ناممکن بلکہ قطعی ناممکن ہے۔ کاش کہ مذہب کے سرکردہ حضرات غور کریں کہ کس چیز میں عمر برباد کرنے پر کمربستہ ہیں (الہامی مدرسہ کے اکابر علماء کی ذہن سازیاں، قسط نمبر ا: المسلم نمبر ۶: ص ۳۱ تا ۳۳، قسط نمبر ۲: المسلم نمبر ۷: ص ۳۹، ۴۰، ۴۲، ۴۵، ۷، ۴، دیوبند کے اکابر علماء کی ذہن سازیاں: ص ۹، ۱۱، ۱۲، ۱۴، ۱۶، ۲۱، ۲۴، ۲۵)۔

(۴) ابن عربی کے نظریہ کو پروان چڑھانے میں ہندوستان کے اکابر علماء نے خاصا کام کیا ہے ان اکابر میں خصوصاً حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی، مولوی قاسم صاحب نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند، مولوی محمد زکریا صاحب مصنف تبلیغی نصاب، فتاوی رشیدیہ کے رشید احمد صاحب گنگوہی اور خانقاہ امدایہ تھانہ بھون کے اشرف علی صاحب تھانوی خاصے پیش پیش رہے ہیں۔ حاجی امداد اللہ صاحب کا ایک زبردست کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے ابن عربی کے نظریات وملفوظات کو ہندوستان میں عام کرنے کیلئے ایک کتاب شمائم امدادیہ لکھی جس نے ہندوؤں کے اوتار کے عقیدے کو بھی مات کر دیا... حیرت ہے دیوبندی حضرات نے ایک طرف مجلس ختم نبوت کا ادارہ قائم کیا ہے تاکہ قادیانیوں کے عزائم بے نقاب کرتے رہیں اور ان کے کفر پر کفر کے فتوے عائد کرتے رہیں لیکن افسوس کہ دوسری طرف اپنے گھر کی خبر نہیں لیتے کہ انہوں نے کتنے اولیاء الانبیاء پیدا کئے ہیں ؟اور آئندہ بھی کرتے رہیں گے۔ الغرض اکابر علماء جب چاہیں اور جس کو چاہیں مرتبہ ولایت سے اٹھا کر مسند نبوت پر بٹھا دیں اور کچھ زیادہ عقیدت مندی پر اتر آئیں تو نبی کو الوہیت کے مقام تک پہنچا کر عرش وکرسی پر متمکن کر دیں۔ بہر حال ان کی عقیدت مندی کے غلو کو دیکھ کر بریلویوں کے دانت بھی کھٹے ہو جاتے ہیں... اس سے پتہ چلتا ہے کہ بریلوی اور دیوبندی دونوں ایک ہی مسلک کے پرستار ہیں البتہ لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی خاطر ایک دوسرے کے خلاف محاذ آرائی پر کمربستہ رہتے ہیں (المسلم نمبر ۱۱: ص ۶۶، ۶۷، ۷۱، ۷۳)۔ اب مرزائیوں میں اور ان میں کیا فرق باقی رہ گیا؟ بات یقیناً سخت ہے لیکن اخفائے حق سخت تر ہے (مجلۃ المسلمین، جنوری ۲۰۰۲ء: ص ۱۹)۔

☆☆☆☆☆☆

⑩ تبلیغی جماعت

اپنا مال خرچ کرنا، اپنا بستر خود اٹھانا، گلی کوچوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا، مخالفوں کیساتھ ہمدردیاں کرنا، جذبہ ایثار و قربانی ، یہ اور اسی قسم کی دوسری باتیں تبلیغی جماعت کے ارکان میں پائی جاتی ہیں۔ یہ باتیں ایک مسلم میں ہونی چاہئیں۔

لیکن ان تمام خوبیوں کے باوجود ایک اہم اور بنیادی چیز کا فقدان ہے اور وہ ہے عقائد کی درستی۔ عقائد اگر صحیح نہ ہوں تو تمام اعمال صالحہ بیکار ہو جاتے ہیں... کاش تبلیغی جماعت عقائد کی درستی پر کچھ کام کرتی۔ اعمال حسنہ کے ساتھ عقائد کی بھی اصلاح کرتی۔ ہمیں صدمہ ہے کہ اس سلسلہ میں کوئی کام نہیں ہوا۔ تبلیغی نصاب میں کئی مقام پر شرکیہ اقوال وافعال درج ہیں... غور کیجئے: خوب ریاضتیں کیں، چلے کئے، گھربار چھوڑا، مصیبتیں برداشت کیں، لیکن ملا کیا آگ۔ الامان، الحفیظ۔

کاش تبلیغی اکابرین تبلیغی نصاب سے شرک وبدعات کی باتیں نکال دیں اور اس نصاب کو اس طرح از سر نو مرتب کریں کہ اس میں شرک کی آمیزش نہ ہو... اور فرقہ وارانہ مذاہب سے اجتناب کریں۔ اس صورت میں امید ہے کہ دین و دنیا میں کامیابی و کامرانی حاصل ہو... اللہ تعالیٰ نے غلبہ اور کامرانی کا وعدہ مومنین سے کیا ہے، مشرکوں سے نہیں۔

.... یہ واقعات تبلیغی نصاب میں موجود ہیں اور تصدیق کرنے والے جناب محمد زکریا صاحب ہیں۔ کاش ان واقعات کے دلائل بھی قرآن وحدیث سے دیئے جاتے۔ کیا ان واقعات کو ماننے سے قرآن کریم کا انکار لازم نہ آئے گا... کیا یہ واقعہ قرآن وحدیث کے انکار کیلئے کافی نہیں ؟... غور فرمائیں کیا اس واقعہ میں یہ درس نہیں دیا گیا کہ جب زندوں سے مایوس ہو جاؤ اور کہیں سے کچھ نہ ملے تو کسی سخی کی قبر پر جاکر سب پریشانی بیان کردو کیونکہ سخی مرنے کے بعد بھی سن لیتا ہے ... غرض یہ کہ مولوی زکریا صاحب کے بقول :۔ اس امت میں علم غیب رکھنے والے بے شمار لوگ ہیں حالانکہ قرآن مجید میں ہے کہ غیب کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ تعالیٰ کے ... کیا اس واقعہ میں یہ درس نہیں کہ اولیاء اللہ اگرچہ نظروں سے غائب ہوتے ہیں مگر ساتھ ساتھ ہوتے ہیں حتیٰ کہ دلوں کے ارادوں سے بھی واقف ہوتے ہیں... تبلیغی نصاب میں اس قسم کے سینکڑوں واقعات درج

ہیں (تبلیغی جماعت کا نصاب اور شرک: ص ۳ تا ۶، ۹، ۱۱، ۱۵، ۱۷ تا ۱۹، ۲۱)۔ کاش تبلیغی اکابرین ایسے مشرکانہ واقعات پر مشتمل تبلیغی نصاب کے ذریعہ قرآن وحدیث کے خلاف، اسوۂ رسول کے نام پر لوگوں کے عقائد واعمال کو مسخ کرنے کی تبلیغ نہ کرتے (تبلیغی جماعت اپنے نصاب کے آئینہ میں: ص ۱ تا ۳، ۶، ۷، ۱۰، ۱۲، ۱۳، ۱۵)۔

⑪ قرآن وسنت اور احناف

① احناف کا طریقہ ہے کہ جب ان کو کسی سنت پر عمل نہیں کرنا ہوتا تو قیاس آرائیاں کر کے اس سنت کو چھوڑ دیتے ہیں... علماء احناف کو قرآن مجید وسنت نبوی پر عمل کرنے اور کرانے سے کوئی دلچسپی نہیں ہے محض اپنے مذہب سے محبت ہے اور بس... سنت پر تو صرف جماعت المسلمین ہی عمل کرتی ہے (تحقیق صلاۃ: ص ۸۸، ۲۵۷، ۲۶۳)۔

② احناف کو چاہیے کہ وہ حدیث کو تسلیم کریں، اپنے غلط مسئلہ کو چھوڑ دیں... بلکہ وہ کیوں نہ اپنے پورے مذہب کو چھوڑ کر دین اسلام پر عمل کریں (المسلم نمبر ۲، صفر ۱۴۰۰ھ: ص ۲۴)۔

⑫ ائمہ یا انبیاء

① ہمارا امام صرف ایک ہے ان اماموں کی نفی کی گئی ہے جو امام نبی نہیں ہیں مگر ان کو نبی کا درجہ دے دیا گیا یعنی مالکی، شافعی، حنبلی اور حنفی (ایک معترض کی غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ: ص ۳۸)۔

② امام بنانا لوگوں کا کام نہیں۔ جو لوگ رسول کے علاوہ دوسروں کو اپنا مطاع اور امام بنالیں، پھر انہی کی اطاعت کریں، انہی کے فتوؤں کو سند آخر سمجھیں وہ شرک فی الرسالت کے مرتکب ہوں گے... جو لوگ اپنے معاملات میں کسی غیر نبی کو سند مانتے ہیں، اس کے قول وفعل کو بلا چون وچرا اور بے دلیل تسلیم کرتے ہیں وہ گویا اس کو نبی کا درجہ دے دیتے ہیں... جن علماء کو لوگوں نے خود امام بنالیا ہے اور ان کی اطاعت کو واجب قرار دے لیا ہے ان کے ایمان کے ثبوت میں بھی ان کے پاس کوئی یقینی ذریعہ نہیں (ہمارا امام صرف ایک یعنی محمد رسول اللہ ﷺ، فرقہ وارانہ امام نہیں: ص ۳، ۴، ۱۰)۔ اس امت نے علماء اور پیروں کے ساتھ ساتھ ائمہ اور اولیاء کو بھی اپنا رب بنالیا ہے (المسلم نمبر ۶: ص ۲۷)۔

☆☆☆☆☆☆

⑭ کیا احناف مسلم ہیں؟

① سوال (حنفی مولوی) :-(کیا) ہم مسلمان نہیں ہیں؟ ہم کلمہ پڑھتے ہیں۔ قبلہ کی طرف منہ کرتے ہیں۔ حج کرتے ہیں۔ زکوٰۃ دیتے ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں۔ یہی عین ایمان ہے... فرائض اور سنت وغیرہ میں ہم سے کسی کو اختلاف نہیں ہے... توحید میں بھی کوئی اختلاف نہیں ہے۔ کیا پھر بھی آپ ہم کو اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ حضورؐ کی نبوت اور رسالت پر بھی ہمارا ایمان ہے۔ پھر کس جرم میں آپ ہم کو اسلام سے خارج سمجھتے ہیں... (تلاش حق : ص ۱۱۷)۔

جواب (مسعود احمد صاحب) :-ان سب باتوں کے باوجود بھی آپ مسلم نہیں ہیں... کیونکہ آپ نے تقلید کو داخل فی الدین کیا۔ اس کو واجب قرار دیا۔ لہٰذا آپ شرک کے مرتکب ہوئے (تلاش حق : ص ۱۴۱، ۱۴۲)۔

② ماہر القادری صاحب (مدیر فاران) :-"ہمارے نزدیک نواب محی الدین صاحب حنفی تھے تو بھی وہ مسلمان تھے"۔

جواب (مسعود احمد صاحب) :-ماہر القادری صاحب نے یہ ثابت نہیں کیا کہ مقلد مسلم ہوتا ہے۔ پھر کیسے مان لیا جائے کہ وہ حنفی تھے تو بھی مسلم تھے... تقلید شرک ہے لہٰذا حنفیت کی وجہ سے ایمان کو جو نقصان پہنچتا ہے وہ ظاہر ہے (التحقیق فی جواب التقلید : ص ۴، ۵)۔

③ میں نے سوچا کہ میری غیر موجودگی میں جب کہ میں ملازمت میں ہوں۔ میرے بیوی بچے بہترین دیوبندی تو بن سکتے ہیں لیکن مسلم نہیں بن سکتے لہٰذا میں نے یہ فیصلہ کیا کہ مرکزی مسجد المسلمین کے قریب ہی گھر کو آباد کیا جائے (المسلم نمبر ۹ : ص ۲۸)۔

☆☆☆☆☆☆

باب ہفتم

① دین اور مذہب

① دین اور مذہب میں دن اور رات کا فرق ہے... مذہب جہاں غیر اسلامی لفظ ہے وہاں لغت کے متحد ہونے میں بھی حائل ہے۔ موجودہ مذاہب اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ یاد رہے جب مذاہب کا وجود نہیں تھا تو پوری امت ایک تھی اور ان کا دین بھی ایک تھا (دین اور مذہب میں فرق : ص ۲)۔

② دین کے معانی ہیں "بدلہ"... دین کے معنی "قانون" کے بھی ہیں... دین کے ساتھ جب "اسلام" استعمال ہوگا تو اس سے مفہوم لیا جائے گا اسلامی قانون (حوالہ مذکورہ : ص ۲، ۳)۔

③ مذہب = طریقہ۔ اعتقاد۔ روش (منجد)۔ مذہب عربی گرامر کی رو سے اسم ظرف ہے جس میں کسی بھی فعل کی جگہ یا وقت پایا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے مذہب کے معنی ہوئے "جانے کی جگہ یا جانے کا وقت"... عرف عام میں لفظ مذہب فرقوں کے راستے اور طریقوں کیلئے بولا جاتا ہے... اسلام کے مشہور مذہب چار ہیں۔ "حنفی، شافعی، حنبلی اور مالکی" (حوالہ مذکورہ : ص ۳، ۴)۔ چاروں مذاہب چھٹی صدی ہجری کے بعد یکے بعد دیگرے وجود میں آئے (مجلۃ المسلمین، جنوری ۲۰۰۲ء : ص ۴۶)۔

④ دین کے مقابلہ میں خود ساختہ لفظ "مذہب" کو اختیار کیا گیا جس کا نہ تو قرآن مجید میں کوئی ثبوت ہے اور نہ ہی احادیث میں... مذہب غیر شرعی لفظ ہے... مذاہب کا رسول سے کوئی تعلق نہیں ہوتا... مذہب اللہ تعالیٰ کے ساتھ غیر شرعی اور خود ساختہ طور پر روابط پیدا کرنے کا نام ہے جس میں عبادت کے خود ساختہ طریقوں کے علاوہ خواہش نفس کا بھی عمل دخل ہوتا ہے... جماعت المسلمین کا کسی بھی مذہب، مسلک اور فرقے سے کوئی تعلق نہیں بلکہ مذاہب سے سخت بیزار ہے کیونکہ یہ خود ساختہ اور دین اسلام کی ضد ہیں اور دین اسلام میں تفرقہ ڈالنے کا سبب ہیں (دین اور مذہب میں فرق : ص ۴ تا ۶)۔

⑤ مذاہب خمسہ یعنی مذاہب اہلحدیث، حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی :... اسلام کو چند ہی صدیاں گذری تھیں کہ امت کئی فرقوں میں بٹ گئی۔ ہر فرقہ نے اپنا مذہب الگ بنالیا اور دین اسلام کو پس پشت ڈال دیا۔ ہم اس کتابچہ میں ان فرقوں کو نظر انداز کرتے ہیں جن کا اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں سمجھا

جاتا، ہم تو اس وقت ان فرقوں کا ذکر کر رہے ہیں جو اسلام کے قریب مانے جاتے ہیں حالانکہ وہ بھی قریب نہیں ہیں۔ ان فرقوں سے ہماری مراد اہل سنت کے پانچ فرقے ہیں یعنی اہلحدیث، حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی... یہ پانچوں مذاہب اسلام کے خلاف ہیں... یہ پانچوں مذاہب، مذاہب ہیں، دین نہیں ہیں۔ انہیں مسالک بھی کہا جاتا ہے اور مکاتب فکر بھی... جب فکر کا طرز ہی بدل جائے تو پھر پانچوں مذاہب میں اسلام کی مسخ شدہ شکلیں بھی مختلف ہوں گی (مذاہب خمسہ: ص ۱۲، ۱۶، ۱۷)۔

(۶) کیا آپ نے کبھی سوچا کہ ان چار یا پانچ فرقوں کے فرقہ وارانہ مذاہب میں سے ہر ایک اسلام ہے یا ان فرقہ وارانہ مذاہب کا مجموعہ اسلام ہے... ان فرقہ وارانہ مذاہب میں بے حد اختلاف ہے، حلال و حرام کا فرق ہے ایک ہی چیز ایک مذہب میں حلال ہے تو دوسرے میں حرام ہے... آخر ان مذاہب کے بنانے کی کیا ضرورت تھی (ہمارا دین صرف ایک یعنی اسلام فرقہ وارانہ مذہب نہیں: ص ۶)۔

(۷) جو شخص بھی جماعت المسلمین میں شامل ہوتا ہے وہ صرف مسلم ہوتا ہے۔ نہ اس کا کوئی مسلک ہوتا ہے اور نہ اس کا کوئی مذہب، نہ اس کا کوئی مکتبہ فکر ہوتا ہے اور نہ اس کی کوئی فرقہ وارانہ فقہ۔ اس کا تو بس دین ہوتا ہے اور وہ دین اسلام ہوتا ہے... جماعت المسلمین نہ فرقہ ہے اور نہ فرقہ وارانہ مذاہب کو اسلام سمجھتی ہے (دعوت فکر: ص ۶، اشاعت جدید: ص ۵، تبلیغی جماعت کا نصاب اور شرک: ص ۲۲)۔ مسلم جس کے نزدیک چاروں مذہب ناحق ہیں (التحقیق فی جواب التقلید: ص ۵۷)۔

(۸) حقیقت تو یہ ہے کہ مذہب بنتے ہی اس لئے ہیں کہ ہر سہ معیار یعنی شرک، کفر اور بدعت کو فروغ دیا جائے اور اسلام کو بھی ایک میں تین اور تین میں ایک ثابت کیا جائے گویا اب عقیدہ تثلیث صرف عیسائیوں کا خاصہ نہیں رہا... مذہب کے حصار میں مقید رہ کر کوئی شخص قرآن وسنت کی گردان ہی کر سکتا ہے اس پر عمل کرنا اس کے لئے ناممکن بلکہ قطعی ناممکن ہے (المسلم نمبر ۷: ص ۳۹، ۴۷)۔

(۲) مذاہب خمسہ اور دین اسلام

ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے چند صدیوں بعد اسلام کو کس طرح مسخ کیا گیا، کس طرح اس میں رائے اور فتووں کو شامل کیا گیا، کس کس طرح سے رائے اور فتوے کو ترجیح دی گئی اور احکام اسلام کو رد کر دیا گیا... امت کئی فرقوں میں بٹ گئی۔ ہر فرقہ نے اپنا مذہب الگ بنا لیا اور دین اسلام کو پس پشت ڈال دیا... ہم فی الحال چند مسائل پیش کر رہے ہیں جن سے ثابت ہوگا کہ

اسلام کچھ کہتا ہے اور مذاہب خمسہ کچھ کہتے ہیں... ہم صرف ان مسائل کا نمونہ پیش کر رہے ہیں جن میں یہ پانچوں مذاہب اسلام کے خلاف ہیں :........

(۱) اسلام میں نماز عید فرض ہے لیکن مذاہب خمسہ میں سے کسی نے بھی اس کو فرض قرار نہیں دیا۔

(۲) تحیۃ المسجد کا پڑھنا فرض ہے... جو نماز اتنی ضروری ہے... وہ نماز ان مذاہب خمسہ میں غیر ضروری ہے۔ کیا یہ اسلام کی ترجمانی ہے ؟

(۳) عورتوں پر عید گاہ جانا فرض ہوا لیکن مذاہب خمسہ میں سے کسی میں بھی عورتوں پر عید گاہ جانا فرض نہیں۔ اہلحدیث اور شوافع کے نزدیک صرف مستحب ہے... حنابلہ کے نزدیک مستحب بھی نہیں جائز ہے، احناف اور موالک کے نزدیک مکروہ ہے۔

(۴) اذان کا جواب دینا فرض ہے... مذاہب خمسہ میں سے کسی ایک نے بھی فرض نہیں کہا۔

(۵) غسل جمعہ فرض ہے لیکن مذاہب خمسہ میں سے کسی بھی مذہب نے اسے فرض نہیں مانا۔

(۶) نماز میں "اللهم انی اعوذبك من عذاب جهنم..." کا پڑھنا فرض ہے لیکن مذاہب خمسہ میں سے کسی نے بھی اسے فرض قرار نہیں دیا۔

(۷) سورج گرہن اور چاند گرہن کی نماز :... گرہن کی نماز فرض ہے لیکن مذاہب خمسہ میں سے کسی نے اس کو فرض نہیں مانا۔

(۸) پانی کی طہارت :... اسلام کی پاکیزگی اور مذاہب خمسہ کی پاکیزگی میں کتنا فرق ہے، بھلا دو مٹکے پانی یا پانچ گز مربع حوض میں اگر نجاست گر جائے اور اس کا رنگ یا مزا یا بو نہ بدلے تو وہ پانی کیسے پاک رہ سکتا ہے! اتنی مقدار پانی میں اگر آدھا یا پاؤ گلاس پیشاب ڈال دیا جائے تو رنگ، بو اور مزا یقیناً نہیں بدلے گا اور یہ پانی ان مذاہب کے نزدیک پاک رہے گا۔

(۹) دین اسلام میں سیدھی طرف سے ابتداء فرض ہے لیکن اہلسنت کے پانچوں فرقوں کے نزدیک نفل ہے (مذاہب خمسہ اور دین اسلام : ص ۱۵ تا ۱۷، ۲۱ تا ۳۰، اسلام کی مسخ شدہ شکلیں : ص ۵، ۶، ۱۸ تا ۲۸)۔

(۱۰) حدیث میں آیا ہے کہ جیسے ہمارے واسطے دو مردے حلال ہیں یعنی مچھلی اور ٹڈی اسی طرح دو خون بھی حلال ہیں یعنی کلیجی اور تلی لیکن امام شافعی کے نزدیک دونوں خون حرام اور ناپاک (المسلم نمبر ۷ : ص ۲۶)۔

(۱۱) (وضو میں کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کیلئے) رسول اللہ ﷺ سے چھ چلو لینا ثابت

نہیں لیکن اس کے باوجود حنفی مذہب وہی ہے جو ثابت نہیں اور جو ثابت ہے وہ ان کے مذہب میں نہیں ہے (المسلم نمبر ۳: ص ۱۷)۔ صاحب ہدایہ کے مطابق نماز عید فرض نہیں بلکہ واجب ہے۔ یاد رہے کہ احناف نے فرض اور واجب میں فرق کیا ہے یہ ان کی اپنی ایجاد کردہ اصطلاح ہے جس کا قرآن مجید یا حدیث نبوی سے کوئی ثبوت نہیں ملتا (المسلم نمبر ۷: ص ۱۸)۔

⑫ رسول اللہ ﷺ نے (استنجاء کیلئے) طاق ڈھیلے لینے کا حکم دیا لیکن اہلحدیث مذہب کہتا ہے کہ اگر طاق نہ لے تو کوئی گناہ نہیں یعنی رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی گناہ نہیں (نعوذ باللہ من ذلك)... رسول اللہ ﷺ جس کام (یعنی ہر صحبت کے بیچ وضو کر لینے) کا حکم دے رہے ہیں اہلحدیث کے نزدیک اس حکم کی تعمیل صرف مناسب ہے، لازمی نہیں... (وضو میں) چھ چلو لینا قطعاً ثابت نہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے تو ایک چلو سے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا ثابت ہے لیکن اہلحدیث مذہب میں اس کے خلاف ہے (المسلم نمبر ۲: ص ۲۱، ۲۲)۔

⑬ اہلحدیث مذہب میں گوبر پاک ہے... اہلحدیث کا مذہب ہے کہ تہجد پڑھنے کیلئے اذان دی جائے، حدیث میں ہے کہ تہجد ختم کرنے کیلئے اذان دی جائے۔ اہلحدیث کا مذہب ہے کہ دونوں اذانوں میں کافی وقفہ ہو تاکہ اطمینان سے تہجد کی نماز پڑھی جاسکے، حدیث میں ہے کہ دونوں اذانوں میں بہت ہی کم وقفہ ہو (المسلم نمبر ۳: ص ۱۵، ۱۶)۔

⑭ اہلحدیث مذہب میں ہے کہ پہلے چہرہ پر مسح کرے پھر ہاتھوں پر۔ دین اسلام میں ہے کہ پہلے ہاتھوں پر مسح کرے پھر چہرہ پر (المسلم نمبر ۴: ص ۱۶)۔

⑮ **مذہب اہلحدیث**: روزہ کی حالت میں اگر جان بوجھ کر کھاپی لے تو اس پر قضاء لازم ہے کفارہ نہیں ہے۔ دین اسلام: ایک شخص نے روزہ میں جماع کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے کفارہ ادا کرنے کا حکم دیا۔ تبصرہ: کھاپی کر روزہ توڑنے اور جماع کر کے روزہ توڑنے میں کوئی فرق نہیں... اہلحدیث نے روزہ توڑنے کی مختلف صورتوں میں مختلف سزائیں مقرر کیں۔ ایک صورت میں روزہ توڑنے کی سزاء صرف قضاء ہے، دوسری صورت میں روزہ توڑنے کی سزا کفارہ ہے... یہ ایک بہت بڑی آسانی ہے جو اہلحدیث مذہب اپنے ماننے والوں کو دیتا ہے (المسلم نمبر ۵: ص ۱۸، ۱۹)۔

⑯ صدقۃ الفطر ہر شخص پر فرض ہے خواہ وہ غلام ہی کیوں نہ ہو اور شیر خوار بچہ ہی کیوں نہ ہو

، لیکن مذہب اہلحدیث کے نزدیک زکوٰۃ الفطر فرض نہیں بلکہ مناسب ہے اور یہ شرط کہ صدقۃ الفطر معاف بھی ہے۔ معلوم نہیں یہ کن احادیث کے الفاظ ہیں (المسلم نمبر ۸: ص ۱۶)۔

③ تقلید اور مقلد

① بتایئے ۱۲۰ھ تک جو مسلم تھے وہ کس امام کے مقلد تھے ؟... ۱۲۰ھ تک قطعاً سب غیر مقلد تھے بلکہ بقول شاہ ولی اللہ صاحب چوتھی صدی کے قبل تقلید خالص پر لوگ مجتمع نہیں ہوئے تھے تو گویا تین سو سال تک تقلید شخصی کا وجود نہیں تھا۔ الا ماشآء اللہ۔ چوتھی صدی سے تقلید نے زور پکڑنا شروع کیا اور تقریباً ایک ہزار سال تک اس کا زور رہا... ہر زمانہ میں ایسے لوگ بھی تھے جو اس تقلید سے بیزار تھے۔ غرض یہ کہ مسلمین یعنی کسی امام کی تقلید نہ کرنے والے ہمیشہ سے ہیں اور یہ کوئی نئی جماعت نہیں ہے البتہ تقلیدی مذاہب بعد میں نکلے اور یہ خیر القرون میں نہیں تھے... محدثین اور اولیاء اللہ سب عامل بالحدیث تھے۔ کوئی مقلد نہیں تھا (تلاش حق: ص ۴۱،۳۸)۔

② تقلید نہ صرف یہ کہ واجب نہیں بلکہ گمراہی کی جڑ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آباء اور علماء دونوں کی تقلید کی مذمت قرآن مجید میں کی ہے... اس آیت کی رو سے تقلید کا ڈانڈا شرک سے جاملتا ہے... ائمہ کا اختلاف اجتہادی تھا اور صرف اعمال میں تھا۔ مقلدین کا اختلاف تقلیدی ہے اور اس تقلیدی اختلاف کو شریعت کا درجہ دے دیا گیا ہے۔ بس یہی ایک ایسا اعتقادی نقص ہے جو شرک کی حدود میں داخل ہو جاتا ہے... اگر ہمارے عقیدے میں یہ بات نہ ہو کہ تقلید سے گمراہی پیدا ہوتی ہے تو ہمارا ایمان کیسے کامل ہوگا۔ اس عقیدہ کو بھی جزو ایمان بنانا چاہیے (تلاش حق: ص ۶۶،۵۵،۵۴)۔

③ امام ابو حنیفہؒ کے قول سے ہی تقلید اکسی چیز کو ماننا حرام ہو گیا۔ لہٰذا مقلدین کا طریقہ حرام ہوا اور اس لحاظ سے وہ سنت نہیں ہو سکتا... تقلید یقیناً بدعت ہے کیونکہ خیر القرون میں اس کا وجود نہیں تھا۔ لہٰذا مقلد کی نماز ہی قبول نہیں ہوتی۔ اس کے پیچھے نماز پڑھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا... علماء کا شریعت سازی کرنا شرک ہے اور کیونکہ تقلید کو جو کہ خیر القرون میں نہیں تھی، رائج کر کے دین میں داخل کر لیا گیا ہے لہٰذا یہ لوگ شرک کے مرتکب ہوئے۔ پھر تقلید کے ساتھ شریعت سازی مستقل صورت میں مقلدین میں سرایت کرتی چلی گئی... موجودہ مذاہب اور تقلید باطل اور شرک ہیں (تلاش حق: ص ۹۰، ۱۰۸، ۱۲۷، ۱۲۸)۔

④ تقلید اول تو علم کا نام نہیں، بے علمی کا نام ہے... لہٰذا اللہ کا ولی کبھی جاہل نہیں ہو سکتا۔ دوم۔ تقلید بدعت ہے۔ شرک ہے۔ لہٰذا کوئی ولی اللہ مقلد بھی نہیں ہو سکتا۔ اب اگر کسی مقلد سے کرامات کا ظہور بھی ہو تو وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ ہندو سادھوؤں سے ہوتا ہے۔ لہٰذا اگر کوئی مقلد ولی مشہور ہو تو ہم اس کو ولی تسلیم نہیں کریں گے اور اگر وہ واقعی ولی ہو تو اس کو مقلد تسلیم نہیں کریں گے، اس لئے کہ اجتماع ضدین باطل ہے... غرض یہ کہ ہر معتمد علیہ ولی غیر مقلد تھا (تلاش حق ص ۱۲۹)۔

⑤ ایک ہی شخص مقلد بھی ہو اور محقق بھی کبھی نہیں ہو سکتا کیونکہ اجتماع ضدین باطل ہے... تقلید شخصی بدعت ہے اور ہر بدعت دین میں اضافہ ہوتا ہے لہٰذا ہر بدعت شرک ہے ... تقلید کی وجہ سے فرقہ بندی پیدا ہوتی ہے (تلاش حق: ص ۱۴۴، ۱۹۳)۔

⑥ ماہر القادری صاحب نے یہ ثابت نہیں کیا کہ مقلد مسلم ہوتا ہے۔ پھر کیسے مان لیا جائے کہ وہ حنفی تھے تو بھی مسلم تھے... تقلید شرک ہے لہٰذا حنفیت کی وجہ سے ایمان کو جو نقصان پہنچتا ہے وہ ظاہر ہے... تقلید حرام ہوئی اور حرام کو حلال یا واجب کہنا کفر ہے... تقلید کا اضافہ کرنے والے اور تقلید کو حق سمجھنے والے شرک فی الشریعت کے مرتکب ہیں... تقلید شرک ہے تو پھر ظاہر ہے کہ مقلد ولی نہیں ہو سکتا... "فقہ" ایک خیر ہے۔ مقلد فقیہ نہیں ہوتا... مقلد اپنے امام کو مستقل بالذات مطاع سمجھتا ہے اور یہی شرک ہے... مقلد بہ یک وقت مجتہد کا بھی مقلد ہے اور آباء واجداد کا بھی مقلد ہے۔ یہ دونوں تقلیدیں جن کی مذمت میں قرآنی آیات شاہد ہیں اس میں موجود ہوتی ہیں... تقلید سے خواہش پرستی پھیلتی ہے... تقلید گمراہی پھیلاتی ہے... یہ صحیح نہیں کہ ان چار مذاہب کی تقلید کے جواز پر امت کا اجماع ہے (التحقیق فی جواب التقلید: ص ۴، ۵، ۸، ۱۱، ۱۶، ۲۱، ۲۲، ۳۱، ۵۷، ۶۱)۔

⑦ جب کوئی شخص خواہ وہ عالم ہی کیوں نہ ہو کسی کی تقلید کا طوق گردن میں ڈال لیگا تو عقیدت کی وجہ سے اسے اپنے امام کی کوئی بات حدیث کے خلاف نظر ہی نہیں آئے گی اور شاذونادر ہی کوئی ایسا غیر متعصب مقلد ہوگا جو حدیث پر عمل کرے گا۔ لہٰذا تقلید ہی وہ چیز ہے جو حق کی طرف آنے سے روکتی ہے۔ لہٰذا تقلید ہی گمراہی کی بنیاد ہے... شارح قانون کی حیثیت سے بھی کسی انسان کی تقلید کرنا شرک ہے... مقلد کے نزدیک مجتہد کا قول حجت شرعیہ ہوتا ہے... مقلدین نے دل کھول کر شریعت سازی کی ہے (التحقیق فی جواب التقلید ص ۴۳، ۷۹، ۱۳۱، ۱۵۷)۔ مقلدین جانبدار ہوتے ہیں

لہٰذا ان کا قول حدیث کی صحت کے لئے معیار نہیں (برہان المسلمین: ص ۱۶۳)۔

⑧ دین اسلام میں تقلید شخصی بدعت ہے اور حرام ہے... یہود و نصاریٰ اور آج کے مذہبی مقلدین میں جو چیز قدر مشترک ہے وہ آیت کریمہ کی روشنی میں قابل غور و فکر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: انہوں نے اپنے علماء اور پیروں کو اپنا رب بنا لیا ہے (توبہ ۳۱)۔ بعینہ یہی روش آج بھی موجود ہے مگر تھوڑی سی ترقی کے ساتھ، اس امت نے علماء اور پیروں کے ساتھ ساتھ ائمہ اور اولیا کو بھی اپنا رب بنا لیا ہے۔ اہل کتاب تو اس روش کی وجہ سے مشرک کہلائے گئے مگر ستم ظریفی دیکھئے کہ آج کلمہ گو امت اہل کتاب جیسی مشرکانہ روش اور عقیدے کو اپنا کر بھی دائرۂ اسلام کے اندر تصور کی جاتی ہے... مذہب اور تقلید کا پٹہ گردن سے اتارنا ضروری ہے۔ اس کے بغیر کوئی بھی شخص خواہ کتنا ہی متقی اور پرہیزگار عابد و زاہد کیوں نہ ہو صراط مستقیم پر ہرگز گامزن نہیں ہو سکتا تحقیق کے لئے تقلید کا قلادہ گردن سے اتار پھینکنا لازمی ہے (المسلم نمبر ۶: ص ۲۶، ۲۷، المسلم نمبر ۷: ص ۴۷، دیوبند کے اکابر علماء کی ذہن سازیاں: ص ۲، ۳، ۲۵)۔

⑨ تقلید شرک ہے (توحید المسلمین: ص ۲۷۳)۔ مقلد بھی اگر اپنے امام کو عقیدتاً شارع نہ بھی سمجھے پھر بھی عملاً وہ ان کو شارع سمجھتا ہے۔ لہٰذا وہ اسی طرح مشرک ہے جس طرح کفار مکہ (التحقیق فی جواب التقلید، اشاعت پنجم ۱۹۸۸ء: ص ۶۸)۔ [بعد کی اشاعتوں میں عبارت کا آخری حصہ تبدیل کر دیا گیا ہے]... لہٰذا وہ شرک فی التشریع کا مرتکب ہے (اشاعت نمبر ۸، ۱۹۹۳ء: ص ۶۸)۔

⑩ (خیراتی صاحب) ہمیں مقلد جیسے لفظ سے مخاطب کر رہے ہیں یعنی جماعت المسلمین کو مقلدین کہہ کر مشرک ہونے کا فتویٰ دے رہے ہیں (ایک معترض کی غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ: ص ۳۶)۔ ہم نے تقلید کو کفر تو کہا لیکن مقلد کو کہیں بھی کافر نہیں کہا... ہم نے فعل تقلید کو کفر کہا (الجماعۃ: ص ۳۹)۔

④ مدارس

دو قسم کے مدارس: دینی اور دنیوی۔ دینی مدارس کی طرف رغبت بہت کم۔ ان مدارس کے حصہ میں عموماً کند ذہن اور وقت گذارنے والے طلباء آتے ہیں۔ وہ نہ صحیح معنی میں عالم بنتے ہیں اور نہ محقق... موجودہ معاشرہ میں نہ ان کا کوئی وقار ہوتا ہے اور نہ عزت۔

دنیوی مدارس کا حال کس سے پوشیدہ ہے۔ غیر اسلامی ماحول، غیر اسلامی تربیت... اسلامی

علوم سے قطعاً نا آشنا، اسلامی اخلاق اور عمل سے قطعاً بے بہرہ، احساس کمتری کا شکار... غرض یہ کہ دونوں قسم کے مدارس میں اسلامی جذبہ کا تقریباً فقدان ہے۔

...الغرض دونوں قسم کے مدارس میں اسلام کی حقانیت کا سکہ نہیں بٹھایا جاتا۔ دینی مدارس میں فرقہ واریت نے جڑ پکڑ رکھی ہے اور دنیوی مدارس میں الحاد کے جراثیم کی ایسی زبردست یورش ہے کہ الامان الحفیظ... دینی مدارس بے رونق ہیں اور صحیح اسلامی جذبہ سے عاری ہیں، دنیوی مدارس بارونق ہیں لیکن اسلام سے کوسوں سے دور... ان تمام حقائق کو پیش نظر رکھتے ہوئے جماعت المسلمین نے اپنا تعلیمی منصوبہ مرتب کیا (فتنے اور ان کا سدباب: ص ۴۰، ۴۱، ۴۴، ۴۶)۔ ایسا منصوبہ بنایا جس میں دینی و دنیوی تعلیم کا حسین امتزاج ہو۔ اس منصوبہ کے تحت انشاء اللہ ایسے اسکول اور کالج کھولے جائیں گے جن سے فارغ ہونے والے طلباء نہ صرف ایم، اے۔ ایم، ایس سی ہوں گے بلکہ باعمل عالم دین بھی ہوں گے (ارکان جماعت کیلئے ہدایات: ص ۱۳)۔

⑤ متفرقات

① من غشنا فلیس منا (صحیح مسلم) جو ہمیں دھوکا دے وہ ہم میں سے نہیں۔ جب سامان تجارت کو فروخت کرنے کے سلسلہ میں اگر کوئی شخص دھوکا دیتا ہے تو حدیث مذکورہ بالا کی رو سے وہ جماعت المسلمین سے خارج ہو جاتا ہے تو... (مدلس راوی) ہرگز امام یا محدث نہیں ہوگا بلکہ بہت بڑا دھوکے باز ہوگا اور حدیث مذکورہ بالا کی روشنی میں جماعت المسلمین سے خارج سمجھا جائیگا (اصول حدیث: ص ۱۳)۔

② (ایک شخص نے امام احمد بن حنبلؒ اور امام یحیٰی بن معینؒ کے نام پر روایت گھڑی یعنی جھوٹ بولا تو اس شخص کے بارے میں مسعود احمد صاحب فتویٰ دیتے ہیں کہ) ایسے شخص کی شکایت فوراً ہونی چاہیے تھی اور اس کو پھانسی پر لٹکا دینا چاہیے تھا (جماعت المسلمین پر اعتراضات اور ان کے جوابات: ص ۳۵)۔

③ (سنت کا) ترک معمولی گناہ ہے (حوالہ مذکورہ: ص ۴۳)۔

④ (ٹیلیوژن کو) مسلم بنایا جاسکتا ہے (حوالہ مذکورہ: ص ۴۶)۔

⑤ آدمی جب گمراہ ہو جاتا ہے تو پھر وہ لوگوں کے دلوں کی بات بھی جاننے لگتا ہے (تحقیق مزید میں تحقیق کا فقدان: ص ۱۹)۔

⑥ سفید بال رکھنا خلاف اسلام ہے... اسلام قبول کرنے کے بعد ڈاڑھی رنگنا فرض ہے (سفید ڈاڑھی رکھنا خلاف سنت ہے: ص ۵، ۱۶)۔

⑦ جو شخص حرمین میں کسی جگہ مرا تو اللہ عزوجل قیامت کے دن اس کو امن والے حضرات میں اٹھائیگا (ملخصاً از معجزات: ص ۱۳)۔

⑧ اللہ تعالیٰ کو قدرت ہے کہ وہ اس شخص کی لاش کو پیدا کرے جس کو شیر نے کھالیا ہو یا جس کی لاش کو جلا دیا گیا اور پھر اس کو اس کی ارضی قبر میں لے آئے جہاں اسے عذاب ہو اور پھر اسی ارضی قبر سے وہ زندہ کرکے اٹھایا جائے۔ کیونکہ ہر شخص کا ارضی قبر سے نکلنا قرآن مجید سے ثابت ہے تو پھر ہر شخص کی ارضی قبر کا ہونا بھی ضروری ہے... بعض مردوں کو اللہ تعالیٰ کسی خفیہ طریقہ سے جس کا علم ہم کو نہیں ان کی مقررہ قبر میں رکھ کر یا رکھوا کر زمین کے سپرد کر دیتا ہے... زمین میں مرنا اور زمین سے اٹھایا جانا یہ تسلسل بتا رہا ہے کہ درمیانی وقفہ کیلئے کوئی اور جگہ نہیں ہے۔ درمیانی وقفہ بھی اسی قبر میں گزرے گا... جب ہر شخص قیامت تک ارضی قبر میں رہیگا تو پھر ظاہر ہے کہ جس شخص پر بھی عذاب ہوگا وہ اسی قبر میں ہوگا... اس قبر میں اللہ تعالیٰ ہر انسان کو مرنے کے بعد یا تو انسانوں کے ذریعہ دفن کرا دیتا ہے یا کسی اور طریقہ سے اسے اس کی ارضی قبر میں پہنچا دیتا ہے اور پھر اس قبر میں جس کو چاہتا ہے عذاب دیتا ہے... عذاب قبر اسی ارضی قبر میں اسی دنیاوی جسم پر ہوتا ہے (عذاب قبر کہاں ہوتا ہے؟: ص ۱۸، ۱۹، ۲۱، ۲۲، ۲۴)۔ مردے کو ارضی قبر ہی میں عذاب ہوتا ہے... جو شخص ان احادیث کے مطابق عقیدہ نہیں رکھتا وہ مومن نہیں ہو سکتا (حوالہ مذکورہ: ص ۷)۔

⑨ شادی کے لئے بالغ ہونے کی شرط کس نے لگائی ہے۔ بالغ ہونے کی شرط لگانا لغو ہے (بوقت شادی حضرت عائشہؓ کی عمر؟: ص ۵)۔

⑩ کھڑے ہو کر پینے سے پیٹ میں خرابی پیدا ہوتی ہے روحانی بیماری پیدا ہوتی ہے... کھڑے ہو کر پینا شیطانی عمل ہے... کھڑے ہو کر کھانا برا کام ہے... کھڑے ہو کر کھانا حرام ہے۔ خبیث ہے اور موجب گناہ ہے (کھڑے ہو کر کھانا اور پینا خلاف سنت ہے: ص ۲، ۱۴، ۱۵)۔

⑪ (خصی) جانور کی قربانی کیسے ہو سکتی ہے۔ ہرگز ایسے جانور کی قربانی نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا قربانی کرنے والے حضرات جانور خریدتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ جانور... خصی نہ ہو ورنہ قربانی نہیں ہوگی... جماعت المسلمین ببانگ دہل بیان کرتی ہے کہ نہ خصی جانور کی قربانی کی جائے (کیا

خصی جانور کی قربانی جائز ہے ؟ : ص ۲، ۱۶)۔

⑫ امام مہدیؒ کی خصوصیات :- ... اللہ تعالیٰ کی جانب سے ان کو خاص ہدایت عطا کی گئی ہوگی... امام مہدیؒ خوبصورت ہوں گے... ان کا لقب مہدی ہوگا... وہ حسین چہرے والے ہوں گے (امام مہدیؒ اور انکی خصوصیات : ص ۲، ۵، ۶)۔

⑬ اعتراض : اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ خوارج دین سے سر منڈانے کی وجہ سے نکل گئے تو ہمیں اس کی عیادت کرنی چاہیے اور اسکی ذہنی حالت پر افسوس بھی کرنا چاہیے... اس دور میں مسعود احمد صاحب اور ان کی ہم مذہب و مشرب جماعتیں پوری طرح مسلک خوارج پر گامزن ہیں۔

جواب (محمد یوسف صاحب مدیر "المسلم") :- جی ہاں موصوف ہی کی عیادت کرنی چاہیے اور ان کی ذہنی حالت پر افسوس بھی کرنا چاہیے کیونکہ حدیث ہی میں یہ صراحت آئی ہے کہ سر منڈانا خارجیوں کی علامت ہے... ہم تو سر نہیں منڈاتے (پیش لفظ تحقیق مزید میں تحقیق کا فقدان : ص ۱۱)۔

⑭ سوال :- آپ کی پیش کردہ روایت میں الجماعۃ پر جو "ال" داخل کی گیا ہے وہ لام تعریف ہے یا لام زائدہ یا لام موصولہ ؟ اگر لام تعریف ہے تو پھر لام عہد ہے یا لام جنس یا لام استغراق ؟ اگر لام عہد ہے تو پھر خارجی یا ذہنی ؟

جواب (محمد یوسف صاحب) :- "ال" کی اضافت یہاں خصوصیت پر دال کرتی ہے، جیسا کہ اگر کہا جائے مدینہ تو کوئی بھی شہر ہو سکتا ہے لیکن المدینہ کہا جائے تو مدینۃ النبی کے سوا کچھ نہیں ہوتا (حوالہ مذکورہ : ص ۷)۔

⑮ اعتراض :- جس حدیث کا آپ حوالہ دے رہے ہیں اس میں تو "رومالی" پر پانی چھڑکنے کا کوئی حکم نہیں البتہ "شرم گاہ" پر پانی چھڑکنے کا ذکر ہے... کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ "فرج" کا ترجمہ "رومالی" کس لغت کی رو سے کیا گیا ہے ؟ اس روایت کی رو سے تو آپ کو وضوء کے بعد شرم گاہ پر پانی چھڑکنا چاہیے لیکن آپ ایسا نہیں کرتے کیوں ؟

جواب (محمد اشتیاق صاحب) :- (شرم گاہ پر پانی چھڑکنا) ایسا کرنا ہر ایک شخص کیلئے محال ہے... "فرج" کا ترجمہ شرمگاہ بھی ہے اور کپڑے کا ایک ٹکڑا یا پھٹن بھی ہے... (وضو میں) آپ تو بالوں پر مسح کرتے ہیں۔ لہٰذا سر منڈا کر سر کا مسح کیا کریں... آپ کو گھٹنے کھول کر سجدہ کرنا چاہیے۔ یعنی گھٹنوں کے کپڑے پھاڑ دیجئے... سوتے وقت جب ان تینوں سورتوں کو پڑھیں تو ننگے ہو

جایا کریں۔اس قسم کی اور متعدد مثالیں دی جاسکتی ہیں. لہٰذا معلوم ہوا کہ بال سر پر ہوتے ہیں۔دو اعضاء پر کپڑے ہوتے ہیں اور جسم پر ہاتھ پھیرتے وقت جسم پر ہاتھ نہیں پھیرے جاتے بلکہ کپڑوں پر ہاتھ پھیرے جاتے ہیں کیونکہ جسم پر کپڑے ہوتے ہیں۔اسی طرح شرم گاہ پر کپڑا ہوتا ہے تو چھیٹے رومالی یعنی کپڑے پر مارے جاتے ہیں(تحقیق مزید میں تحقیق کا فقدان : ص ۳۱، ۳۲)۔

(۱۶) "منہاج المسلمین" ترجمہ کی کتاب نہیں ہے... منہاج میں ترجمہ نہیں کیا گیا ہے بلکہ قرآن مجید واحادیث نقل کر کے مسائل اخذ کئے گئے ہیں(حوالہ مذکورہ : ص ۳۱)۔اسلام ایک کامل دین اور مکمل ضابطۂ حیات ہے...اس ضابطے کو ہم منہاج المسلمین کے نام سے شائع کر رہے ہیں۔ منہاج المسلمین میں ہم نے کسی ضعیف حدیث سے استدلال نہیں کیا۔تمام احادیث جن سے استدلال کیا گیا ہے صحیح ہیں یا حسن ہیں(مقدمہ منہاج المسلمین : ص ۳)۔

(۱۷) قائلین رفع نے "وقال حين سجد هكذا" سے استدلال کیا ہے یعنی "اور کہا جب سجدہ کیا تو اسی طرح کیا"۔ یہ اس کے صحیح معنی نہیں ہیں۔ صحیح معنی یہ ہیں کہ "اور جب سجدہ کیا تو اس طرح جھکے"... قائلین رفع نے "قال" کے معنی کئے ہیں "کہا" اور ہم نے "قال" کے معنی کئے ہیں "جھکا"۔ قائلین رفع نے ہم سے مطالبہ کیا ہے کہ ہم "قال" کے معنی "جھکا" لغت سے ثابت کریں۔ لیجئے ہم ثابت کرتے ہیں۔المنجد میں ہے :-...ویاتی بمعنی مات وغلب ومال واقبل واستراح... غور فرمائیں۔قال کے معنی ہیں "مال" اور مال کے معنی ہیں "جھکا" (سجدوں میں رفع یدین ثابت نہیں : ص ۷، ۸)۔

(۱۸) اعمال کی خرابی سے کافر نہیں ہوتا(الجماعۃ : ص ۳۸)۔

(۱۹) کھاپی کر روزہ توڑنے اور جماع کر کے روزہ توڑنے میں کوئی فرق نہیں(المسلم نمبر ۵ : ص ۱۸)۔

(۲۰) عورت جب...(نفاس) میں ہو تو صوم نہ رکھے۔بعد میں گنتی پوری کرے (صوم المسلمین : ص ۳۰)۔

(۲۱) سوال :-کسی شہر میں مسلمین کی مسجد نہیں ہے اور مسلم اکیلا ہے جمعۃ المبارک کا دن ہے تو وہ جمعہ کیسے ادا کرے ؟

جواب :-ایسی صورت میں اس مسلم کی شرعی مجبوری ہے اور شرعی عذر کی بناء پر وہ جمعہ پڑھنے کے بجائے ظہر پڑھے گا(مجلۃ المسلمین، ستمبر ۲۰۰۱ء : ص ۳۸)۔

(۲۲) سب سے پہلے سانحہ کربلا کی باعث ہماری وحدت اور اجتماعی قوت دو ٹکڑے ہو گئی دین کے بھی دو واضح ٹکڑے ہو گئے محمدی مسلمین اور شیعان علی دین کے لحاظ سے الگ الگ ہو گئے محمدی مسلمین بشکل جماعت المسلمین بارہ خلفاء تک دینی لحاظ سے واعتصموا بحبل الله جميعاً ولا تفرقوا کے مصداق رہے بعد ازاں تقلیدی فقہی فرقوں نے وجود میں آنا شروع کیا جماعت المسلمین کی اجتماعی قوت ختم ہو گئی (مجلۃ المسلمین، مارچ ۲۰۰۲ء ص ۱۵)۔

(۲۳) خاکہ انسان کے اپنے ذہن کی تخلیق ہے فوٹو گرافی اللہ کی تخلیق شدہ چیزوں کا ہو بہو عکس ہے روز محشر خاکوں ہی میں جان ڈالنے کو کہا جائے گا لیکن جان نہ ڈالی جا سکے گی فوٹو میں جان ڈالنے کو کہا ہی نہیں جائے گا چونکہ یہ انسان کے ذہن کی تخلیق نہیں ہے اللہ کی تخلیق شدہ چیز کا عکس ہے یہ اللہ کو علم ہے کہ موجودہ فوٹو گرافی میں انسان نے جان ڈال دی ہے چلتی پھرتی بولتی فوٹو گرافی ہے (مجلۃ المسلمین، مارچ ۲۰۰۲ء: ص ۱۴)۔

(۲۴) مسجد میں بلند آواز سے گم شدہ جانور کو تلاش نہ کرے (صلوۃ المسلمین: ص ۱۴۳)۔

(۲۵) ...اذا کان الماء قلتين لم يحمل الخبث وفی رواية لم ينجس (ابو داؤد)۔ جب پانی بہت زیادہ مقدار میں ہو (مثلاً سمندر، دریا، جھیل، ہند وغیرہ) تو وہ گندگی پڑنے سے ناپاک نہیں ہوتا (حوالہ مذکورہ: ص ۸۲)۔

(۲۶) "قلتین" کا لفظ تو صحیح حدیث میں ہے لیکن "قلتین" کے معنی "دو مٹکے" کسی بھی صحیح حدیث سے ثابت نہیں... "قلتین" سے پانی کی وہ مقدار مراد ہو سکتی ہے کہ جس پانی کو اگر درمیان میں سے پھاڑ دیا جائے تو دونوں طرف پانی کے پہاڑوں کا چوٹیاں محسوس ہوں (مذاہب خمسہ اور دین اسلام: ص ۳۶، ۳۷)۔ "قلہ" پہاڑ کی چوٹی کو کہتے ہیں۔ قلتین کے معنی پہاڑ کی دو چوٹیاں (صلوۃ المسلمین: ص ۸۲)۔ اس سے مراد کثیر پانی ہے جیسے ایک ہاتھی ڈوب پانی، دو ہاتھی ڈوب پانی سے کثیر پانی مراد ہوتا ہے (حوالہ مذکورہ، اشاعت اول ۱۹۸۷ء: ص ۸۰)۔

☆☆☆☆☆☆

باب ہشتم

① امیر، امام، اولوالامر، حاکم

① "اولوالامر" سے مراد نہ مجتہدین ہیں نہ علمائے مقلدین ہیں نہ اور علماء۔ بلکہ اس سے مراد حکام ہیں کہ ان میں سے بعض حکام کے پاس تحقیق و تفتیش کے وسائل ہوتے ہیں اور بعض کے پاس نہیں۔ لہٰذا جن حکام کے پاس تفتیش کے وسائل اور متعلقہ عملہ ہوگا وہی تحقیق و تفتیش کر سکتا ہے (التحقیق فی جواب التقلید، اشاعت ثانی ۱۹۷۷ء: ص ۳۸)۔ نوٹ: بعد کی اشاعتوں میں "حکام" کی جگہ "امراء" کر دیا گیا ہے۔

② حدیث (حضرت معاذ بن جبلؓ) میں گورنر کے فیصلہ کے ذکر ہے... حضرت ابو موسیٰؓ کو بھی یمن کے ایک علاقہ پر گورنر بنا کر بھیجا گیا تھا... حضرت معاذؓ حاکم تھے۔ حاکم کو فیصلہ کرنا پڑتا ہے (التحقیق فی جواب التقلید اشاعت نمبر ۸، ۱۹۹۳ء: ص ۵۳، ۵۴، ۱۲۸)۔

③ ..."واولی الامر منکم"... اللہ نے حاکم وقت کے اقوال پر ایمان لانے کا حکم نہیں دیا... یعنی امت کو حاکم وقت سے اختلاف کا اختیار دیا... امیر کی اطاعت کا حکم صرف ایک آیت میں ہے، پھر اس آیت میں بھی حکم امیر کو آخری سند کا درجہ نہیں دیا گیا بلکہ اس سے اختلاف کی اجازت دی گئی... حاکم کی اطاعت کو کہیں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت نہیں فرمایا (تفہیم اسلام: ص ۱۹۲، ۱۹۳)۔

④ خیار ائمتکم: تمہارے بہترین حکمران... شرار ائمتکم: تمہارے بدترین حکمران (صلوٰۃ المسلمین اشاعت نمبر ۸، ۱۹۹۴ء: ص ۳۰)۔

⑤ ...وان لا ننازع الامر اهله: اور بیعت میں یہ چیز بھی شامل تھی کہ حکام سے حکومت کے معاملہ میں جھگڑا نہ کریں... ثابت ہوا کہ حاکم وقت سے... معلوم ہوتا ہے کہ حاکم وقت سے اس وقت جنگ کی جائے جب وہ صلوٰۃ چھوڑ دے (صلوٰۃ المسلمین، اشاعت دوم ۱۹۸۲ء: ص ۳۰، ۳۱)۔

[نوٹ: بعد کی اشاعتوں میں "حکام اور حاکم وقت" کی بجائے "امیر" اور "حکومت" کی بجائے "امارت" کر دیا گیا ہے]

⑥ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:۔ جو شخص اس حالت میں مر جائے کہ اس پر امام جماعت نہ ہو تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی (رواہ الحاکم)۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر مسلم کو اس حالت میں مرنا چاہیے کہ وہ کسی امام کا ماتحت ہو... امام کی اطاعت کیلئے حکومت کی کوئی شرط نہیں

ہے۔ لہٰذا امام جیسا بھی ہو اس کی اطاعت کرنی ہو گی (امیر کی اطاعت: ص ۱۷، ۱۸)۔

⑦ امام جماعت اور امیر جماعت ہم معنیٰ ہیں... امیر اور امام میں کوئی فرق نہیں۔ یہ دونوں لفظ ایک دوسرے کے بجائے استعمال ہوتے رہتے ہیں... ایسا نہیں ہو سکتا کہ کسی شخص کو امیر کہا جائے اور وہ "حکم والا" نہ ہو۔ امیر ہر حال میں "حکم والا" ہو گا۔ اس کا حکم ہر حال میں اور ہر وقت مانا جائیگا۔ اگر کسی شخص میں "حکم والا" ہونے کی صفت ہر حال میں نہ پائی جائے تو اسے آمر تو کہہ سکتے ہیں اور وہ بھی صرف اس وقت تک جب تک وہ حکم دینے کا فعل کر رہا ہو لیکن اسے امیر نہیں کہہ سکتے (امیر کی اطاعت: ص ۱۴، ۱۸)۔

⑧ اطاعت کے لحاظ سے اولوا الامر یا امیر کی بس ایک قسم ہے یعنی ہر امیر واجب الاطاعت ہے۔ ہر امیر سیاسی ہوتا ہے کیونکہ سیاست اسلام کا جزو اعظم ہے... جماعت کے سربراہ کو امیر یا امام کہتے ہیں... جماعت کے سربراہ کی اطاعت فرض ہے... فرض کا تارک یقیناً گنہگار ہے... جماعت کے سربراہ کو وہ تمام اختیارات حاصل ہیں جو شریعت نے امیر یا امام کے لئے متعین کیے ہیں... جماعت کے سربراہ کو اولوا الامر کہہ سکتے ہیں... غیر اولی الامر سے مراد امیر ہو ہی نہیں سکتا۔ مامور ہو سکتا ہے (امیر کی اطاعت: ص ۲۸ تا ۳۰)۔

⑨ ...واولی الامر منکم... اس آیۂ مبارکہ سے اولوا الامر یعنی امراء کی اطاعت فرض ہوئی۔ اس آیت میں امراء کے ساتھ حکومت کی کوئی شرط اللہ تعالیٰ نے نہیں لگائی لہٰذا ہر امیر کی اطاعت فرض ہے۔ اپنی طرف سے حکومت کی شرط کتاب اللہ پر زیادتی ہے اور یہ کفر ہے... امیر کی اطاعت کیلئے حدیث میں کوئی شرط نہیں ہے۔ اپنی طرف سے حکومت کی شرط لگانا شریعت سازی ہے اور یہ شرک ہے (امیر کی اطاعت: ص ۳، ۴)۔

⑩ امیر سفر کی بغیر حکومت کے اطاعت ضروری ہے تو امیر جماعت کی بھی بغیر حکومت کے اطاعت ضروری ہے۔ نہ آیت میں اور نہ کسی حدیث میں امیر کی اطاعت کیلئے حکومت کی شرط لگائی گئی ہے اور نہ لگائی جا سکتی ہے۔ حکومت کی شرط لگانا خود ساختہ ہے لہٰذا کالعدم ہے۔ شوہر اور ماں باپ کی اطاعت بھی فرض ہے لیکن ان کی اطاعت کیلئے بھی حکومت کی شرط نہیں تو آخر امیر جماعت کیلئے حکومت کی شرط لگانا کس حد تک صحیح ہے۔ یقیناً یہ شرط لغو ہے (امیر کی اطاعت: ص ۲۰)۔

(۱۱) امیر کے تمام احکام اعلائے کلمۃ الحق ہی کے گرد گھومتے ہیں لہٰذا اس کے ہر حکم کی اطاعت کرنی ضروری ہے (امیر کی اطاعت: ص ۲۵)۔ امیر کے معنی ہیں امر والا یعنی حکم والا لہٰذا حکام سے بھی امیر بے حکومت مراد ہو سکتا ہے (الجماعۃ القدیمۃ: ص ۱۶)۔ اولوالامر میں ہر قسم کا امیر شامل ہے۔ حکومت کی قید خود ساختہ ہے (الجماعۃ: ص ۴۹)۔

(۱۲) بیعت لیتے وقت خلیفہ یہ کہے .... حاکم وقت کی بیعت بہت ضروری ہے (منہاج المسلمین، اشاعت اول ۱۴۰۳ھ؁ ۱۹۸۳ء: ص ۴۹۲، ۴۹۳)۔ [بعد کی اشاعتوں میں "خلیفہ" اور "حاکم وقت" کی بجائے "امیر" لکھ دیا گیا ہے۔ دیکھئے: اشاعت نمبر ۸، ۱۹۹۴ء: ص ۶۸۲]

(۲) خلیفہ، خلافت، حکومت

(۱) یہ تو صحیح ہے کہ خلیفہ کو بھی امیر یا امام کہا جاتا ہے... ہر خلیفہ امیر یا امام ہوتا ہے لیکن ہر امیر یا امام خلیفہ نہیں ہوتا... امیر جماعت خلافت کے حصول کیلئے جدوجہد کرتا ہے لہٰذا اس جدوجہد کے زمانہ میں اس سے خلیفہ کے فرائض کی ادائیگی کا مطالبہ کرنا بالکل لغو ہے... امیر جماعت بھی امیر ہوتا ہے اور خلیفہ بھی امیر ہوتا ہے تو کیا امیر جماعت سے اس حال میں کہ وہ خلیفہ بننے کی کوشش کر رہا ہو یہ مطالبہ کیا جا سکتا ہے کہ وہ خلیفہ کے فرائض انجام دے۔ ہرگز نہیں۔ محض امارت کی یکسانیت اس بات کی متقاضی نہیں ہو سکتی کہ ہر امیر سے خلیفہ کے فرائض کی ادائیگی کا مطالبہ کیا جائے (امیر کی اطاعت: ص ۲۱، ۲۲)۔

(۲) ائمہ... کا ترجمہ حکام آپ نے کیا ہے۔ امیر کے معنی ہیں "امر والا" یعنی "حکم والا" لہٰذا حکام سے بھی امیر بے حکومت مراد ہو سکتا ہے کوئی ایسی دلیل پیش کیجئے جس سے ثابت ہو کہ امام یا امیر سے مراد خلیفہ ہے (جماعت المسلمین پر اعتراضات اور ان کے جوابات: ص ۱۳)۔

(۳) یہ کہنا صحیح نہیں کہ جہاں کہیں امیر یا امام کا لفظ آئے گا اس سے مراد خلیفہ ہی ہوگا... قرآن مجید اور احادیث سے اس مفروضہ کا کوئی ثبوت نہیں، ہر خلیفہ امیر یا امام ہوتا ہے لیکن ہر امیر یا امام خلیفہ نہیں ہوتا... "جماعت المسلمین و امامھم" سے ہماری مراد حکومت نہیں ہے ہماری مراد یہ ہے کہ جماعت المسلمین ہی خلافت کا پیش خیمہ ہوتی ہے (حوالہ مذکورہ: ص ۵، ۲۱)۔

(۴) خلیفہ تو میں نے خود کو کبھی نہیں کہا مگر میں خلیفہ کے انتظار میں بھی نہیں ہوں کہ جب وہ

آئے گا تو بیعت کر لوں گا۔ ہمارا مقصد تو یہ ہے کہ ہم خلیفہ کو لائیں گے... ہر مسلم کا فرض ہے کہ وہ دین کو غالب کرے یہ اس کے فریضہ میں شامل ہے اور اسے غالب کرنے کی صورت یہی ہے کہ خلافت کیلئے کوشش کرے وہ خود خلیفہ نہیں ہوگا لیکن اس کی اطاعت اتنی ہی ضروری ہوگی جتنی کہ خلیفہ کی ہوگی اگر ایسا نہ ہو تو خلافت کبھی قائم ہی نہیں ہو سکتی اور احادیث میں یہ نہیں فرمایا گیا کہ صرف خلیفہ کی اطاعت کی جائے۔ امیر کی اطاعت پر بہت زور دیا گیا ہے (حوالہ مذکورہ: ص ۴۱، ۴۲)۔

⑤ رسول اللہ ﷺ کی مکی زندگی... حکومت الٰہیہ قائم کرنیکی منظم تحریک تھی... مکی زندگی میں بھی مسلمین... حکومت الٰہیہ کی منزل کی طرف رواں دواں تھے... حکومت الٰہیہ کے لئے جو تحریک چلائی جائے یا چلائی جا رہی ہے اس کیلئے اسوۂ حسنہ، رسول اللہ ﷺ کی مکی زندگی ہے، جس طرح مکی زندگی میں رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی جاتی تھی اسی طرح حکومت الٰہیہ کو قائم کرنے کی ہر تحریک میں امیر تحریک کی اطاعت لازمی ہوگی... الغرض امیر جماعت کی اطاعت بہت ضروری ہے اس لئے کہ اس کے بغیر حکومت الٰہیہ کا قیام ناممکن ہے (امیر کی اطاعت: ص ۲۲، ۲۳)۔

⑥ اعلائے کلمۃ الحق فرض ہے اور اس کیلئے خلافت کا قیام ضروری ہے۔ اگر اعلائے کلمۃ الحق فرض ہے تو... اسکے لئے ضرور ایک منظم تحریک چلانی ہوگی، ایک مضبوط جماعت بنانی ہوگی اور تحریک منظم اور جماعت مضبوط اسی صورت میں ہو سکتی ہے جبکہ امیر جماعت کی اطاعت فرض ہو... امیر کے تمام احکام اعلائے کلمۃ الحق ہی کے گرد گھومتے ہیں لہٰذا اس کے ہر حکم کی اطاعت کرنی ضروری ہے (امیر کی اطاعت: ص ۲۵)۔

⑦ خلافت کی تحریک میں رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی جاتی تھی اسی بنیاد پر خلافت کی ہر تحریک میں امیر جماعت کی اطاعت لازمی طور پر کی جائے گی (امیر کی اطاعت: ص ۲۴)۔

⑧ جماعت المسلمین کا قیام یقیناً خلافت کے متعلقات میں سے ہے کیونکہ جماعت المسلمین ہی خلافت کا پیش خیمہ ہوتی ہے (الجماعۃ القدیمۃ: ص ۱۱)۔

⑨ اگر اسلامی ریاست نہ ہو تو پھر جماعت کے اس امیر کی اطاعت کی جانی چاہیے جو جماعت اسلامی ریاست کو قائم کرنے کیلئے کوشش کر رہی ہو۔ ایسے امیر کی اطاعت کئے بغیر اسلامی ریاست کا قیام ناممکن ہے... اولو الامر میں ہر قسم کا امیر شامل ہے۔ حکومت کی قید خود ساختہ ہے... ایسی

صورت میں کہ قوت نافذہ یعنی خلیفہ موجود ہی نہ ہو تو خلافت کے قیام کیلئے کام کرنے والی جماعت کے امیر کی اطاعت اسی طرح لازمی ہوگی جس طرح خلیفہ کی۔ اگر ایسے امیر کی اطاعت نہ کی جائے تو قیام خلافت کا خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہوگا... جماعت المسلمین کا قائد خلیفہ تھا (الجماعۃ: ص ۴۹، ۵۱، ۵۹)۔

(۱۰) ...تلزم جماعة المسلمين وامامهم... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس شر کے زمانہ میں اسلامی حکومت نہیں ہوگی کیونکہ اسلامی حکومت کی موجودگی میں گمراہ کرنے والے داعی کیسے باقی رہ سکتے ہیں۔ مزید برآں اسلامی حکومت کا زمانہ تو خیر کا زمانہ ہوتا ہے نہ کہ شر کا (امیر کی اطاعت: ص ۱۷)۔ اگر خلفاء بھی بقول آپ کے سنت کے خلاف چلیں گے تو وہ خیر کا زمانہ کیسے ہوگا۔ کیا ترک سنت خیر ہے؟ (جماعت المسلمین پر اعتراضات اور ان کے جوابات: ص ۱۶)۔ حاکم ہو یا خلیفہ ہو اور فتنے بھی دندنا رہے ہوں یہ کیسے ممکن ہے؟ الجماعۃ سے مراد جماعت المسلمین ہے یہ صحیح ہے لیکن جماعت المسلمین سے مراد اقتدار اور حکومت ہے یہ بات صحیح نہیں ہے (ایک معترض کی غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ، ص ۳۰)۔

(۱۱) دنیا بھر کے نام نہاد مسلم ممالک میں کہیں بھی "الجماعۃ" یعنی منزل من اللہ دین کو قائم کرنے والی اسلامی حکومت موجود نہیں ہے (پیش لفظ جماعت المسلمین پر اعتراضات اور ان کے جوابات: ص ۲)۔

(۱۲) تقریر کرنے کا حق صرف دو آدمیوں کو حاصل ہے۔ امیر کو یا مامور کو۔ لیکن نہ یہاں کوئی امیر ہے نہ مامور ہے۔ لہٰذا ہر شخص کو بلغوا عني پر عمل کرنے کا حق حاصل ہے۔ جب خلافت راشدہ قائم ہو جائے گی تو پھر دیکھا جائے گا (تلاش حق: ص ۱۴۹)۔

(۱۳) صحابہ کرامؓ کے دور ہی میں بعض مخالف اسلام تحریکوں نے جنم لیا، جن میں خارجی اور سبائی تحریکیں سرفہرست ہیں... اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام کی بیخ کنی میں بھرپور کوشش کرتے رہے... فرقہ بندی کی ابتداء ہوئی اور اس طرح ایک اسلام کے کئی اسلام بن گئے... حمیت اور جہالت کی بنیاد پر سنتوں کو چھوڑا جانے لگا... صحابہ کرامؓ کے آخری دور میں ترک سنن کا معاملہ کافی ترقی کر چکا تھا (صلوۃ المسلمین: ص ۷، ۴۳، ۴۳۸، ۴۶۶)۔ صحابہؓ اور خصوصاً تابعین کے دور میں طرح طرح کے فتنے پھیل چکے تھے مثلاً سبائی فتنہ، خوارج کا فتنہ (التحقیق فی جواب التقلید: ص ۵۸)۔

(۱۴) مکہ میں تیرا سال گذارنے کے بعد، جب... مدینہ منورہ پہنچ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے جماعت کی بنیاد رکھی اور بحکم الٰہی "جماعت" بنائی (مختلف ادوار اور جماعت المسلمین: ص ۳)۔

(۱۵) اللہ تعالیٰ نے مدینہ منورہ میں آپ کی دعاء کی برکت سے حکومت قائم کردی۔ ظاہر ہے کہ رسول اللہ ﷺ پھر صاحب اقتدار و حکومت ہوگئے... جس طرح اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی حکومت رفتہ رفتہ قائم کردی ہمیں بھی رفتہ رفتہ حکومت دے دے گا۔ حکومت قائم کرنے کیلئے وقت لگتا ہے (ایک معترض کی غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ : ص ۳۴)۔

(۱۶) یہ صحیح ہے کہ امیر حکم دینے والے کو کہتے ہیں مگر لفظ "امارۃ یعنی حکومت سے نکلا ہے" یہ بات صحیح نہیں ہے... جب آپ لفظ حکومت استعمال کریں گے تو لوگ سمجھیں گے کہ کسی حکومت یا اقتدار کی بات ہو رہی ہے اور جب لفظ امارت کی بات کریں گے تو معلوم ہوگا بغیر حکومت امیر کی بات ہو رہی ہے۔ اصطلاح میں حکومت اور امارت دونوں الگ الگ استعمال ہوتے ہیں (حوالہ مذکورہ : ص ۳۵)۔ ہم باحکومت امیر اور بے حکومت امیر کی بیعت میں کوئی فرق نہیں کرتے اسلئے کہ حدیث میں "حکومت" کی شرط نہیں بیان کی گئی۔ بے حکومت امیر کے بغیر باحکومت امیر کا وجود میں آنا تقریباً ناممکن ہے (الجماعۃ : ص ۲۱)۔

(۱۷) اسلامی حکومت کیسے قائم ہوگی : حکومت الٰہیہ وہ صاحب اقتدار مسلم قائم کر سکتا ہے... جو فرقہ وارانہ مسلم نہ ہو... ایسا مسلم جب برسر اقتدار آئے گا تو وہ آتے ہی اعلان کرے گا :- ... حکومت کے سربراہ کو خلیفہ یا امیر المومنین کہا جائے گا... فرقے اور فرقہ وارانہ مذاہب کالعدم ہوں گے۔ فرقہ وارانہ نام لینا جرم ہوگا۔ سب مسلم ہوں گے اور سب کا نام صرف مسلم ہوگا (شریعت بل اسلام کے مطابق نہیں : ص ۱۹، ۲۰)۔

(۳) سلطان، سواد اعظم

(۱) سلطان کے معنی دلیل، حجت، اختیار اور قوت کے ہیں... حدیث مذکور کے پہلے جزء میں امیر کا لفظ ہے اور دوسرے جزء میں سلطان کا لفظ ہے جو امیر ہی کیلئے استعمال ہوا۔ کیونکہ امیر کو اپنے عہدہ امارت کی وجہ سے ایک قسم کی قوت حاصل ہوتی ہے اور کیونکہ اس کا حکم ماموین پر حجت ہوتا ہے اسی لئے اسے سلطان کہا گیا ہے۔ بادشاہ کو بھی اسی لئے سلطان کہا جاتا ہے کہ اسکے ہاتھ میں قوت ہوتی ہے اور اس کا فرمان رعایا پر حجت ہوتا ہے۔ الغرض ہر امیر کی اطاعت فرض ہے اور اس کی اطاعت سے ایک بالشت بھی علیحدہ ہونا ناجائز ہے... امیر ہی جماعت کی قوت کا مرکز ہے اور اس

مرکزیت ہی کی وجہ سے وہ خود ایک قوت اور سلطان ہے (امیر کی اطاعت : ص ۴، ۵)۔

② سلطان کے معنی ہیں قوت، حجت۔ امیر ہر حال میں اپنی مرکزی حیثیت کی وجہ سے ایک قوت ہوتا ہے۔ اس کا حکم اور فیصلہ جماعت کے افراد پر حجت ہوتا ہے۔ امیر تادیبی کاروائی بھی کرتا ہے، سزا بھی دیتا ہے اور یہ سب کچھ اس کے عہدۂ امارت کا نتیجہ ہوتا ہے (الجماعۃ القدیمۃ : ص ۱۷)۔

③ سلطان کے معنی حاکم یا خلیفہ کے کرنا غلط ہے۔ کیونکہ کسی حدیث میں لفظ خلیفہ یا حاکم نہیں روایت کیا گیا اور جب روایت نہیں کیا گیا تو سلطان کے معنی خلیفہ یا حاکم کے کیسے ہوگئے۔ اگر جناب مسعودؒ احمد صاحب نے سلطان کے معنی امیر کے لئے ہیں تو ان کا استدلال ازروئے حدیث اس لئے درست ہے کہ امیر اور امام دونوں الفاظ حدیث میں روایت کئے گئے ہیں ان احادیث میں جو فتنوں کے سلسلہ میں ہیں۔ لیکن کسی ایک بھی صحیح حدیث میں خیراتی صاحب خلیفہ یا حاکم کا لفظ نہیں دکھا سکتے... خیراتی صاحب نے حکومت اور اقتدار کو ثابت کرنے کیلئے جس لفظ "سلطان" سے استدلال کیا ہے وہ بے ثبوت اور محض کھینچاتانی ہے۔ اگر جناب یہ کہیں کہ جماعت کی وضاحت سلطان سے کی گئی ہے تو عرض ہے کہ... اگر کسی روایت میں حضرت ابن عباسؓ نے "سلطان" کا لفظ استعمال کیا ہے تو ان تمام احادیث کی روشنی میں لفظ "سلطان" کو جماعت کے معنی پر منطبق کیا جائے گا۔ لہٰذا سلطان اور جماعت ایک ہی چیز ہے (ایک معترض کی غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ : ص ۲۹ تا ۳۱، ۳۳)۔

④ "علیکم بالسواد الاعظم" کے معنی بڑی جماعت کے نہیں ہیں بلکہ امام، امیر، حاکم، سلطان اور کسی عقلمند ودانشمند کے ہوتے ہیں... یعنی امرآء حکام وغیرہ کو پکڑنا لازم ہے یعنی انتظامی امور میں ان کی اطاعت کرتے رہو۔ یعنی سواد اعظم سے مراد امرآء ہیں... کیونکہ امیر یا امام یا سلطان میں قوت ہوتی ہے۔ اسی بنیاد پر لوگوں کی متفق علیہ بات جو مل کر ایک قوت بن جاتی ہے سواد اعظم کہلاتی ہے... سواد اعظم سے مراد سلطان یا امیر وغیرہ ہی ہوتے ہیں اور یہی اس جملہ کا صحیح مطلب ہے (تحقیق صلاۃ : ص ۹،۳ تا ۲۱، ۳۳)۔

④ امیر قریشی یا غیر قریشی

① آج کل یہ اعتراض اور فتنہ اٹھ رہا ہے کہ امیر ہر حال میں قریشی ہی ہونا چاہیے... تقویٰ شعار، اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے والے، علم، تفہیم اور سیاست کو جاننے والے اگر دو

قریشی بھی ہوں تو ان کو ہی امیر بنانا، اگر یہ صفات ان میں نہ ہوں تو پھر تقویٰ، تفقہ فی الدین کو ملحوظ رکھتے ہوئے غیر قریشی کو بھی امیر بنایا جا سکتا ہے (کیا امیر کا قریشی ہونا ضروری ہے ؟ : ص ۲، ۳)۔

(۲) شروع زمانے میں کسی غیر قریشی کا خلیفہ ہونا درست نہیں ہے... اگر قریش امارت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو تفقہ فی الدین حاصل کریں... اگر متقی اور پرہیزگار انصاف کرنے والے، رحم کرنے والے، صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے، دینی علم اور سیاست کو سمجھنے والے قریش موجود ہیں تو قریش کو فضیلت ہے، خلافت و امارت انہیں کو دی جائے گی اور اگر یہ صفات قریش میں نہ ہوں تو غیر قریشی بھی امیر بن سکتا ہے (حوالہ مذکورہ : ص ۴، ۵، ۱۰)۔

(۳) " قريش ولاة الناس فى الخير والشرالى يوم القيمة" کے بارے میں عرض ہے کہ یہ کام اللہ تعالیٰ کا ہے۔ یہ ذمہ داری اللہ تبارک و تعالیٰ کی ہے... بہترین قریش کی موجودگی میں کسی غیر قریش کو امیر بنانے کا سوچنا ہی فضول ہے... اگر قریشی اہل نہ ملے تو غیر قریشی بھی امیر بن سکتا ہے... حبشی والی حدیث میں امارت عظمیٰ ہی کی بات ہو رہی ہے (حوالہ مذکور : ص ۱۱، ۱۲، ۱۳)۔

(۴) بارہ خلفاء کے بعد اہمیت قریشی یا غیر قریشی کی نہیں... بات فقط قریشی ہی کی ہوتی تو تمام انبیاء علیہ السلام قریشی ہوتے لیکن سوائے رسول اللہ ﷺ کے سب غیر قریشی تھے۔ کم از کم پہلے خلیفہ آدم علیہ السلام ہی قریشی ہوتے... امارت یا خلافت ابتداء میں بھی غیر قریش میں رہی اور بارہ خلفاء کے بعد امارت قریش سے چھین لی گئی اور غیر قریش کو دے دی گئی... اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایمان تقویٰ اور امامت دین اولین شرائط میں سے ہیں اور یہ شرائط کوئی بھی پورا کرتا ہو خواہ قریشی ہو یا غیر قریشی امارت و خلافت اسی کا استحقاق ہے صرف قریشی ہونا شرط نہیں (صدیق میمن کی طور کرانسگ : ص ۲۱ تا ۲۳)۔

(۵) جماعت، اجتماعیت

(۱) اجتماعیت اور اسلام لازم و ملزوم ہیں۔ انفرادیت کیلئے اسلام میں کوئی گنجائش نہیں سوائے اس صورت کے کہ کوئی دوسرا مسلم ہی موجود نہ ہو۔ اجتماعیت فرض ہے... جماعت سے منسلک رہنا فرض ہے... جماعت سے علیٰحدہ ہونا گناہ عظیم ہے... جماعت کو چھوڑنا اسلام کو چھوڑنا ہے... سفر میں بھی جماعت اور امیر ضروری ہے... بستی ہو یا جنگل ہر جگہ اجتماعیت ضروری ہے... جنگل

میں بھی جماعت اور امیر کا ہونا ضروری ہے . . .الغرض تین مسلم خواہ وہ سفر میں ہوں یا حضر میں، بستی میں ہوں یا جنگل میں انہیں اپنا ایک امیر مقرر کرنا چاہیے اور اجتماعی زندگی گذارنی چاہیے۔دین اسلام ایک اجتماعی نظام ہے...جماعت ضروری ہے اور جماعت کی بقاء کیلئے امیر کی اطاعت ضروری ہے (اجتماعیت اور اسلام : ص ۲ تا ۴)۔

(۲) ہوتا تو یہی آیا ہے کہ امیر پہلے ہوتا ہے۔وہ اسلام کی تحریک چلاتا ہے اور جماعت وجود میں آجاتی ہے لیکن یہ بھی بہت ہی تھوڑے عرصہ کیلئے ہوجاتا ہے کہ جماعت المسلمین وجود میں ہو اور امیر بعد میں مقرر ہو...افسوس ہے ایسے مسلمین پر۔فرقوں کی حکومت ہو،ان کا بول بالا ہو اور...انہیں کبھی احساس ہی نہ ہو کہ خلافت علی منہاج النبوت کا قائم کرنا ان پر فرض ہے...جماعت المسلمین ضرور بنانی چاہیے...انفرادی زندگی غیر اسلامی زندگی ہے۔مسلمین کو جماعت بنانی چاہیے اور ہم نے بنالی (مراسلہ مسعود احمد صاحب بنام محمد شفیق صاحب، ۸ ذوالقعدہ ۱۴۰۲ھ : ص ۱، ۶، ۸)۔

(۳) اسلام ایک عسکری نظام ہے،خانقاہی نظام نہیں ہے، مسلمین کا بچہ بچہ اسلامی فوج کا سپاہی ہے...اسلام ایک فوجی نظام ہے... مسلم مہد سے لیکر لحد تک اسلام کا ایک سپاہی ہے... مسلم ایک سپاہی ہے (تفہیم اسلام : ص ۲۹۸، ۲۹۹)۔

(۶) شورائیت، جمہوریت، آمریت، ملوکیت

(۱) غلام کو امیر بنائے جانے کی دو صورتیں ہیں :-(۱) کوئی خلیفہ کسی غلام کو امیر بنادے مثلاً مقامی امیر یا امیر لشکر وغیرہ (۲) مشورہ سے لوگ خود کسی کو اپنا امیر بنادیں مثلاً خلیفہ یا امیر جماعت (امیر کی اطاعت : ص ۱۰)۔

(۲) ''علیکم بالسواد الاعظم'' : ''بڑی جماعت کی پیروی کرو'' کا صحیح مفہوم...درحقیقت اس کا تعلق سیاسی امور سے ہے... مطلب یہ ہے کہ جہاں معاملات شوریٰ سے طے ہوتے ہوں،وہاں سواد اعظم کی بات تسلیم ہوگی۔اقلیت یا فرد کی بات ماننے سے تفریق پیدا ہوگی۔مثلاً اگر سواد اعظم نے کسی کو امیر منتخب کرلیا۔تو اب سواد اعظم کا ساتھ دینا ہوگا (تلاش حق : ص ۱۲۳، ۱۲۴)۔

(۳) اسلام میں شورائیت ہے، جمہوریت نہیں۔ شورائیت میں بھی جمہور شریک نہیں ہوتے بلکہ چند ذی علم اور ذہین اشخاص شریک ہوتے ہیں جن کو خلیفہ منتخب کرتا ہے، جمہور منتخب نہیں

کرتے۔ مزید برآں خلیفہ مشورہ تو لیتا ہے لیکن مشورہ کا پابند نہیں ہوتا (الجماعۃ: ص ۱۴)۔

④ جمہوریت میں شریعت کی جگہ عوام کے منتخب نمائندوں کے بنائے ہوئے قوانین لے لیتے ہیں اور یہ چیز بالکل اسلام کی ضد ہے... انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین کو انسانوں پر نافذ کرنا یا ان کو واجب التعمیل سمجھنا کھلا ہوا کفر ہے... سیاسی پارٹیوں کی بنیاد جمہوریت جیسے کفر پر رکھی جاتی ہے لہٰذا کسی مسلم کو کسی سیاسی پارٹی میں شریک نہیں ہونا چاہیے اور نہ ان کے ساتھ کسی قسم کا تعاون کرنا چاہیے... اللہ تعالیٰ کی شریعت اور اللہ تعالیٰ کے دین میں دوسروں کی شرکت صریح شرک ہے... لیکن تصوف اور جمہوریت میں تو اللہ تعالیٰ سے قانون سازی کا حق کلیتاً لے لیا جاتا ہے، یہ تو شرک سے بھی زیادہ بڑی کوئی چیز معلوم ہوتی ہے۔ العیاذ باللہ (توحید المسلمین: ص ۳۲۲ تا ۳۲۵)۔

⑤ جمہوریت کا دارومدار اکثریت پر ہے اور اکثریت کا جو حال ہے وہ کسی پر مخفی نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:- ولکن اکثر الناس لا یعلمون o لیکن اکثر لوگ علم نہیں رکھتے... جمہوریت میں مسلم اور کافر کا امتیاز نہیں ہوتا... اگر جمہوریت کو صرف مسلمانوں کی حد تک محدود کر دیا جائے تب بھی جمہوریت صحیح نہیں ہوگی (الجماعۃ: ص ۱۴)۔

⑥ خلیفہ کے انتخاب کیلئے بیعت عامہ کبھی نہیں ہوئی۔ اسلام میں جمہوریت جیسے شرک کا وجود ہی نہیں تو خلیفہ کے انتخاب کیلئے جمہور سے رائے کیسے لی جا سکتی ہے۔ بیعت انتخاب کیلئے نہیں ہوتی بلکہ خلیفہ کے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد ہوتی ہے... تاریخ اسلام میں ایسی کوئی مثال نہیں ملتی جس میں خلیفہ کے انتخاب کے لئے جمہور مسلمین نے رائے دی ہو اور پھر اکثریت کی بنیاد پر خلیفہ بنایا گیا ہو (الجماعۃ: ص ۱۹)۔

⑦ اسلام میں عوام کو اپنا حکمران خود منتخب کرنے کا حق یا اختیار نہیں ہے اور نہ ایسا کبھی ہوا۔ بیعت خلیفہ منتخب کرنے کیلئے نہیں ہوتی بلکہ منتخب خلیفہ کی اطاعت اور وفاداری کیلئے ہوتی ہے... عموماً یہ کہا جاتا ہے کہ اہل الرائے نے حضرت ابوبکرؓ کو خلیفہ منتخب کیا۔ یہ صحیح نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اشارۃً ان کو نامزد کر دیا تھا، اہل الرائے نے اسی نامزدگی کی بنا پر انہیں خلیفہ تسلیم کر لیا... اس کے بعد نامزدگی ہی چلتی رہی۔ نہ کبھی خلیفہ کا عوام نے براہ راست انتخاب کیا اور نہ ان کے معتمد علیہ اہل الرائے نے۔ الغرض اسلام میں نامزدگی ہی نامزدگی ہے۔ اس کے سوا کچھ نہیں... براہ کرم بتائیں

کہ مسلمانوں کو اختیار دینے کا ذکر کس کتاب میں اور کس سند سے ہے؟ (الجماعۃ: ص ۵۲، ۵۳)۔

⑧ اگر سید مسعودؒ احمد چاہتے تو اپنے بیٹے کو قریشی ہونے کی بنیاد پر منتخب کر کے وصیت کر جاتے لیکن وہ جانتے تھے کہ مخالفین اس پر بھی اعتراض کرینگے کہ جماعت کا احیاء کرنے والے نے ملوکیت کا ایک بار پھر احیاء کر دیا (صدیق میمن کی قلور کراسنگ: ص ۲۲)۔ آپ کا خلیفہ کے بجائے بادشاہ کا لفظ پیش کرنا بھی عجیب ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے نزدیک بادشاہت بھی اسلامی چیز ہے... سلطان سے مراد آپ کی بادشاہ سے ہے۔ بہت خواب!... کسی حدیث میں بادشاہ یا ملک کا لفظ نہیں ہے۔ عبد اللہ صاحب نے اپنی کتاب میں جگہ جگہ خلیفہ کی جگہ یا اس کے ساتھ ساتھ بادشاہ کا لفظ استعمال کیا ہے گویا ان کے نزدیک بادشاہت بھی اسلامی چیز ہے (الجماعۃ القدیمۃ: ص ۱۶، ۱۷، ۲۹)۔

⑨ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:- ... ثم یکون ملکا ورحمۃ... پھر بادشاہت اور رحمت ہوگی... ملوکیت ہوگی (ایک معترض کی غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ: ص ۳۵)۔

⑩ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری امت کے کچھ لوگ... سبز سمندر میں اس طرح چلے جا رہے تھے گویا وہ تخت نشین بادشاہ ہیں، یہ منظر مجھے بہت اچھا معلوم ہوا..." حضرت معاویہؓ اور ان کے ساتھیوں کو اللہ تعالیٰ نے... بادشاہوں کی سی شان و شوکت دی... حضرت یزیدؒ اور ان کے ساتھیوں کو اللہ تعالیٰ نے بڑے اعزاز کے ساتھ پیش کیا، ان کو بادشاہوں کی سی شان دی گئی، شاہانہ کروفر اور شان و شوکت... یہ تمام باتیں بتا رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت یزیدؒ اور انکے ساتھیوں سے صرف خوش ہی نہیں بلکہ ان پر فخر کرتا ہے (صحیح تاریخ الاسلام والمسلمین: ص ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۹۳، ۷۹۴)۔

⑦ سیاسی یا غیر سیاسی امیر، اجتہادی اولوا الامر

① سوال:- کیا اطاعت کے لحاظ سے امیر کی کئی قسمیں ہیں مثلاً سیاسی امیر، غیر سیاسی امیر یا اجتہادی اولوا الامر وغیرہ؟

جواب (مسعود احمد صاحب):- اس سوال کو اگر فقہاء کے ہاں بھیجدیا جاتا تو بہت اچھا ہوتا کیونکہ یہ کام ان کے ہاں بڑے شد و مد سے ہوتا ہے۔ وہ لوگ اقسام بھی بنا لیتے ہیں اور پھر ہر قسم کے احکام بھی علیحٰدہ علیحٰدہ وضع کر لیتے ہیں۔ جماعت المسلمین تو جو کچھ قرآن مجید اور احادیث میں ہے اسے پہنچانے والی ہے۔ جماعت المسلمین نہ تو اقسام بناتی ہے اور نہ اسے جائز سمجھتی ہے۔ اطاعت کے

لحاظ سے نہ قرآن مجید میں اولوالامر کی اقسام بیان کی گئی ہیں اور نہ حدیث میں لہٰذا اطاعت کے لحاظ سے اولوالامر یا امیر کی بس ایک قسم ہے یعنی ہر امیر واجب الاطاعت ہے۔ ہر امیر سیاسی ہوتا ہے کیونکہ سیاست اسلام کا جزو اعظم ہے۔ امارت سے اگر سیاست کو نکال دیا جائے تو وہ پیری مریدی یا خانقاہیت ہے، اسلام نہیں۔ سوال کرنے والوں کو چاہیے کہ سوال میں جن اقسام کا ذکر ہے ان کا ثبوت قرآن مجید اور حدیث سے دیں اور پھر سوال کریں۔ یہ اقسام بالکل لغو اور خود ساختہ ہیں (امیر کی اطاعت: ص ۲۸)۔

(۲) اعتراض :- امیر صرف دو ہی قسم کے ہیں یعنی امیر سلطنت (خلیفہ) یا امیر سفر۔ تیسرے امیر کا کوئی تصور اسلام میں نہیں۔

جواب (مسعود احمد صاحب) :- ... ہمارے نزدیک تو تیسری جماعت اور تیسرے امیر کا تصور اسلام میں موجود ہے اور ہم گزشتہ صفحات میں خصوصاً رسول اللہ ﷺ کی مکی زندگی کے ضمن میں اسے بیان کر چکے ہیں (امیر کی اطاعت: ص ۲۷)۔

(۳) مکی اور مدنی زندگی کی بحث فضول ہے (ایک معترض کی غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ: ص ۳۶)۔

(۴) مکہ میں تیرا سال گذارنے کے بعد جب... مدینہ منورہ پہنچ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے جماعت کی بنیاد رکھی اور بحکم الٰہی "جماعت" بنائی (مختلف ادوار اور جماعت المسلمین: ۳)۔

(۸) جہاد

(۱) جہاد کی دو قسمیں ہیں :- (۱) اپنے نفس سے جہاد۔ (۲) دوسروں سے جہاد... دوسروں سے جہاد کی تین قسمیں ہیں :- (۱) مال سے جہاد۔ (۲) زبان سے جہاد۔ (۳) ہاتھ سے جہاد۔

مال سے جہاد یہ ہے کہ تبلیغ کیلئے مال خرچ کرے . . . زبان سے جہاد یہ ہے کہ تبلیغ کرے... ہاتھوں سے جہاد کی دو قسمیں ہیں :- (۱) قلم کے ذریعہ (۲) طاقت اور جنگ کے ذریعہ۔ قلم سے جہاد یہ ہے کہ تبلیغی خطوط وغیرہ لکھے... قلبی جہاد سے حق متحرک نہیں ہوتا... جنگ کے ذریعہ جہاد کرنا حکومت کا کام ہے لہٰذا اہل حق کو چاہیے کہ حکومت کو تابع حق بنائیں تاکہ وہ اس جہاد سے محروم نہ رہنے پائیں (حق کیسے غالب ہوتا ہے: ص ۱۴ تا ۱۶، ۱۸، ۳۱)۔

(۲) ہم یہ ضرور کہتے ہیں کہ حق اور ہدایت صرف ہمارے پاس ہے اور جس کے پاس ہدایت ہو

اسی کو مسلم کہا جاتا ہے (جماعت المسلمین پر اعتراضات اور ان کے جوابات : ص ۴۶)۔

③ سوال یہ ہے کہ اس وقت اگر جہاد ہو تو کس کی قیادت میں ہو گا؟ کیا رسول اللہ ﷺ فیصلہ کریں گے کونسا دستہ کس طرف جائے، کس وقت جائے... رسول اللہ ﷺ کی امارت کیا وقتی امیر کی ضرورت سے بے نیاز کر سکتی ہے... خلافت کے قیام کیلئے کام کرنے والی جماعت کے امیر کی اطاعت اسی طرح لازمی ہو گی جس طرح خلیفہ کی (الجماعۃ : ص ۴۸، ۵۱)۔

④ اگر امیر جماعت اعلائے کلمۃ الحق کیلئے جہاد کا حکم دے اور جماعت حکم ماننے سے یہ کہہ کر انکار کر دے کہ امیر جماعت کی اطاعت نفل ہے تو کیا جماعت اعلائے کلمۃ الحق کے فریضہ کو ادا کر سکے گی، ہرگز نہیں۔ اگر جماعت اعلائے کلمۃ الحق کو فرض سمجھتی ہے تو... جماعت اپنے امیر کے حکم جہاد کو فرض سمجھے اور فوراً جہاد کے لئے تیار ہو جائے (امیر کی اطاعت : ص ۲۵)۔

⑤ تبلیغ اسلام کے کام کو تیز کرنے کے سلسلہ میں جماعت المسلمین نے ایک منصوبہ تشکیل دیا ہے۔ یہ منصوبہ ایک کاروباری منصوبہ ہے... ادارۂ مطبوعات اسلامیہ... اس ادارے کے رہنما امیر جماعت المسلمین ہوں گے... ہماری کتابیں باطل کے مقابلہ میں ہماری تلواریں ہوں گی... جہاد شروع ہو گا، حق سامنے آئے گا اور باطل بھاگ جائے گا... اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہمارے پاس ہماری جماعت کا تیار کردہ کافی لٹریچر موجود ہے جس کا مطالعہ کرنے کے بعد ہم کو مسلم بننے کی توفیق ملی۔ اب ہم سب خلوص دل کے ساتھ یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے ملک کے تمام افراد بلکہ پوری دنیا کے لوگ مسلم بن جائیں... ہمارا یہ ادارہ ہمارا مورچہ ہو گا جو اپنی پوری قوت اور وسائل اور ارکان کے جذبۂ ایمانی اور ان کے مال اور اوقات کی قربانی کے ساتھ جہاد کرے گا۔ جہاد ہر مسلم پر فرض ہے لہٰذا ہر مسلم کو ہر لحاظ سے اس ادارہ کو قوت پہنچانی ہو گی... جماعت نے ابھی تک جو کتابیں شائع کی ہیں ان میں سے پچاس سے زیادہ عنوانات پر چھوٹی چھوٹی کتابیں مرتب ہو سکتی ہیں... اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہماری جماعت میں ایسے ارکان بھی موجود ہیں اور جماعت کا ایسا لٹریچر بھی موجود ہے جن کے ذریعے ہم مطلوبہ لٹریچر تیار کر سکتے ہیں۔ بس اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ جو صحابہ کرام مکہ میں اونٹ اور بکریاں چرایا کرتے تھے مدینہ میں آکر سپہ سالار اور حکمراں کیسے بن گئے؟ ان میں یہ صلاحیتیں کہاں سے آگئیں؟ تفصیل کی ضرورت نہیں بس جو اللہ کے دین کی مدد

کرتا ہے اللہ یقیناً اس کی مدد کرتا ہے... اس دور میں اور اس ملک میں ہم تقریر، تحریر اور دلائل کے علاوہ اور کس چیز سے جہاد کر سکتے ہیں ؟... اگر ہمارے پاس ایمان، عمل اور جذبۂ قربانی ہو تو یہ سب کام ہو سکتے ہیں اور کروائے جا سکتے ہیں۔ الغرض جہاد کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ اللہ کی راہ میں نکل آیئے اور اپنے اپنے مورچے سنبھال لیجئے (ادارۂ مطبوعات اسلامیہ : ص ۲، ۴، ۷، ۹ تا ۱۲)۔

⑥ سوال :- جہاد افغانستان، جہاد کشمیر اور جہاد آذربائیجان کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کیا جماعت المسلمین ان کو جہاد تسلیم کرتی ہے اگر نہیں تو آپ کب جہاد شروع کریں گے ؟

جواب (مسعود احمد صاحب) :- جب جہاد کا موقع آئے گا تو جہاد بھی شروع کیا جائے گا۔ سب سے پہلی چیز تو یہ ہے کہ شرک چھوڑا جائے، مشرک اگر ہو اور وہ جہاد کرے تو کیا وہ جہاد ہے ؟ افغانستان میں تقریباً ۱۷ جماعتیں لڑ رہی ہیں اور ان کی الگ الگ ٹولیاں ہیں یہ کسی ایک سپہ سالار کے تحت نہیں لڑ رہی ہیں کیا اسلام میں یہ جائز ہے ؟ پھر ان میں وہ بھی ہیں جو شرک بھی کرتے ہیں کم از کم یہ تو دیکھئے کہ جو جہاد کے نام پر لڑ رہے ہیں کیا وہ موحد بھی ہیں یہی حال کشمیر اور آذربائیجان کا ہے اسے جہاد تو اس وقت تسلیم کیا جائیگا جب ان کے ایمان و اسلام کا مسئلہ واضح ہو (جماعت المسلمین پر اعتراضات اور انکے جوابات : ص ۴۲، ۴۳)۔

⑦ وہ جہادی تنظیمیں جو مقبوضہ علاقوں کو بازیاب کرا کے اپنی حکومتیں قائم کرنا چاہتی ہیں وہ گذشتہ پچاس سال کے عرصہ میں اور تو کچھ نہ کر سکیں البتہ دین اسلام کو بدنام کرنے اور جہاد کو بدنام کرنے میں مثالی و تاریخی کردار ادا کیا ہے ورنہ امریکہ یا کوئی اور طاقت ان کے اکاؤنٹ منجمد کرنے کی جرأت نہیں کر سکتے... کشمیر میں محاذ آرائی، فلسطین میں ٹینکوں پر غلیلوں سے حملہ اور سنگ باری حالیہ افغانستان جنگ میں روس نواز اور امریکن نواز مسلمانوں کی باہمی تباہی و بربادی ادنیٰ سی مثالیں ہیں کون سلیم القلب یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ سب کچھ جہاد فی سبیل اللہ اور قتال فی سبیل اللہ کے زمرے میں آتے ہیں ؟ (مجلۃ المسلمین، جنوری ۲۰۰۲ء : ص ۱۳)۔

⑧ آج کل جو قتال جہاد کے نام پر ہو رہا ہے اسے درحقیقت جہاد کہنا درست نہیں۔ حقیقی جہاد الجماعۃ پر فرض ہے اور اس فریضہ کے حکم کا استحقاق الجماعۃ کے امیر یا امام کے سوا کسی کو حاصل نہیں یعنی فرقہ وارانہ جماعتیں یا تنظیمیں جہاد فی سبیل اللہ کی اہل نہیں (حوالہ مذکورہ : ص ۱۴)۔

☆☆☆☆☆☆

باب نہم

① اسم ذات، اسم علم، اسم صفت، القاب

① قرآن وحدیث کی رو سے ایمان والوں کا بس صرف ایک ہی نام ہے یعنی مسلم۔اور یہ کہ دوسرے تمام نام فرقہ وارانہ ہیں۔یہ نام ان فرقوں نے خود رکھ لئے ہیں، قرآن وحدیث سے ان ناموں کا کوئی ثبوت نہیں (اپنے فرقہ وارانہ ناموں کا ثبوت دیجئے، آخری قسط : ص ۲)۔

② هو سمكم المسلمين من قبل وفى هذا {حج ۷۸} "اللہ تعالیٰ نے نزول قرآن سے پہلے بھی اور اس قرآن میں بھی تمہارا نام مسلم رکھا ہے"۔آیت بالا سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے جب بنی نوع انسان کو پیدا کیا تو اپنے ماننے والوں کا نام مسلم رکھا۔گویا آدم علیہ الصلوۃ والسلام سے لیکر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تک جتنے بھی نبی آئے وہ سب مسلم کہلاتے تھے اور ان پر ایمان لانے والے بھی مسلم ہی کہلاتے تھے...ثابت ہوا کہ تمام انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانے والوں کا ایک ہی نام تھا اور وہ نام مسلم تھا۔بعد میں انہوں نے اس نام کو بدل دیا (ہمارا نام صرف ایک یعنی مسلم : ص ۲،۵)۔

③ تمام خود ساختہ فرقہ وارانہ نام مختلف شخصیتوں کی طرف منسوب ہیں سوائے اہل حدیث نام کے۔لیکن کسی نام کے اچھا ہونے کیلئے یہی کافی نہیں کہ اس کے معنی بہت اچھے ہوں بلکہ اچھا ہونے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اس کی تائید میں آیت یا حدیث ہو...الغرض قرآن وحدیث میں نہ اہل حدیث نام کا ثبوت ملتا ہے نہ دوسرے فرقوں کے فرقہ وارانہ ناموں کا (اپنے فرقہ وارانہ ناموں کا ثبوت دیجئے، قسط ۲ : ص ۳،۴)۔فرقہ تو علیحدہ امتیازی فرقہ وارانہ نام سے بنتا ہے (الجماعۃ : ص ۶۰)۔

④ کسی اچھے لقب کو فرقہ وارانہ امتیازی نام کی حیثیت سے رکھنا گمراہی ہے...نام تو وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے رکھا البتہ مسلم کے وصف بیان کئے جاسکتے ہیں لیکن کسی وصف کو فرقہ وارانہ امتیازی نام کی حیثیت دینا فرقہ واریت کو جنم دینا ہے...اللہ نے تمہارا نام مسلمین رکھا، لہٰذا مسلم نام علم ہوا... قرآن مجید میں تو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو بھی نام لیکر نہیں پکارا بلکہ منصب نبوت ورسالت سے پکارا اور آپؐ کی امت کو بھی اللہ تعالیٰ نے یہ شرف بخشا کہ نام لے کر نہیں پکارا بلکہ وصفی القاب سے پکارا لیکن جب ہم خود اپنا تعارف کرائیں گے تو اپنا نام مسلم ہی لیں گے، وصفی القاب اور قابلیت

کاذکر فخر و تعلّی میں شمار ہوگا(جماعت المسلمین کے متعلق غلط فہمیاں اوران کاازالہ : ص ۱۲، ۱۳، ۱۵، ۱۸)۔

⑤ ذاتی نام تو صرف مسلم ہے... البتہ اہلحدیث نام قرآن وحدیث کے سراسر منافی ہے بلکہ اللہ تعالٰی کے رکھے ہوئے نام سے انحراف ہے(عبداللہ صاحب دامانوی کی علمی تنگ دامانی : ص ۵)۔

⑥ اولیاء اللہ، حزب اللہ، محسنین یا صابرین یہ سب مسلمین کے صفاتی القاب ہیں(مذہب اہلحدیث کی حقیقت : ص ۷)۔ صفاتی نام ذاتی نام نہیں بن سکتے(الجماعۃ القدیمۃ : ص ۸)۔

⑦ ہمارا نام صرف ایک یعنی "مسلم"۔ صرف ایک کہنے سے ان ناموں کی نفی کی گئی ہے جو نام لوگوں نے خود رکھ لئے ہیں یعنی اہل حدیث، اہل سنت، حنفی، شافعی، مالکی، دیوبندی، بریلوی، سہروردی، چشتیہ، قادریہ، اثناء عشری (شیعہ)، اہل قرآن وغیرہ وغیرہ... "مسلم" کہنے میں ہمیں کوئی رکاوٹ نظر نہیں آتی لیکن مومن کہنے میں خدشات ہیں... مومن کہنا گویا اپنے آپ کو جنتی کہنا ہے... اپنے آپ کو تو کجا دوسروں کو بھی مومن نہیں مسلم ہی سمجھنا چاہیے اسی میں زیادہ احتیاط ہے ... لہٰذا مسلم کہنے میں کوئی قباحت نہیں ہے اور مومن کہنے میں قباحت موجود ہے ... مومنین اور عباداللہ تو القاب ہیں اور مسلمین ہمارا نام ہے(ایک معترض کی غلط فہمیاں اوران کاازالہ : ص ۳۸ تا ۴۲)۔

⑧ صرف "مسلم" اسم ذات ہے(مراسلہ مسعود احمد صاحب بنام سید الیاس صاحب امیر جماعت المسلمین رجسٹرڈ پشاور شاخ، ۱۵ رمضان ۱۴۱۳ھ : ص ۶)۔ ذاتی نام صرف "مسلم" ہے، مسلم ہی علم ہے باقی نام صفاتی ہیں... مومن صفت کے لحاظ سے نام ہوگا۔ علم نہیں ہوگا کیونکہ قرآن مجید میں کہیں بھی ھو سمکم المومنین نہیں ہے(مراسلہ مسعود احمد صاحب بنام گل خطاب احمد صاحب، ۲۸ محرم ۱۴۱۱ھ : ص ۱، ۲)۔

② فادعوا بدعوی اللہ الذی سمکم المسلمین المومنین عباد اللہ (رواہ الترمذی)

① مسعود احمد صاحب : "لہٰذا (مسلمین کو) ان ہی القاب سے پکارو جن القاب سے اللہ نے، جس نے تمہارا نام مسلمین رکھا ہے، پکارا ہے، یعنی مومنین، اللہ کے بندے"(ہمارا نام صرف ایک یعنی مسلم : ص ۸، ہمارے فخر کا سبب : ص ۹)۔

② مسعود احمد صاحب : "لہٰذا (مسلمین کو) اس ہی لقب سے پکارو جس لقب سے اللہ نے، جس نے تمہارا نام مسلمین رکھا ہے، پکارا ہے، یعنی مومنین، اللہ کے بندے"(ہمارا نام صرف ایک یعنی

مسلم ،اشاعت جدید : ص ۷)۔

③ محمد اشتیاق صاحب :"جس نے تمہارا نام مسلمین رکھا ہے اللہ کی پکار کے ساتھ مومنین اور عباد اللہ کہہ کر پکارو" (تحقیق مزید میں تحقیق کا فقدان : ص ۴۲، ۴۳)۔

④ محمد اشتیاق صاحب :"تم اللہ کی پکار کے ساتھ مومنین اور عباد اللہ کہہ کر پکارو جس نے تمہارا نام مسلمین رکھا ہے"... فادعوا کے دو مفعول ہیں۔ مومنین، عباد اللہ اس لئے منصوب ہیں۔فادعوا المومنين عباد الله... اب آپ سمجھ سکتے ہیں کہ مومنین اور عباد اللہ تو القاب ہیں اور مسلمین ہمارا نام ہے (ایک معترض کی غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ : ص ۴۱، ۴۲)۔

⑤ محمد زبیر علی زئی صاحب :" پس پکارو اس اللہ کی پکار کے ساتھ جس نے تمہارا نام مسلمین۔ مومنین۔ عباد اللہ رکھا ہے"۔

جواب (مسعود احمد صاحب) : یہ ترجمہ کس طرح صحیح ہو سکتا ہے جبکہ قرآن مجید میں صرف "هو سمكم المسلمين " (الحج۔۷۸) ہے۔ قرآن مجید میں کہیں بھی "هو سمكم المومنين" یا "هو سمكم عباد الله" نہیں ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ ان ناموں سے اللہ تعالیٰ نے پکارا ہے، یہ مسلمین کے صفاتی نام ہیں تو... معلوم ہوا کہ صفاتی نام یا القاب بھی وہی ہونے چاہئیں جو اللہ تعالیٰ نے رکھے ہیں (الجماعۃ القدیمۃ : ص ۸)۔

⑥ فادعوا المسلمين بما سمهم المسلمين المومنين عباد الله عزوجل (مسند احمد ورواه الترمذي نحوه وصححه) لہٰذا مسلمین کو اسی نام سے پکارو جو نام اللہ نے ان کا رکھا ہے، مسلمین، مومنین، اللہ عزوجل کے بندے (ہمارے فخر کا سبب، اشاعت ۱۳۹۵ھ : ص ۹)۔ مسلمین کو بس اسی نام سے پکارو جو نام اللہ نے ان کا رکھا ہے (یعنی) مسلمین، مومنین، اللہ عزوجل کے بندے (ہمارا نام صرف ایک یعنی مسلم، اشاعت ۱۳۹۵ھ : ص ۸)۔

③ قال: تلزم جماعة المسلمين وامامهم، قلت: فان لم تكن لهم جماعة ولا امام؟

① مسعود احمد صاحب : رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :۔ تم جماعت المسلمین اور جماعت المسلمین کے امیر سے چمٹے رہنا۔ حضرت حذیفہؓ نے پوچھا "اگر جماعت المسلمین نہ ہو اور نہ اس کا کوئی امیر

ہو (تو میں کیا کروں ؟)" (ہمارا نام صرف ایک یعنی مسلم : ص ۷)۔

(۲) مسعود احمد صاحب : "جماعت المسلمین اور ان کے امام سے وابستہ رہنا"۔ انہوں نے کہا "اگر جماعت المسلمین نہ ہو اور نہ (اس کا) امام ہو" (صحیح تاریخ الاسلام والمسلمین : ص ۵۹۱)۔

(۳) مسعود احمد صاحب : "تمہیں جماعت المسلمین اور اس کے امام سے چمٹے رہنا ہوگا"۔ میں نے پوچھا "اگر نہ جماعت المسلمین ہو نہ اس کا امام ؟" (المسلم نمبر ۴ : ص ۷۴، صحیح تاریخ الاسلام والمسلمین، اشاعت ثانی ۱۹۸۰ء : ص ۱۰۲۹)۔

(۴) مسعود احمد صاحب : "جماعت المسلمین اور ان کے امام سے چمٹے رہنا۔ حضرت حذیفہؓ نے پوچھا :۔ اگر نہ مسلمین کی جماعت ہو اور نہ امام (تو کیا کروں) ؟" (دعوت حق : ص ۲۰)۔

(۵) مسعود احمد صاحب : "جماعت المسلمین اور مسلمین کے امام سے چمٹ جاؤ" (منہاج المسلمین، اشاعت چہارم ۱۹۹۱ء : ص ۸۴۸)۔ "جماعت المسلمین اور ان کے امیر سے چمٹے رہنا" (جماعت المسلمین کا تعارف : ص ۵)۔ "جماعت المسلمین اور اس کے امام سے چمٹ جانا... اگر جماعت المسلمین اور اس کا امام نہ ہو تو کیا کروں ؟" (الجماعۃ : ص ۸، ۹)۔

(۶) محمد اشتیاق صاحب : "تم جماعت المسلمین اور ان کے امام سے چمٹ جانا، میں نے کہا : اگر جماعت المسلمین نہ ہو اور نہ ان کا امام ہو ؟" (مختلف ادوار اور جماعت المسلمین : ص ۲۶)۔

(۷) جماعت المسلمین اور اس کے امام کو لازم پکڑو (مجلۃ المسلمین، جنوری ۲۰۰۲ء : ص ۲)۔

(۸) جماعت المسلمین اور ان کے امیر کے ساتھ چمٹے رہنا (سوالنامہ : منجانب جماعت المسلمین رجسٹرڈ)۔

(۹) تمام ترجموں کا مفہوم ایک ہی ہے... "ھم" کا ترجمہ اگر "ان" کیا ہے تو عربی متن کے لحاظ سے اور اگر "اس" کیا ہے تو اردو کے قواعد اور محاورہ کے لحاظ سے... متن کے لفظی ترجمہ کے لحاظ سے "ان" صحیح ہے اور اردو کے قواعد کے لحاظ سے "اس" صحیح ہے... اردو میں عربی کے سینکڑوں مرکبات استعمال ہوتے ہیں لہٰذا ترجمہ کرتے وقت مرکب کو توڑنے کی ضرورت نہیں... "جماعت المسلمین" حدیثوں میں موجود ہے۔ امیر کا لفظ حدیثوں میں موجود ہے۔ ظاہر ہے کہ پھر جماعت المسلمین کا امیر "امیر جماعت المسلمین" ہی ہوگا (الجماعۃ : ص ۶۹، ۷۰، ۷۲)۔

(۱۰) مسلمین کی جماعت کا نام اللہ کے رسول ﷺ نے جماعت المسلمین رکھا تھا (جماعت المسلمین کا تعارف : ص ۲)۔

④ فرقہ اور جماعت میں فرق

① رہا یہ سوال کہ فرقہ اور جماعت میں کیا فرق ہے؟ تو لغوی اعتبار سے تو کوئی فرق نہیں لیکن شرعی اصطلاح میں فرقہ اور جماعت میں بہت بڑا فرق ہے... اصطلاح شرع میں فرقہ اس گروہ کو نہیں کہتے جو اصل راستے پر گامزن رہا ہو یعنی جو گروہ اس راستے پر قائم ہو جس راستے پر اللہ کے رسول ﷺ نے امت کو چھوڑا تھا وہ فرقہ نہیں ہوگا۔ وہ گروہ جس نے نہ تو جماعت سے علیحدگی اختیار کی ہو اور نہ دین کو ٹکڑے ٹکڑے کیا ہو۔ اصطلاح شرع کے اعتبار سے جماعت کہلاتا ہے (جماعت المسلمین پر اعتراضات اور انکے جوابات: ص ۲۵، ۲۶)۔

② دین میں فرق کرنے سے فرقہ بنتا ہے... جماعت المسلمین نے دین میں تفریق نہیں کی جماعت المسلمین کا وہی دین ہے جو آسمان سے نازل ہوا تھا۔ نہ جماعت کا فرقہ وارانہ نام ہے نہ فرقہ وارانہ امام ہے اور نہ فرقہ وارانہ مذہب، پھر یہ فرقہ کیسے ہوئی (حوالہ مذکورہ: ص ۳۶)۔

⑤ دینی جماعت کی تعریف

دینی جماعت تو وہ ہوتی ہے جو خالصتاً منزل من اللہ دین پیش کرتی ہو اور عمل بھی کرتی ہو۔ دینی جماعت وہ نہیں جو فتووں اور قیاسوں پر چلتی ہو اور جس نے نام بھی اپنا خود رکھا ہو ایسی جماعت کو دینی جماعت ہرگز نہیں کہا جا سکتا (حوالہ مذکورہ: ص ۳۵)۔

⑥ الجماعۃ کی تعریف

"الجماعۃ" مشرکانہ عقائد رکھنے والے، الحاد کی باتیں کرنے والے اور فرقہ وارانہ مذاہب کے ماننے والے لوگوں سے پاک ہوتی ہے... "الجماعۃ" سے مراد وہ جماعت ہے جو رسول اللہ ﷺ کی بنائی ہوئی جماعت المسلمین کے مشابہ ہو، اس میں کامل وحدت ہو، فرقوں اور جماعتوں کا مرکب نہ ہو، اس کا نام بھی وہی ہو جو رسول اللہ ﷺ نے رکھا تھا اور کام بھی وہی ہو جو رسول اللہ ﷺ کا کام تھا یعنی اس خالص اور کامل اسلام پر عمل کرنا جو آسمان سے نازل ہوا تھا (الجماعۃ: ص ۱۵، ۲۷، ۲۸)۔

⑦ مسلم کی تعریف

① مسلم وہ ہے جو اسلام پر عمل کرتا ہے، کسی متوازی خود ساختہ اسلام پر عمل نہیں کرتا، جو

اسلام میں کسی اضافہ کو جائز نہ سمجھتا ہو اور جو کسی بدعتی سے کم از کم دل سے تو جہاد کرتا ہو (مراسلہ مسعود احمد صاحب بنام ضیاء الرحمٰن صاحب، ۱۴ رجب ۱۴۱۳ھ : ص ۳)۔

(۲) مسلم جس کے نزدیک چاروں مذہب ناحق ہیں (التحقیق فی جواب التقلید : ص ۵۷)۔ مسلمین یعنی کسی امام کی تقلید نہ کرنے والے ہمیشہ سے ہیں (تلاش حق : ص ۴۱)۔

(۳) فرقہ بندی سے علیحدگی اختیار کریں اور "مسلم" بن جائیں (متفرق مضامین : ص ۴۴)۔ اب ہم فرقہ واریت سے تائب ہو کر مسلم بن چکے ہیں... فرقہ واریت سے تائب ہو کر آدمی "مسلم" بنتا ہے (جماعت المسلمین کے متعلق غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ : ص ۲، ۵)۔

(۴) جماعت المسلمین میں شمولیت ایمان کا تقاضا ہے (مختلف ادوار اور جماعت المسلمین : ص ۲۳)۔ آپ اپنی زندگی ہی میں جماعت المسلمین میں شمولیت اختیار کر کے مسلم بننے کا شرف حاصل کیجئے (المسلم نمبر ۵ : ص ۳۶)۔

(۵) میں نے "او خلوا فی السلم کافۃ" کے تحت اہل حدیث فرقے کو طلاق دے دی اور مکمل اسلام یعنی جماعت المسلمین کو قبول کر لیا... الحمد للہ اب میں مسلم ہوں اور جماعت المسلمین کا رکن ہوں (المسلم نمبر ۹ : ص ۲۸، ۲۹)۔

(۶) آدمی "مسلم" ہو کر جماعت المسلمین میں آتا ہے۔ آدمی "مومن" ہو کر جماعت المسلمین میں آتا ہے... جب آدمی کلمۂ شہادت پڑھ لیتا ہے تو وہ مسلم ہو کر جماعت المسلمین میں شامل ہو جاتا ہے (ایک معترض کی غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ : ص ۵، ۶)۔

(۷) جب کوئی شخص اسلام قبول کرتا ہے تو اس وقت بیعت کرنی ہوتی ہے... اب رہا ہمارا مسئلہ تو ہم خالص اسلام کی دعوت دیتے ہیں اور اسی خالص اسلام کی بنیاد پر بیعت لیتے ہیں (جماعت المسلمین پر اعتراضات اور ان کے جوابات : ص ۴۷، ۴۸)۔

(۸) من مات ولیس فی عنقه بیعة مات میتة جاهلیه (صحیح مسلم) اس حدیث کی رو سے بیعت شرائط ایمان میں سے ہے ورنہ جاہلیت کی موت مرے گا یعنی کفر کی موت مرے گا۔ کفر کی موت سے بچنے کیلئے بیعت شرط ہے (وقار علی صاحب کا خروج : ص ۷، ۸)۔ "الجماعۃ" کے امیر کی بیعت لازمی ہے (الجماعۃ : ص ۲۷)۔ "الجماعۃ" سے مراد جماعت المسلمین ہے (مختلف ادوار اور جماعت المسلمین : ص ۹)۔

(۹) اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہمارے پاس ہماری جماعت کا تیار کردہ کافی لٹریچر موجود ہے جس کا

مطالعہ کرنے کے بعد ہم کو مسلم بننے کی توفیق ملی۔ اب ہم سب خلوص دل کے ساتھ یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے ملک کے تمام افراد بلکہ پوری دنیا کے لوگ مسلم بن جائیں (ادارۂ مطبوعات اسلامیہ: ص ۷)۔

(۱۰) ہر کلمہ گو رسول اللہ ﷺ کی امت میں تو شامل ہے لیکن جماعت المسلمین میں شامل نہیں... امت مسلمہ کے لئے جماعت المسلمین میں شامل ہو جانا شرط ایمان ہے (تکبیر کا تکبر: ص ۱۰،۱۱)۔

(۸) قیام جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی

(۱) حق صرف قرآن وحدیث ہے۔ اور جو اس حق کی اتباع کرتے ہیں وہ اہل حق یا اہل ایمان ہیں۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اہل حق ہر معاملہ میں ممتاز ہوتے۔ مقتدر ہوتے۔ غالب ہوتے۔ لیکن نہایت افسوس کا مقام ہے کہ اہل حق ہی ہر معاملہ میں سب سے پیچھے اور پس ماندہ نظر آتے ہیں... غرض یہ کہ اس قسم کی بہت سی برائیاں تھیں جن کے غلبہ کی وجہ سے ایک عام مایوسی کا عالم طاری تھا۔ یہی وہ اندوہگیں حالات تھے جن کے باعث چند اہل حق حضرات کے دل پژمردہ اور اندر ہی اندر گھلے جارہے تھے۔ ان حضرات نے پہلے تو یہی کوشش کی کہ ان میں رہ کر ہی انکی اصلاح کی جائے۔ لیکن جب ایک طویل عرصہ گذرنے کے بعد بھی مایوسی کے سوا کچھ نظر نہ آیا تو توفیق الٰہی سے چند درد مند حضرات نے اہل حق کی اصلاح کیلئے ۱۳۸۵ھ میں جماعت المسلمین کی بنیاد ڈالی۔ یہ تھا جماعت المسلمین کے قیام کا پس منظر (جماعت المسلمین کا پس منظر اور لائحہ عمل، اشاعت جمادی الاول ۱۳۹۱ھ: ص ۳،۴)۔

نوٹ: ۱۳۸۵ھ مطابق ۱۹۶۵ء، ۱۳۹۱ھ مطابق ۱۹۷۱ء، ۱۳۹۳ھ مطابق ۱۹۷۳ء

(۲) رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی توفیق اور نصرت سے... فرقہ وارانہ مذاہب کی جگہ اسلام اور فرقوں کی جگہ ایک امت مسلمہ: جماعت المسلمین کو برپا کیا... لیکن پھر وہ وقت بھی آیا کہ بہار خزاں میں تبدیل ہوگئی اور امت مختلف فرقوں میں تقسیم ہوگئی... دعویٰ سب کا یہی تھا کہ ہم قرآن وحدیث پر عمل کرتے ہیں اور انہی کی طرف دعوت دیتے ہیں لیکن حقیقتاً انہیں قرآن وحدیث سے دور کا بھی واسطہ نہیں رہا۔ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ ماضی میں اس فساد کو نیست ونابود کرنے کے لئے کون کونسی اصلاحی تحریکیں اٹھیں اور کن کن ادوار وزمن میں از سر نو جماعت المسلمین کا احیاء ہوا۔ زمانے گذرتے رہے بالآخر وہ وقت بھی آیا۔ ہمارے زمانہ میں اسلام کے چند خیر خواہ حضرات نے ۱۳۹۵ھ میں پھر جماعت المسلمین کا احیاء کیا (اصلاح امت اور جماعت المسلمین: ص ۳،۴)۔

③ محقق صاحب نے محض الفاظ کی گرفت اور مفہوم سے صرف نظر کر کے اس بات پر بہت زور دیا ہے کہ ہم نے جماعت کی بنیاد ۱۳۸۵ھ میں ڈالی تھی اور یہ کہ ہمارا اسی جماعت سے تعلق ہے حالانکہ یہ ایک الزام ہے، وہ جماعت ختم ہو چکی، ہمارا اس جماعت سے کوئی تعلق نہیں، وہ ایک فرقہ کی ذیلی جماعت تھی اور اب ہم فرقہ واریت سے تائب ہو کر مسلم ہو چکے ہیں... اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم ۱۳۹۵ھ میں اللہ تعالیٰ کی بنیاد ڈالی ہوئی جماعت المسلمین میں شامل ہو گئے، مسلم بنتے رہے اور جماعت ترقی کرتی رہی... محدثین کے زمانہ میں تو جماعت المسلمین موجود تھی اور وہ اس جماعت المسلمین میں شامل تھے جس کی بنیاد اللہ تعالیٰ نے رکھی تھی اور جو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ سے مسلسل چلی آرہی تھی (جماعت المسلمین کے متعلق غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ: ص ۲، ۶)۔

④ چھ سو سال تک کوئی نبی نہیں آیا۔ یہ دور فرقہ بندی کا دور تھا کیونکہ نصاریٰ نے ۷۲ فرقے کر لئے تھے... آج کل کے فرقوں کی حالت اہل کتاب کے فرقوں سے کچھ کم نہیں بلکہ یہ ان سے بھی آگے دکھائی دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-اے اہل کتاب کافی عرصہ تک رسولوں کا سلسلہ منقطع رہنے کے بعد (اب) تمہارے پاس ہمارا رسول آگیا ہے... رسول اللہ ﷺ نے انسانوں کو اسلام کی تعلیم دی اور جماعت المسلمین کا احیاء کر کے وفات پاگئے (ایک معترض کی غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ: ص ۲۴، ۲۶)۔ انبیاء علیہم السلام تو جماعت المسلمین ہی بناتے تھے (سوالات کے جوابات از مسعود احمد صاحب، ۳ رمضان ۱۴۱۱ھ: ص ۲)۔

⑤ رسول اللہ ﷺ جو شارع وشارح دین ہیں... اپنے دور میں ایک ایسی جماعت المسلمین کی بنیاد ڈالی جس نے وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون کا حق ادا کر دیا اور خلافت الٰہیہ فی الارض کے مقصد کو پورا کر دیا... یہ جماعت المسلمین بڑے عرصہ دراز تک قائم رہی بعد ازاں فقہی مذاہب اور مذہبی فرقوں کے باعث ختم ہو گئی نہ دین منزل من اللہ خالص رہا نہ جماعت المسلمین رہی اور نہ خلافت (مجلہ المسلمین، دسمبر ۲۰۰۱ء: ص ۳۲)۔ ایک وقت ایسا آیا کہ جناب مسعود احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی اور انہوں نے ۱۳۹۵ھ میں اس کا احیاء کیا اور آج اس جماعت کا وجود تمام فرقوں کیلئے سوہان روح بنا ہوا ہے (مجلہ المسلمین، جنوری ۲۰۰۲ء: ص ۴۶)۔

⑥ جماعت المسلمین کی بنیاد سید مسعود احمد صاحب نے نہیں رکھی بلکہ انہوں نے تو ایسے دور میں جب امت فرقوں میں تقسیم ہو چکی تھی جماعت المسلمین کا وجود ختم ہو چکا تھا اللہ تعالیٰ کی توفیق

سے جماعت المسلمین کا احیاء کیا۔ جماعت المسلمین کو فرقہ کہنا بھی زیادتی ہے (مجلۃ المسلمین، نومبر ۲۰۰۰ء: ص ۳۲)۔

⑨ جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی کے قیام کی ضرورت کیوں؟

① اگر اعلائے کلمۃ الحق فرض ہے تو... اس کے لئے ضرور ایک منظم تحریک چلانی ہوگی، ایک مضبوط جماعت بنانی ہوگی (امیر کی اطاعت: ص ۲۵)۔ اجتماعیت فرض ہے... جماعت سے منسلک رہنا فرض ہے... بستی ہو یا جنگل ہر جگہ اجتماعیت ضروری ہے (اجتماعیت اور اسلام: ص ۲،۳)۔

② جماعت المسلمین کے قیام کی ضرورت کیوں پیش آئی تو ایسی کوئی جماعت نہیں تھی جس کو دینی جماعت کہا جاتا ہو اگر ہوتی تو سب سے پہلے ہم اس میں شامل ہوتے... گمراہ کرنے والے فرقے تو موجود تھے اور دندنا رہے تھے ایسے حالت میں ایک ایسی جماعت کی ضرورت تھی جو فرقہ وارانہ مذاہب کے بجائے صحیح دین پیش کرتی (جماعت المسلمین پر اعتراضات اور ان کے جوابات: ص ۳۶)۔

③ یہ ایک حقیقت ہے کہ ہم نے "جماعت المسلمین" کا احیاء کیا۔ یہ ایسی چیز نہیں کہ اس پر حسد کیا جائے۔ بلکہ خوش ہونا چاہیے کہ فرقہ وارانہ نام سے فرقے تو موجود تھے جن کی تعداد اگر پوری ہو چکی ہے تو ۷۲ تھی لیکن ۷۳ واں جزء ناپید تھا جس کو رسول اللہ ﷺ نے "الجماعۃ" کا خطاب دیا تھا۔ الغرض جو جزء مفقود تھا وہی تو اللہ تعالیٰ کو مطلوب تھا وہی تو جنتی تھا۔ ہم نے اللہ تعالیٰ کی پسند کے جزء کو برپا کر دیا (مراسلہ مسعود احمد صاحب بنام ضیاء الرحمن صاحب، ۱۶ شوال ۱۴۱۳ھ: ص ۲)۔

④ ہماری جماعت المسلمین، رسول اللہ ﷺ کی قائم کردہ جماعت المسلمین کے سلسلہ کی ایک کڑی ہے لیکن درجہ میں نہیں، صرف نام کے لحاظ سے مشابہ ہے اور کیونکہ ہم رسول اللہ ﷺ کی پیروی پر مامور ہیں لہٰذا ہم پر ان کی پیروی میں انہی کے طرز و نام کی ایک جماعت بنانی ضروری تھی۔ ہم نے اس فرض کو پورا کر دیا (الجماعۃ: ص ۶۶)۔

⑩ جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی بنانے کا حکم

جماعت المسلمین بنانے کا حکم قرآن مجید میں موجود ہے اور قرآن مجید کی آیات کے لئے سند کی ضرورت نہیں ہوتی۔ (۱) واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا (۲) ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ وعمل صالحا وقال اننی من المسلمین (۳) ان اقیمو الدین ولا تتفرقوفیہ۔

مذکورہ بالا آیات کی روشنی میں جماعت المسلمین بنانے کا حکم موجود ہے (فتنے کیوں اٹھتے ہیں : ص ۱۴)۔

(۱۱) جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی سے پہلے کوئی جماعت المسلمین ؟

(۱) اگر آپ کا یہ سوال ہے کہ موجودہ زمانہ میں ہماری جماعت سے پہلے کوئی جماعت المسلمین تھی یا نہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہمارے علم کی حد تک ہماری جماعت سے پہلے کوئی جماعت المسلمین نہیں تھی (سوالات کے جوابات از مسعود احمد صاحب، ۳ر مضان ۱۴۱۱ھ : ص ۲)۔

(۲) اعتراض :۔ پوری اسلامی تاریخ میں "جماعۃ المسلمین" نام کی کوئی جماعت نہیں۔

جواب (مسعود احمد صاحب) :۔ ہماری روشن ترین تاریخ عہد رسالت کی تاریخ ہے اور وہی ہمارے لئے نمونہ بھی ہے، اس عہد مبارک میں یہ نام موجود تھا اور اس نام سے جماعت موجود تھی (اعتراضات اور انکے جوابات، قسط نمبر ۱ : ص ۷)۔

(۳) عباسی خلفاء تک مسلمین کی حکومت ملتی ہے (مراسلہ مسعود احمد صاحب بنام ضیاء الرحمٰن صاحب، ۳ر جب ۱۴۱۲ھ : ص ۴)۔

(۴) جماعت المسلمین ہی واحد جماعت ہے جو قرون اولیٰ سے لے کر چھٹی صدی ہجری تک رہی بعض کہتے ہیں کہ خلافت عثمانیہ تک رہی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ کن کن ادوار میں جماعت المسلمین کا ازسر نو احیاء کیا گیا (مجلۃ المسلمین، جنوری ۲۰۰۲ء : ۴۶)۔

(۵) "تلزم جماعة المسلمين واما مهم"... اس حدیث میں دو چیزوں سے چمٹنے کا حکم ہے۔ ایک تو جماعت المسلمین سے، دوسرے اس کے امام سے۔ ہم کو یہ دونوں اکٹھے نہیں ملے اور ہمارے عقیدہ کے مطابق نہ منفرد ملے... اگر جماعت المسلمین اور اس کا امیر موجود ہوتا تو ہم یقیناً حدیث پر عمل کرتے اور ان دونوں سے چمٹ جاتے... کیونکہ ہمیں جماعت المسلمین اور اس کا امام نہیں ملا تو ہم نے حدیث کے دوسرے حصہ پر عمل کرتے ہوئے ان تمام فرقوں سے علیحدگی اختیار کرلی... اگر جماعت المسلمین اور اس کا امام ہوتا تو ہم اس جماعت المسلمین میں ضم ہو جاتے۔ جماعت المسلمین اور امام نہیں تھا تو فرقوں سے علیحدہ ہو گئے۔ فرداً فرداً علیحدہ ہوئے۔ جماعت خود بخود وجود میں آگئی اور صحابہ کرام کی طرح ہم ذرا سی دیر بھی بغیر امیر کے نہیں رہے... حضرت حذیفہؓ والی حدیث سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ جماعت المسلمین منقطع ہوگی۔ جماعت المسلمین کا وجود ختم ہو جائیگا... حدیث پر عمل کرنے ہی کی یہ برکت ہے کہ جماعت المسلمین بھی

موجود ہے اور اس کا امیر بھی موجود ہے ورنہ جو چیز صدیوں سے نہ تھی اب بھی نہ ہوتی (مراسلہ مسعود احمد صاحب بنام محمد شفیق صاحب، ۸ ذوالقعدہ ۱۴۰۲ھ : ص ۲، ۶، ۷)۔

⑫ رجسٹریشن جماعت المسلمین کراچی

① اعتراض :- ایک طرف تو موصوف کسی کو مسلم ماننے کیلئے تیار نہیں اور دوسری طرف ایک غیر اسلامی حکومت سے اپنے آپ کو رجسٹرڈ بھی کروالیا۔

جواب (مسعود احمد صاحب) :- کیا آپ ثابت کر سکتے ہیں کہ غیر اسلامی حکومت سے رجسٹرڈ کرانا حرام ہے... یہ بتایئے نبی کا کسی غیر مسلم حکومت کا وزیر بننا کیسا ہے یا کسی عالم کا سکھ حکومت کا جج بننا کیسا ہے (الجماعۃ القدیمۃ: ص ۱۲)۔

② کافر کے شرائط مان لینا جائز ہے۔ کفر یا گناہ نہیں خصوصاً ایسی صورت میں کہ مسلم کافر حکومت کا ماتحت ہو۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ کافر حکومت سے امتحان کا یا گاڑی کا یا نکاح وغیرہ کا رجسٹریشن کرالینا جائز ہے (طاغوت کے متعلق غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ : ص ۷)۔

③ جماعت المسلمین رجسٹر شدہ جماعت ہے اور اسکا منشور بھی رجسٹر شدہ ہے (تحفہ عید الفطر، اشاعت ۱۳۸۸ھ : ص ۷)۔

④ جو چیز انڈر بریکٹ (رجسٹرڈ) قوسین میں لکھی جائے وہ کسی متن کا جزو کیسے بن سکتی ہے ؟... تو پھر قوسین میں (رجسٹرڈ) لکھے جانے پر واویلا کس لئے مچایا جا رہا ہے ؟ بہر حال جماعت المسلمین کے ساتھ "رجسٹرڈ" کا لفظ کہیں کہیں کاتب خود لکھ دیتا ہے اور وہ بھی بہت کم... اس ملک میں تو عید کی نماز پڑھنے یا کسی اجتماع کو منعقد کروانے کیلئے N.O.C. لینا پڑتا ہے... تو پھر سوچئے ایسے لوگ عقل سے کتنے پیدل ہیں جو رجسٹریشن کو کفر قرار دیتے ہیں ایسے متقی تو شاید احمقوں کی ہی جنت میں بستے ہوں گے (فتنے کیوں اٹھتے ہیں : ص ۱۱، ۱۲)۔

⑤ پمفلٹ اور دیگر تمام کتب و تفاسیر میں (رجسٹرڈ) کا حوالہ دینے سے مراد یہی تھی کہ رجسٹرڈ جماعت المسلمین دنیا بھر میں فقط ایک ہی ہے (مجلہ المسلمین، جنوری ۲۰۰۲ء : ص ۱۸)۔

Jamaat-ul-Muslemeen Karachi,Registered Under The Societies Registration Act. XXI Of 1860. Registration No.2163/1965-66 And 0366/1985.

☆☆☆☆☆☆

باب دہم
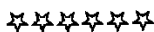
① اللہ کی جماعت کون ؟

① جماعت المسلمین تو اللہ کی جماعت ہے۔ یہ انشاء اللہ ضروری چلتی رہے گی (مراسلہ مسعود احمد صاحب بنام اراکین جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی، ۳ جمادی الاخریٰ ۱۴۰۹ھ : ص ۲)۔

② اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم ۱۳۹۵ھ میں اللہ تعالیٰ کی بنیاد ڈالی ہوئی جماعت المسلمین میں شامل ہو گئے، مسلم بنتے رہے اور جماعت ترقی کرتی رہی (جماعت المسلمین کے متعلق غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ : ص ۲)۔

③ جماعت المسلمین کے خلاف متعدد قسم کے فتنے اٹھے، اللہ تعالیٰ نے ان فتنوں کو کچل دیا... اللہ تعالیٰ نے معترضین کے جوابات دلوائے اور ان کو چپ کر دیا (کیا امیر کا قریشی ہونا ضروری ہے ؟ : ص ۲)۔

② الجماعۃ سے مراد کون ؟

① "الجماعۃ" سے مراد جماعت المسلمین ہے (مختلف ادوار اور جماعت المسلمین : ص ۹، ۲۹، ۵۶)۔

② الجماعۃ سے مراد جماعت المسلمین ہے یہ صحیح ہے لیکن جماعت المسلمین سے مراد اقتدار اور حکومت ہے یہ بات صحیح نہیں ہے (ایک معترض کی غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ : ص ۳۰)۔

③ جنتی گروہ کا نام "الجماعۃ" ہو گا (جماعت المسلمین پر اعتراضات اور ان کے جوابات : ص ۲۷)۔

③ جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی اور الجماعۃ میں فرق ؟

رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں جو جماعت تھی وہ واقعی "الجماعۃ" تھی وہ خالص جماعت تھی... رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں "الجماعۃ" کی شناخت "جماعت المسلمین" کے نام سے ہوتی تھی... اور بعد کے زمانوں میں بھی "الجماعۃ" کی شناخت "جماعۃ المسلمین" نام ہی سے ہوتی رہی ہے اور ہوتی رہے گی... "جماعت المسلمین" اور "الجماعۃ" میں کوئی فرق نہیں (الجماعۃ : ص ۱۶، ۱۷، ۳۰)۔

④ کیا جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی، الجماعۃ ہونے کی تمام شرائط کو پورا کرتی ہے ؟

الحمد للہ جماعت المسلمین ان تمام شرطوں کو پورا کرتی ہے... "جماعت المسلمین" اور "الجماعۃ"

میں کوئی فرق نہیں(الجماعۃ : ص ۲۸، ۳۰)۔

⑤ جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی کے علاوہ کوئی اور الجماعۃ ؟

① دنیا بھر کے نام نہاد مسلم ممالک میں کہیں بھی "الجماعۃ" یعنی منزل من اللہ دین کو قائم کرنے والی اسلامی حکومت موجود نہیں ہے... جو تنظیمیں، تحریکیں اور جماعتیں اسلام کے نام پر کام کر رہی ہیں وہ تمام کی تمام مذہب و مسلک کی نمائندہ جماعتیں ہیں ان میں سے کوئی ایک بھی الجماعۃ کی مصداق نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان قوم مذہبی و مسلکی تقلید کی تو صدیوں سے عادی رہی ہے لیکن "الجماعۃ" کے حقیقی مفہوم اور اس کی اصل روح سے قطعی نا آشنا ہے... مذہب اور ان کے مسلک وذیلی شاخیں تو پروان چڑھ کر دندنانے لگیں اور الجماعۃ کا تصور ہی کالعدم ہو گیا(پیش لفظ جماعت المسلمین پر اعتراضات اور انکے جوابات : ص ۲، ۳)۔

② رسول اللہ ﷺ نے صرف ایک جماعت کو جماعت المسلمین کہا اور باقی سب کو فرقے کہا(وقار علی صاحب کا خروج : ص ۶)۔ ۷۲ اجزائے امت یعنی ۷۲ فرقے الجماعت یعنی جماعت المسلمین میں شامل نہیں ہیں... حدیث کی رو سے فرقے الجماعۃ میں شامل نہیں ہوتے(الجماعۃ : ص ۱۰، ۶۰)۔

⑥ فرقہ ناجیہ کون ؟

① فرقہ ناجیہ کو اگر لغوی اعتبار سے کوئی فرقہ کہے تو کہے لیکن حدیث کے رو سے اس کا نام الجماعۃ ہے(الجماعۃ القدیمۃ : ص ۳۰)۔

② وہ فرقے تو موجود تھے جو "الجماعۃ" سے نکل چکے تھے وہ فرقہ نہیں تھا جو "الجماعۃ" تھا۔ یہ تو عجیب و غریب بات ہوتی کہ ۷۲ فرقے تو ہوتے اور تہتر واں ناجی فرقہ نہ ہوتا۔ گمراہ فرقے تو ہوتے، اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ فرقہ نہ ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی کہ ہم اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ فرقے کا احیاء کریں۔ ذلك فضل الله يوتيه من يشآء (الجماعۃ : ص ۶۱)۔

③ یہ ایک حقیقت ہے کہ ہم نے "جماعت المسلمین" کا احیاء کیا۔ یہ ایسی چیز نہیں کہ اس پر حسد کیا جائے۔ بلکہ خوش ہونا چاہیے کہ فرقہ وارانہ نام سے فرقے تو موجود تھے جن کی تعداد اگر پوری ہو چکی ہے تو ۷۲ تھی لیکن ۷۳ واں جزء ناپید تھا جس کو رسول اللہ ﷺ نے "الجماعۃ" کا خطاب دیا تھا۔ الغرض جو جزء مفقود تھا وہی تو اللہ تعالیٰ کو مطلوب تھا وہی تو جنتی تھا۔ ہم نے اللہ تعالیٰ

کی پسند کے جزء کو برپا کر دیا۔ کیا یہ برائی ہے۔ ذلك فضل الله يوتيه من يشاء (مراسلہ مسعود احمد صاحب بنام ضیاء الرحمٰن صاحب، ۱۶ شوال ۱۴۱۳ھ : ص ۲)۔

④ فرقہ ناجیہ ایک ہی ہو گا جسے حدیث کے الفاظ الجماعۃ سے موسوم کیا گیا ہے باقی فرقے جہنم میں جائیں گے (مجلہ المسلمین، جنوری ۲۰۰۲ء : ص ۴۶)۔

⑤ جماعت المسلمین میں شامل ہو جائیں کیونکہ یہی ناجی فرقہ ہے اور یہی الجماعۃ ہے (مجلہ المسلمین، نومبر ۲۰۰۲ء : ص ۳۳)۔

⑦ جنتی طائفہ کون ؟

① جنتی طائفہ جماعت المسلمین ہو گی، باقی سب فرقے ہوں گے، ان پر جماعت المسلمین کا اطلاق نہیں ہو گا اور نہ وہ جماعت المسلمین کہلاتے ہوں گے (دعوت حق : ص ۲۰)۔

② رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں :- یہ امت ۷۳ اجزاء میں تقسیم ہو جائے گی۔ ۷۲ (اجزاء) دوزخ میں (جائیں گے) اور ایک جنت میں (جائے گا) اور وہ جزء "الجماعت" ہو گا۔ (ابو داؤد۔ سندہ صحیح) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ۷۲ فرقے امت میں تو شامل ہوں گے یعنی امت کا جزء تو ہوں گے لیکن "الجماعۃ" کا جزء نہیں ہوں گے۔ واضح رہے کہ "جماعت المسلمین" نہ وقتی ہے اور نہ مقامی۔ "جماعت المسلمین" اور "الجماعۃ" میں کوئی فرق نہیں (الجماعۃ : ص ۲۹، ۳۰)۔

③ جب فرقے دندنا رہے ہوں گے تو جماعت المسلمین جماعت حقہ ہو گی... اور رسول اللہ ﷺ کی پیشین گوئی کے مطابق یہی جماعت جنت کی مستحق ہو گی (ایک معترض کی غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ : ص ۹)۔

④ فرقوں کو چھوڑ کر الگ ہو جائیں اور اس جنتی طائفہ کے ساتھ شامل ہو جائیں جس کو رسول اللہ ﷺ نے "جماعت" کہا تھا (دعوت حق : ص ۱۹، ۲۰)۔ رسول اللہ ﷺ نے صرف ایک جماعت کو جماعت المسلمین کہا اور باقی سب کو فرقے کہا (وقار علی صاحب کا خروج : ص ۶)۔ لہٰذا تمام کلمہ گو حضرات سے گذارش ہے کہ جماعت المسلمین میں شمولیت اختیار کریں اور تمام فرقوں کو چھوڑ کر عند اللہ جنت کے مستحق بن جائیں (مختلف ادوار اور جماعت المسلمین : ص ۵۵)۔

⑧ طائفہ منصورہ کا مصداق کون ؟

طائفہ منصورہ کی مصداق صرف جماعت المسلمین ہی ہے (فتنے کیوں اٹھتے ہیں ؟ : ص ۱۰)۔

⑨ دینی جماعت کون ؟

دینی جماعت تو صرف جماعت المسلمین ہوتی ہے (مجلۃ المسلمین، دسمبر ۲۰۰۱ء: ص ۳۲)۔

⑩ جماعت حقہ کون ؟

① فرقہ پرستی کے زمانے میں جماعت حقہ جماعت المسلمین ہی ہو گی... اگر جماعت المسلمین ہے تو جماعت حقہ ہے اور اگر جماعت المسلمین نہیں ہے تو پھر کوئی جماعت جماعت حقہ نہیں ہو گی۔ وہ سب فرقے ہوں گے اور ان سے اعتزال (علیحدگی) ضروری بلکہ فرض ہو گا (مختلف ادوار اور جماعت المسلمین: ص ۲۵ تا ۲۷)۔

② جب فرقے دندنا رہے ہوں گے تو جماعت المسلمین جماعت حقہ ہو گی (ایک معترض کی غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ: ص ۹)۔ ہر دور میں ایک جماعت حقہ صحیح دین پر قائم رہے گی اور وہ جماعت المسلمین ہے (تحقیق صلاۃ: ص ۴۳)۔

⑪ امت مسلمہ کون ؟

① امت مسلمہ اور جماعت المسلمین ایک ہی چیز ہے۔ امت مسلمہ جماعت المسلمین ہے اور جماعت المسلمین امت مسلمہ ہے۔ یہ دو چیزیں نہیں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے صرف ایک جماعت کو جماعت المسلمین کہا اور باقی سب کو فرقے کہا۔ اگر فرقے بھی جماعت المسلمین یا امت مسلمہ ہوں تو پھر ایک جماعت کو جماعت المسلمین کیوں کہا؟ (وقار علی صاحب کا خروج: ص ۶)۔

② حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہم السلام یہ دعا کر رہے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں مسلم رکھ اور ہماری اولاد میں سے بھی امت مسلمہ بنا یعنی جماعت المسلمین بنا (ایک معترض کی غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ: ص ۲۲)۔

⑫ مدد و نصرت کس کے لئے مختص ؟

اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت تو صرف جماعت المسلمین کیلئے مختص تھی... جب تک ہم اپنے فرقوں کو ختم کر کے امت واحدہ نہیں بن جاتے یعنی جماعت المسلمین نہیں بن جاتے اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت نہیں آئیگی (مجلۃ المسلمین، دسمبر ۲۰۰۱ء: ص ۵۰)۔

(۱۳) جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی کے متعلق پیشین گوئی

پیشین گوئی کے مطابق جب امت میں انتشار پیدا ہو جائے گا اور امت مختلف فرقوں میں بٹ جائیگی تو اس وقت اگر اللہ والوں کی جماعت ہو گی تو اس کا نام جماعت المسلمین ہو گا۔ یہ جماعت ان تمام فرقوں سے علیٰحدہ ہو گی، دوزخ کی طرف بلانے والوں سے اس کا کوئی تعلق نہ ہو گا۔ (ہمارا نام صرف ایک یعنی مسلم: ص ۷)۔ جماعت المسلمین تو اللہ کی جماعت ہے۔ یہ انشاء اللہ ضروری چلتی رہیگی (مراسلہ مسعود احمد صاحب بنام اراکین جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی، ۳ جمادی الاخریٰ ۱۴۰۹ھ: ص ۲)۔

(۱۴) جماعت المسلمین کے متعلق وصیت نبویؐ

(۱) وصایائے نبوی: ... بتایئے رسول اللہ ﷺ کی ان وصیتوں پر کس طرح عمل کیا جائے۔ اگر جماعت المسلمین ہے تو اس میں شامل ہو جایئے، نہیں ہے تو بتایئے، نہیں بتا سکتے تو پھر تمام فرقوں سے کنارہ کش ہو جایئے اور اسی حالت میں مر جایئے (ہمارا نام صرف ایک یعنی مسلم: سلسلہ اشاعت نمبر ۷۷، ۱۳۹۵ھ، شائع کردہ جماعت المسلمین عزیز آباد کراچی: ص ۸)۔

(۲) وصایائے نبوی: ... بتایئے رسول اللہ ﷺ کی ان وصیتوں پر کس طرح عمل کیا جائے۔ اگر جماعت المسلمین ہے تو اس میں شامل ہو جایئے، نہیں ہے تو پھر تمام فرقوں سے کنارہ کش ہو جایئے اور اسی حالت میں مر جایئے (ہمارا نام صرف ایک یعنی مسلم، اشاعت جدید: ص ۷)۔

(۱۵) جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی کو بشارت

(۱) جماعت المسلمین کو بشارت: جماعت المسلمین کو خوش خبری دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :- (قیامت کے دن میں کہوں گا) اے میرے بندو! آج تم کو نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ تم غمگین ہو گے (یہ بات ان لوگوں سے کہی جائے گی) جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے تھے اور مسلم تھے۔ زخرف ۶۸، ۶۹ (ہمارا نام صرف ایک یعنی مسلم: ص ۶، اشاعت جدید: ص ۵)۔

(۲) سوال: (اراکین جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی کا) قرآن کی نجات والی آیات کا مصداق اپنے آپ کو ٹھہرانا۔

جواب: "بشریٰ للمسلمین" کی روشنی میں اصولاً تو یہ صحیح ہے (مراسلہ مسعود احمد صاحب بنام ضیاء الرحمٰن صاحب، ۱۶ شوال ۱۴۱۳ھ: ص ۳)۔

(۱۶) جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی کے علاوہ دوسری جماعتیں

(۱) رسول اللہ ﷺ نے صرف ایک جماعت کو جماعت المسلمین کہا اور باقی سب کو فرقے کہا (وقار علی صاحب کا خروج: ص ۶)۔

(۲) قرآن مجید اور حدیث کے عمیق مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت المسلمین ہی صحیح جماعت ہوگی باقی تمام فرقے ہوں گے (تحقیق صلاۃ: ص ۳۱)۔

(۳) جماعت المسلمین کے علاوہ تمام جماعتیں فرقے ہوں گی (تکبیر کا تکبر: ص ۳)۔

(۴) جماعت المسلمین کے علاوہ باقی سب فرقے ہیں (مجلۃ المسلمین، دسمبر ۲۰۰۰ء: ص ۲)۔

(۱۷) کیا فرقے، امت مسلمہ یا جماعت المسلمین یا الجماعۃ میں شامل ہیں؟

(۱) امت میں تو بے شک شامل ہیں لیکن امت مسلمہ میں شامل نہیں۔ امت مسلمہ اور جماعت المسلمین ایک ہی چیز ہے۔ امت مسلمہ جماعت المسلمین ہے اور جماعت المسلمین امت مسلمہ ہے۔ یہ دو چیزیں نہیں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے صرف ایک جماعت کو جماعت المسلمین کہا اور باقی سب کو فرقے کہا۔ اگر فرقے بھی جماعت المسلمین یا امت مسلمہ ہوں تو پھر ایک جماعت کو جماعت المسلمین کیوں کہا؟ اگر فرقے بھی جماعت المسلمین ہوں تو پھر متعدد جماعت المسلمین ہو جائیں گی۔ پھر کونسی جماعت المسلمین سے چمٹا جائے گا؟ (وقار علی صاحب کا خروج: ص ۶)۔

(۲) امت میں ہونے سے مسلم ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ امت میں تو منافقین بھی شامل ہیں "فیہا منافقوھا" تو کیا منافق مسلم ہیں؟ (مراسلہ مسعود احمد صاحب بنام عمران رشید صاحب، ۲۱ شوال ۱۴۱۱ھ: ص ۲)۔

(۳) ۷۲ اجزائے امت یعنی ۷۲ فرقے الجماعت یعنی جماعت المسلمین میں شامل نہیں ہیں... ۷۲ فرقے امت میں تو شامل ہوں گے یعنی امت کا جزء تو ہونگے لیکن "الجماعۃ" کا جزء نہیں ہوں گے... حدیث کی رو سے فرقے الجماعۃ میں شامل نہیں ہوتے (الجماعۃ: ص ۱۰، ۲۹، ۶۰)۔

(۱۸) جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی کے علاوہ باقی تمام جماعتیں یا فرقے کیا ہیں؟

(۱) جماعت المسلمین تو ایک ہی ہوتی ہے باقی اس کے متوازی تحریکیں فرقے اور فتنے ہونگے

...ظاہر ہے کہ شیطانی راستے فتنے ہی ہونگے بلکہ یہ کہا جائے کہ جماعت المسلمین کے مقابلے میں "بغاوت المسلمین" ہونگے تو یہ زیادہ قرین قیاس ہوگا (صدیق میمن کی فلور کر سنگ: ص ۱۰)۔

(۲) اگر آپ یہ کہیں کہ یہ فرقہ پرست مسلم ہیں یہ بھی جماعت المسلمین ہیں تو آپ کا یہ استدلال احادیث کے خلاف ہوگا۔ یہ تمام فرقے ہیں اور جماعت المسلمین کے سخت مخالف ہیں (ایک معترض کی غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ: ص ۹)۔

(۳) رسول اللہ ﷺ فرقوں کو "مسلم" نہیں کہتے... ایک جماعت کو اللہ کے رسول ﷺ نے مسلمین کہا اور باقی سب کو فرقے۔ اس سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ فرقے "مسلم" نہیں ہیں (اظہار حقیقت نمبر ۱ از مسعود احمد صاحب، ۲۵ رجب ۱۴۱۶ھ: ص ۱)۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں "مسلم" نہیں کہا ہم بھی یہی کہتے ہیں (اظہار حقیقت نمبر ۳ از مسعود احمد صاحب، ۱۵ رمضان ۱۴۱۶ھ: ص ۲)۔

(۱۹) کیا جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی بھی ایک فرقہ نہیں؟

(۱) جماعت المسلمین نے دین میں تفریق نہیں کی جماعت المسلمین کا وہی دین ہے جو آسمان سے نازل ہوا تھا۔ نہ جماعت کا فرقہ وارانہ نام ہے نہ فرقہ وارانہ امام ہے اور نہ فرقہ وارانہ مذہب، پھر یہ فرقہ کیسے ہوئی (جماعت المسلمین پر اعتراضات اور انکے جوابات: ص ۳۶)۔

(۲) جماعت المسلمین تو اصل نام ہے اور عہد رسالت سے چلا آرہا ہے۔ فرقہ تو علیحدہ امتیازی فرقہ وارانہ نام سے بنتا ہے۔ اس کے نظریات بھی "جماعت المسلمین" سے نکلنے کے بعد ملحدانہ، باغیانہ، مشرکانہ، کافرانہ اور جماعت المسلمین کے نظریات کے خلاف ہوتے ہیں۔ ہمارا فرقہ نہ جماعت المسلمین یا الجماعۃ سے نکلا، نہ اس کے عقائد بدلے اور نہ اس نے اپنا نام بدلا۔ سب کچھ وہی تو پھر وہ فرقہ کیسے ہوگا۔ آپ ہمیں فرقہ کہہ رہے ہیں چلئے ہم اسے فرقہ ہی مان لیتے ہیں۔ یہ فرقہ سترہ اٹھارہ سال پہلے وجود میں نہیں تھا جیسا کہ آپ کو تسلیم ہے لیکن اس فرقے کے وجود کی بہت بڑی ضرورت تھی اس لئے کہ وہ فرقے تو موجود تھے جو "الجماعۃ" سے نکل چکے تھے وہ فرقہ نہیں تھا جو "الجماعۃ" تھا۔ یہ تو عجیب وغریب بات ہوتی کہ ۷۲ فرقے تو ہوتے اور تہتر واں ناجی فرقہ نہ ہوتا۔ گمراہ فرقے تو ہوتے، اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ فرقہ نہ ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی کہ ہم اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ فرقے کا احیاء کریں (الجماعۃ: ص ۶۰، ۶۱)۔

③ جماعت المسلمین فرقہ نہیں ہے بلکہ جماعت ہے جسے حدیث میں الجماعۃ کہا گیا ہے (مجلۃ المسلمین، دسمبر ۲۰۰۱ء: ص ۳۰)۔ جماعت المسلمین فرقہ نہیں ہے (مرکیوں نہیں جاتے ؟: ص ۳)۔

④ جماعت المسلمین کو فرقہ کہنا بھی زیادتی ہے (مجلۃ المسلمین، نومبر ۲۰۰۱ء: ص ۳۲)۔

⑳ جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی کے علاوہ باقی تمام جماعتوں یا فرقوں کا انجام کیا ہوگا ؟

① رسول اللہ ﷺ نے آج کل کے فرقہ پرستوں کو دوزخ کی وعید سنائی ہے.... رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں... ایک فرقہ جنت میں جائے گا اور ۷۲ دوزخ میں جائیں گے۔ کہا گیا اے اللہ کے رسول ﷺ وہ کون ہوں گے ؟ آپ نے فرمایا: وہ جماعت ہوگی۔ یعنی فرقہ نہیں ہوگا... محمد رسول اللہ ﷺ کا دور جو ابھی جاری ہے ۷۲ فرقے لقمہ اجل بنے یعنی پہلے سے ایک زیادہ۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمانا "امتی" میری امت یہ جملہ کلمہ گو فرقوں پر مہر ثبت ہے (ایک معترض کی غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ: ص ۱۸، ۱۹)۔

② ۷۲ فرقے یا اجزاء جہنم میں جائیں گے، اس لئے کہ وہ الجماعت کے اجزاء نہیں ہو سکتے (تکبیر کا تکبر: ص ۷)۔

③ فرقہ ناجیہ ایک ہی ہوگا جسے حدیث کے الفاظ الجماعۃ سے موسوم کیا گیا ہے باقی فرقے جہنم میں جائیں گے (مجلۃ المسلمین، جنوری ۲۰۰۲ء: ص ۴۶)۔

㉑ کونسی جماعت جنت کی مستحق ہوگی ؟

① جنت میں جانے والی "جماعت" کن لوگوں کی ہوگی۔ رسول اللہ ﷺ خود بتاتے ہیں:... جماعت المسلمین اور ان کے امام سے چمٹے رہنا... جب فرقے دندنا رہے ہوں گے تو جماعت المسلمین جماعت حقہ ہوگی... اور رسول اللہ ﷺ کی پیشین گوئی کے مطابق یہی جماعت جنت کی مستحق ہوگی (ایک معترض کی غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ: ص ۸، ۹)۔

② فرقوں کو چھوڑ کر الگ ہو جائیں اور اس جنتی طائفہ کے ساتھ شامل ہو جائیں جس کو رسول اللہ ﷺ نے "جماعت" کہا تھا۔ یہ جماعت کن لوگوں کی ہوگی اس کی بھی وضاحت حدیث میں موجود ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا:۔ جماعت المسلمین اور ان کے امام سے چمٹے

رہنا... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنتی طائفہ جماعت المسلمین ہوگی، باقی سب فرقے ہوں گے، ان پر جماعت المسلمین کا اطلاق نہیں ہوگا اور نہ وہ جماعت المسلمین کہلاتے ہوں گے (دعوت حق: ص ۱۹، ۲۰)۔

③ تمام کلمہ گو حضرات سے گذارش ہے کہ جماعت المسلمین میں شمولیت اختیار کریں اور تمام فرقوں کو چھوڑ کر عند اللہ جنت کے مستحق بن جائیں (مختلف ادوار اور جماعت المسلمین: ص ۵۵)۔ کیوں کہ جنت میں وہی لوگ جائیں گے جو الجماعت میں شامل ہوں گے (تکبیر کا تکبر: ص ۷)۔

㉒ جہاد فی سبیل اللہ کا اہل کون ؟

آج کل جو قتال جہاد کے نام پر ہو رہا ہے اسے در حقیقت جہاد کہنا درست نہیں۔ حقیقی جہاد الجماعۃ پر فرض ہے اور اس فریضہ کے حکم کا استحقاق الجماعۃ کے امیر یا امام کے سوا کسی کو حاصل نہیں یعنی فرقہ وارانہ جماعتیں یا تنظیمیں جہاد فی سبیل اللہ کی اہل نہیں (مجلۃ المسلمین، جنوری ۲۰۰۲ء: ص ۱۴)۔

㉓ حکومت و خلافت کا اہل کون ؟

① فرقے قیامت تک دین کو نافذ نہیں کر سکتے اور نہ ہی خلافت حاصل کر سکتے ہیں... جماعت المسلمین واحد جماعت ہے جو خلافت کے حصول کیلئے پوری شرح وبسط کے ساتھ کام کر سکتی ہے اس کے علاوہ کوئی فرقہ یہ فریضہ سر انجام دینے کا متحمل ہی نہیں (مجلۃ المسلمین، جولائی ۲۰۰۱ء: ص ۵)۔

② فرقہ وارانہ جماعتیں خلافت الٰہیہ قائم کر ہی نہیں سکتیں وہ خلافت حنفیہ، خلافت شافعیہ و مالکیہ قائم کر سکتیں ہیں (مجلۃ المسلمین، مارچ ۲۰۰۲ء: ص ۱۶)۔

③ آج کل ہمارے معاشرے میں جو فساد و ظلم برپا ہے اس کے خاتمے کیلئے ضروری ہے کہ جماعت المسلمین بر سر اقتدار ہو یعنی "خلافت علی منہاج النبوۃ" قائم ہو (مجلۃ المسلمین، دسمبر ۲۰۰۱ء: ص ۵۰)۔

④ پہلے فرقہ واریت چھوڑ دیں پھر جماعت المسلمین کو کوسنا چھوڑ دیں پھر دیکھیں ان شاء اللہ مسلم امۃ کی حکمرانی کی راہ ہموار ہوتی ہے یا نہیں (مجلۃ المسلمین، نومبر ۲۰۰۱ء: ص ۳۳)۔

⑤ اگر واشنگٹن فتح کرنا ہے اور دنیا کے چپہ چپہ پر قانون الٰہی نافذ کرنا ہے تو ڈاڑھی کی لمبائی چوڑائی پر الجھ کر نہ رہ جایئے اس میں صرف وقت ہی ضائع نہیں ہوگا، انتشار و اختلاف ہوگا اور کچھ بھی فتح نہ ہوگا (مراسلہ مسعود احمد صاحب بنام زاہد تنویر صاحب، ۱۴ شعبان ۱۴۱۳ھ: ص ۳)۔

(٦) جس طرح اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی حکومت رفتہ رفتہ قائم کر دیں ہمیں بھی رفتہ رفتہ حکومت دے دے گا۔ حکومت قائم کرنے کیلئے وقت لگتا ہے (ایک معترض کی غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ : ص ۳۴)۔

(٧) جماعت المسلمین الحمد للہ ایک دینی جماعت ہے اور وہ دین کی خاطر تمام اقسام جہاد پر عمل پیرا ہے اور انشاء اللہ جب بھی اللہ نے توفیق دی تو قتال فی سبیل اللہ پر بھی عمل کرے گی (مجلۃ المسلمین، دسمبر ۲۰۰۱ء : ص ۴۹)۔

(٢٤) جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی کا اہم مقصد ؟

(١) اہم مقصد صرف ایک یعنی : قیام خلافت علی منہاج النبوت، جمہوریت یا اشتراکیت نہیں (تحفۂ عیدین : جماعت المسلمین کی دعوت کا پوائنٹ نمبر ۷ : ص ۱)۔

(٢) دعوت کا ساتواں پائنٹ اس لئے ختم کر دیا کہ جماعت کا نام خطرہ میں پڑ گیا تھا اور اسکی حفاظت اس وقت سب سے زیادہ ضروری تھی۔ اگر نام کا رجسٹریشن مسترد ہو جاتا اور کوئی دوسرا فی الفور اس کو رجسٹر کرا لیتا تو ہماری تبلیغ پر بہت برا اثر پڑتا۔ مرغوب عالم نے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ رجسٹریشن آفس سے سازباز کر رکھی ہے۔ اسی کی شکایت پر جسٹریشن آفس حرکت میں آگیا تھا (مراسلہ مسعود احمد صاحب بنام تسلیم الحق صاحب، ۱۰ رجب ۱۴۰۵ھ مطابق ۱۹۸۵ء : ص ۱)۔

(٣) جماعت المسلمین رجسٹر شدہ جماعت ہے اور اس کا منشور بھی رجسٹر شدہ ہے (تحفۂ عید الفطر، اشاعت ۱۳۸۸ھ : ص ۷)۔ رجسٹرڈ جماعت المسلمین دنیا بھر میں فقط ایک ہی ہے (مجلۃ المسلمین، جنوری ۲۰۰۲ء : ص ۱۸)۔

(٢٥) کیا صرف جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی ہی حق پر ہے اور کسی حالت میں غلطی پر نہیں ؟

(١) عقیدہ کی پختگی کے معنی یہ ہیں کہ صرف اپنی جماعت کو حق پر سمجھے، دوسری جماعتوں کو ناحق پر سمجھے۔ دوسری جماعت کو حق پر سمجھنا اپنی جماعت کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنے کے مترادف ہے۔ حدیث نبوی کی رو سے صرف ایک ہی جماعت حق پر ہو سکتی ہے۔ دو جماعتیں حق پر نہیں ہو سکتیں... جو شخص جماعت المسلمین میں داخل ہونے کے بعد بھی یہ کہتا ہے کہ فلاں جماعت بھی حق پر ہے وہ جماعت کا حقیقی خیر خواہ نہیں ہو سکتا۔ یا تو وہ جماعت کا نادان دوست ہے یا وہ ابھی جماعت

المسلمین میں شامل نہیں ہوا... ایسے لوگ جو دوسری جماعت یا جماعتوں کو حق پر سمجھتے ہیں وہ جماعت المسلمین کے ساتھ نہیں چل سکتے۔ ارکان جماعت کو ان کے اس عقیدہ سے سخت بیزاری کا اظہار کرنا چاہیے۔ جو لوگ دوسری جماعتوں کے حق پر ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں... ان کی چند علامتیں ہوتی ہیں جن سے وہ بآسانی پہچانے جاسکتے ہیں مثلاً :- (۱) زکوۃ جماعت المسلمین کے بیت المال میں جمع نہ کرانا۔ اگر کرانا تو جزوی طور پر، (۲) صدقات بدستور دوسری جماعت کو دیتے رہنا، (۳) دوسری جماعت کے مدارس میں اپنے بچوں کو داخل کرانا، (۴) دوسری جماعت کے مدارس کو مالی یا کسی اور قسم کی امداد دینا، (۵) دوسری جماعت کے افراد سے اپنا نکاح کرنا یا اپنی اولاد کا نکاح کرانا، (۶) امیر کے ہاتھ پر بیعت نہ کرنا یعنی اطاعت امیر سے گریز کرنا، (۷) دوسری جماعت کے لوگوں کے پیچھے نماز ادا کرنا، (۸) دوسری جماعت کے موتی کی نماز جنازہ پڑھنا، (۹) دوسری جماعت کے لوگوں کے لئے رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کہنا، (۱۰) جماعت المسلمین کے کاموں اور جماعت المسلمین کے اجتماعات سے بے تعلق ہونا، وغیرہ وغیرہ۔

ایسے لوگوں کے متعلق ہدایت کی جاتی ہے کہ :- (۱) ان سے چوکنا رہا جائے، (۲) ان کو امام نہ بنایا جائے خواہ وہ قاری یا حافظ ہی کیوں نہ ہوں۔

(ہدایت نامہ مسعود احمد صاحب بنام ذیلی امراء جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی، ۱۱ محرم ۱۴۰۳ھ : ص ۱، ۲)

(۲) فرقہ پرستی کے زمانے میں جماعت حقہ جماعت المسلمین ہی ہو گی... اگر جماعت المسلمین ہے تو جماعت حقہ ہے اور اگر جماعت المسلمین نہیں ہے تو پھر کوئی جماعت جماعت حقہ نہیں ہو گی۔ وہ سب فرقے ہوں گے (مختلف ادوار اور جماعت المسلمین : ص ۲۵ تا ۲۷)۔

(۳) اصولی طور پر ہم کسی حالت میں غلطی پر نہیں تو تحقیق چہ معنی دارد (مراسلہ مسعود احمد صاحب بنام سید الیاس شاہ صاحب امیر جماعت المسلمین رجسٹرڈ پشاور شاخ، ۱۸ شوال ۱۴۱۳ھ : ص ۲)۔

☆☆☆☆☆☆

باب یازدہم

① عقیدہ انقطاع امت مسلمہ

① اعتراض: آپ کی جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ امت مسلمہ کے تسلسل میں انقطاع واقع ہو گیا تھا، آپ لکھتے ہیں "امت مسلمہ اور جماعت المسلمین ایک ہی ہے۔ امت مسلمہ جماعت المسلمین ہے اور جماعت المسلمین امت مسلمہ ہے" اور اب اللہ نے آپ کے ذریعہ امت مسلمہ کو دوبارہ زندہ کر دیا ہے۔ امت مسلمہ کے تسلسل میں انقطاع کا عقیدہ بدعت ہے اور بہت بڑی گمراہی ہے۔ آپ ایسی کوئی حدیث یا قرآن کی آیت پیش فرمائیں جس میں یہ موجود ہو کہ امت مسلمہ کے تسلسل میں انقطاع واقع ہو جائے گا؟

جواب (محمد اشتیاق صاحب): حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہم السلام یہ دعا کر رہے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں مسلم رکھ اور ہماری اولاد میں سے بھی امت مسلمہ بنا یعنی جماعت المسلمین بنا۔ اگر انبیاء علیہم السلام کی جماعت جماعت المسلمین نہیں تھی کسی اور نام سے تھی تو جناب خیراتی صاحب بتائیں اور دلیل دیں۔ مندرجہ بالا عبارت میں طنز و تشنیع، بدعت کا فتویٰ، گمراہ ہونے کا الزام تو موجود ہے لیکن جناب خیراتی صاحب نے جماعت المسلمین میں انقطاع نہ ہونے کی کوئی دلیل پیش نہیں کی۔ اگر جماعت المسلمین ہر دور میں موجود رہے گی تو دلیل آپ کو دینی چاہیے تھی نہ کہ ہمیں۔ ہم تو جماعت المسلمین کے انقطاع کی دلیل دے دیں گے مگر آپ تسلسل بلا انقطاع کی دلیل نہیں دے سکتے۔ ملاحظہ کیجئے: ۔ حضرت حذیفہ بن یمانؓ نے کہا اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ فان لم یکن لھم جماعۃ ولا امام اگر جماعت المسلمین نہ ہو اور نہ ان کا امام ہو۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) مندرجہ بالا حدیث جماعت المسلمین کے انقطاع کی واضح دلیل ہے... رسول اللہ ﷺ نے انسانوں کو اسلام کی تعلیم دی اور جماعت المسلمین کا احیاء کر کے وفات پا گئے۔ پھر آپ اپنی زندگی میں حضرت حذیفہؓ کے معلوم کرنے پر بتا گئے کہ جماعت المسلمین اور ان کا امام معدوم ہو سکتے ہیں.... لہٰذا معلوم ہوا کہ خیراتی صاحب کا جماعت بلا انقطاع کا استدلال غلط اور بہت بڑی غلط فہمی کا موجب ہے (ایک معترض کی غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ: ص ۲۱، ۲۲، ۲۶)۔

② ''الجماعة''یا''جماعت المسلمین'' کے کسی وقت میں معدوم ہونے کا امکان ہے۔ پس آپ کا یہ کہنا کہ ''الجماعۃ کبھی معدوم نہیں ہوگی اور اس کا بانی دائمی امیر ہے'' محل نظر ہے (الجماعۃ: ص ۷۳)۔

③ اعتراض: ''اگر اس امت کے تسلسل میں انقطاع واقع ہو جائے تو... کیا پھر سے رسولوں کے سلسلے کو جاری کرنے کی ضرورت نہ پیدا ہوگی، معلوم ہوا کہ اس امت مسلمہ کے تسلسل میں انقطاع ممکن ہی نہیں''۔

جواب (محمد اشتیاق صاحب): ...رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: میرے اور عیسیٰ (علیہ السلام) کے درمیان کوئی نبی نہیں گذرا۔ (صحیح مسلم) چھ سو سال تک کوئی نبی نہیں آیا۔ یہ دور فرقہ بندی کا دور تھا کیونکہ نصاریٰ نے ۷۲ فرقے کر لئے تھے... (فتح الباری) اس حدیث سے کئی باتیں ثابت ہوئیں:... (۳) نبی علیہ السلام کا نہ ہونا (۴) جماعت المسلمین کا منقطع ہونا۔ (۵) جب نبی اور جماعت المسلمین نہ ہو تو حق تلاش کرنا۔ (۶) اگر نبی اور جماعت المسلمین نہ ہو تو دین ابراہیم اختیار کرنا۔ (۷) نبی علیہ السلام کے فوت ہو جانے کے بعد اس کی دی ہوئی تعلیم موجود رہتی ہے۔ (۸) اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ فرقہ پرست جان بوجھ کر اللہ تعالیٰ کے عذاب میں رہنا پسند کرتے ہیں۔ گمراہ رہنا پسند کرتے ہیں اسی مذہب پر مر جانا پسند کرتے ہیں۔

لہٰذا آج کل کے فرقہ پرست کچھ تو ایسے ہیں جو جانتے ہیں کہ جماعت المسلمین حق ہے لیکن اپنے فرقہ سے بہت محبت ہے لہٰذا اسے چھوڑنے کو تیار نہیں... بہر حال آج کل کے فرقوں کی حالت اہل کتاب کے فرقوں سے کچھ کم نہیں بلکہ یہ ان سے بھی آگے دکھائی دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔اے اہل کتاب کافی عرصہ تک رسولوں کا سلسلہ منقطع رہنے کے بعد (اب) تمہارے پاس ہمارا رسول آگیا ہے (ایک معترض کی غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ: ص ۲۳ تا ۲۶)۔

④ کیا ''لا تزال طائفة من امتی'' سے امت مسلمہ کا قیامت تک دوام، بلا انقطاع ثابت نہیں ہوتا؟

''لا تزال'' سے ہمیشہ رہنا اور منقطع نہ ہونے پر استدلال کرنا صحیح نہیں...''لا تزال'' سے غیر منقطع ہونے کا استدلال صحیح نہیں...(مازال) سے تسلسل بلا انقطاع مراد نہیں...''لم ازل'' سے یہاں بھی ''مسلسل بلا انقطاع'' مراد نہیں ہے...''لاتزال'' سے ہمیشہ مسلسل بلا انقطاع (CON-

TINUOUS)ہی مراد نہیں ہوتا بلکہ مسلسل بالانقطاع (CONTINUAL) بھی مراد ہوتا ہے اور حدیث "لا تزال طائفة من امتی" میں یہی مراد ہے یعنی وقفوں کے ساتھ جاری رہنا... جماعت المسلمین کا تسلسل بالانقطاع ہوگا، اس کے وجود میں وقفے آتے رہیں گے (جماعت المسلمین کے متعلق غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ : ص ۸ تا ۱۰)۔

(۳) جماعت المسلمین کون بناتا ہے؟

(۱) انبیاء علیہم السلام تو جماعت المسلمین ہی بناتے تھے رسول اللہ ﷺ نے بھی جماعت المسلمین ہی بنائی تھی (سوالات کے جوابات از مسعود احمد صاحب، ۳ رمضان ۱۴۱۱ھ : ص ۲)۔

(۲) مکہ میں تیرا سال گذارنے کے بعد، جب رسول اللہ ﷺ بحکم الٰہی مدینہ منورہ ہجرت کر کے آئے اور وہ صحابہ کرام جو مکہ سے اسلام کے لئے ہجرت کر گئے تھے وہ بھی مدینہ منورہ پہنچ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے جماعت کی بنیاد رکھی اور بحکم الٰہی "جماعت" بنائی۔ "جماعت" بنانے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے درج ذیل احکامات امت کو دیئے۔

واعتصموا بحبل الله جميعاً ولا تفرقوا...عليكم بالجماعة...من خرج من الجماعة ... لہٰذا معلوم ہوا کہ "الجماعۃ" سے مراد جماعت المسلمین ہے (مختلف ادوار اور جماعت المسلمین : ص : ۳، ۹)۔

(۳) آپ سے گذارش ہے کہ اپنے مذاہب و مسالک سے کنارہ کش ہوتے ہوئے نبی اکرم ﷺ کی بنائی ہوئی جماعت المسلمین میں شمولیت اختیار کر کے امت واحدہ بنئے اور حق و مقصد خلافت پورا کرنے کا عملی ثبوت دیں (اتحاد امت مسلمہ : ص ۴)۔

(۴) کیا جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی میں شمولیت شرط ایمان واسلام ہے؟

(۱) جماعت المسلمین کے ساتھ وابستہ رہنے کا حکم :... تم جماعت المسلمین اور جماعت المسلمین کے امیر سے چمٹے رہنا.... اس پیشین گوئی کے مطابق جب امت میں انتشار پیدا ہو جائے گا اور امت مختلف فرقوں میں بٹ جائیگی تو اس وقت اگر اللہ والوں کی جماعت ہوگی تو اس کا نام جماعت المسلمین ہوگا... الغرض حدیث بالا کا تقاضہ یہ ہے کہ ہم تمام فرقوں سے علیحدہ رہیں، صرف مسلم بنیں، اپنے کو صرف مسلم کہیں اور صرف جماعت المسلمین سے وابستہ رہیں (ہمارا نام صرف ایک یعنی

مسلم : ص ۷، ۸، اشاعت جدید : ص ۶، ۷)۔

(۲) جنت میں جانے کیلئے جماعت کا پکڑنا لازم ہے... جماعت المسلمین میں شامل ہونا ضروری ہے... رسول اللہ ﷺ نے جماعت المسلمین میں شامل ہونے کو ایمان قرار دیا اور جماعت المسلمین میں شامل نہ ہونے والوں کو وعید سنائی... جماعت المسلمین میں شمولیت ایمان کا تقاضا ہے (مختلف ادوار اور جماعت المسلمین : ص ۶، ۹، ۲۲، ۲۳)۔

(۳) آدمی "مسلم" ہو کر جماعت المسلمین میں آتا ہے۔ آدمی "مومن" ہو کر جماعت المسلمین میں آتا ہے... جب آدمی کلمۂ شہادت پڑھ لیتا ہے تو وہ مسلم ہو کر جماعت المسلمین میں شامل ہو جاتا ہے۔ اب وہ شادی بھی انہی میں کرے گا اور نماز بھی مسلمین کے پیچھے پڑھے گا یعنی تمام دین کے کام مسلم ہو کر مسلمین ہی میں کرے گا۔ اس کا فرقہ پرستوں سے کوئی تعلق نہیں ہوگا (ایک معترض کی غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ : ص ۵ تا ۷)۔

(۴) رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایمان والوں کی جماعت کا نام جماعت المسلمین تھا اور اسی نام کی جماعت سے چمٹے رہنے کی ہدایت رسول اللہ ﷺ نے فرمائی تھی... آپ کی کوئی جماعت نہ ہو سوائے جماعت المسلمین کے (دعوت حق : ص ۲۳، ۲۴)۔

(۵) ہم آپ کو اصل دین کی طرف واپس لوٹنے کی دعوت دیتے ہیں اور نبی اکرم ﷺ کے حکم : تمام فرقوں سے علیحدہ رہنا (صحیح بخاری و صحیح مسلم) کے تحت اپنے فرقہ وارانہ مذاہب کو چھوڑ کر ایسی جماعت میں شمولیت کی دعوت دیتے ہیں جس میں شمولیت کا حکم رسول اللہ ﷺ نے خود دیا تھا : جماعت المسلمین اور ان کے امام سے چمٹے رہنا (دعوت فکر : ص ۵، ۶)۔

(۶) اجتماعیت فرض ہے... جماعت سے منسلک رہنا فرض ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں :- جماعت المسلمین اور ان کے امام سے چمٹے رہو (اجتماعیت اور اسلام : ص ۲)۔ علماء سے گذارش ہے کہ وہ ... رسول اللہ ﷺ کی وصیت کے مطابق... جماعت المسلمین سے چمٹ جائیں اور اس اسلام کو قائم کریں جو فرقوں کے بننے سے پہلے موجود تھا (دعوت اسلام : ص ۷، ۴)۔

(۷) اگر جماعت المسلمین ہے تو جماعت حقہ ہے اور اگر جماعت المسلمین نہیں ہے تو پھر کوئی جماعت جماعت حقہ نہیں ہوگی وہ سب فرقے ہوں گے اور ان سے اعتزال (علیحدگی) ضروری بلکہ فرض ہوگا۔ ابن ماجہ میں یہ الفاظ روایت کئے گئے ہیں :- تم جماعت المسلمین اور ان کے امام سے

چمٹ جاؤ۔ یعنی ابن ماجہ میں امر کا صیغہ بھی آیا ہے۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت حذیفہؓ کے معلوم کرنے پر جماعت المسلمین میں شامل ہونے کا حکم دینے کا علم ہوا (مختلف ادوار اور جماعت المسلمین: ص ۲۶، ۲۷)۔

(۸) جماعت المسلمین اور اس کے امیر سے چمٹے رہنے کا حکم اللہ کے رسول ﷺ نے دیا ہے یہ اعزاز کسی اور جماعت یا فرقہ کو حاصل نہیں ہے (فریضہ اطاعت امیر: ص ۱۷)۔

(۹) جماعت المسلمین ہی وہ واحد جماعت ہے جس سے چمٹنے کا حکم دیا گیا ہے... جماعت المسلمین کے علاوہ کسی جماعت یا فرقے سے چمٹنے کا حکم نہیں دیا گیا (جماعت المسلمین کا تعارف: ص ۵)۔

(۱۰) ہم یہ ضرور کہتے ہیں کہ حق اور ہدایت صرف ہمارے پاس ہے اور جس کے پاس ہدایت ہو اسی کو مسلم کہا جاتا ہے سوال یہ ہے کہ آپ ہدایت کو کیوں قبول نہیں کرتے (جماعت المسلمین پر اعتراضات اور انکے جوابات: ص ۴۶)۔

(۱۱) ہر کلمہ گو رسول اللہ ﷺ کی امت میں تو شامل ہے لیکن جماعت المسلمین میں شامل نہیں... امت مسلمہ کیلئے جماعت المسلمین میں شامل ہو جانا شرط ایمان ہے (تکبیر کا تکبر: ص ۱۰، ۱۱)۔

(۵) جو کلمہ گو نہ جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی میں ہو اور نہ فرقوں میں؟

(۱) رہا یہ سوال کہ جو جماعت میں نہیں ہے اور فرقوں سے بیزار ہے تو کیا وہ غیر مسلم ہی رہے گا؟ سوال یہ ہے کہ جو جماعت میں نہیں اور فرقوں سے بھی بیزار ہے تو یہ بتایئے کہ اس کا دین کیا ہے۔ اس کا دین تو معلوم ہو فرقوں سے بیزار ہے تو کیا وہ بے دین ہے پہلے یہ معمہ تو حل ہو؟ اگر وہ مسلم ہے اور اس دین کو مانتا ہے جو آسمان سے نازل ہوا ہے تو اسی دین میں یہ موجود ہے کہ واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا کہ اللہ کی رسی کو سب مل کر مضبوطی سے پکڑو اور فرقے فرقے نہ بنو آخر وہ اس آیت پر عمل کیوں نہیں کرتا اگر وہ نہیں کرتا تو بظاہر وہ اس آیت کا منکر ہے اسی لئے وہ اس حکم پر عمل نہیں کرتا اور وہ اس حدیث پر عمل کیوں نہیں کرتا تلزم جماعت المسلمین یعنی جماعت المسلمین کو لازم پکڑو۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ نہ قرآن مجید پر عمل کرتا ہے اور نہ حدیث پر عمل کرتا ہے تو پھر کس کام کا مسلم ہے؟ اس کا محض فرقوں سے بیزار ہونا اس

کے "مسلم" ہونے کی دلیل نہیں (جماعت المسلمین پر اعتراضات اور انکے جوابات: ص ۴۲)۔

(۲) اعتراض :- جو شخص تمام فرقوں سے علیحدہ ہو کر صرف قرآن و حدیث پر عمل کرے وہ مشرک نہیں ہے۔ میں اسے مسلم سمجھتا ہوں۔

جواب (مسعود احمد صاحب) :- ایسا شخص نہ قرآن مجید پر عمل کرتا ہے اور نہ حدیث پر۔ قرآن مجید میں ہے : واعتصموا بحبل الله جميعاً ولا تفرقوا۔ اس کا عمل اس آیت پر نہیں۔ حدیث میں ہے تلزم جماعة المسلمين۔ اس کا عمل اس حدیث پر نہیں تو پھر یہ کہنا کہ وہ قرآن و حدیث پر عمل کرتا ہے صحیح نہیں (وقار علی صاحب کا خروج: ص ۸)۔

(۳) "فاعتزل تلك الفرق كلها" (سب فرقوں کو چھوڑ کر الگ ہو جاؤ) پر عمل کرنا ضروری ہے۔ ہم نے چھوڑ دیا، ہمارے مخالفین بھی چھوڑ دیں پھر اجتماعی زندگی گزارنے کیلئے ہم سے آملیں.... جماعت المسلمین سے علیحدہ رہنا یا جماعت المسلمین سے علیحدہ ہونا کسی حالت میں جائز نہیں (مرکیوں نہیں جاتے ؟ : ص ۳)۔

(۴) سوال :- عام انسان... جن کو فرقے کے بارے میں جاننے کا وقت ہی نہیں اور وہ بھی خود کو مسلم کہتا ہے اور فرقوں میں اپنا شمار کرنا پسند نہیں کرتا ارکان خمسہ کو ادا کرتا ہے اور کبائر سے بچتا ہے۔ اس کے متعلق کیا عقیدہ رکھا جائیگا۔

جواب (مسعود احمد صاحب) :- یہ ایک ایسا آدمی ہے جو اپنی عاقبت کی فکر نہیں کرتا، حق کو تلاش نہیں کرتا، دنیاوی معاملات میں ہوشیار، آخرت سے غافل۔ اس کی لاعلمی کسی عذر سے نہیں، قصداً ہے، بلا عذر ہے۔ ایسا شخص دو قسم کا ہو سکتا ہے :- (۱) فرقوں سے ملا جلا رہتا ہے۔ ان کے ساتھ دینی کاموں میں شریک ہوتا ہے۔ (۲) فرقوں سے دور رہتا ہے۔ ان کے کسی دینی کام میں شریک نہیں ہوتا۔ پہلی قسم کا آدمی تو ظاہر ہے کہ اعتزال کے حکم پر عمل پیرا نہیں ہے۔ اس کا دوزخ میں جانا حدیث کے مطابق اس کے عمل کا نتیجہ ہے۔ دوسری قسم کا آدمی جماعت کے ساتھ نہ ہونے کی وجہ سے شیطان کا شکار ہے، جاہلیت کی موت مرنے والا ہے (مراسلہ مسعود احمد صاحب بنام ضیاء الرحمن صاحب، ۱۳ رجب ۱۴۱۳ھ : ص ۴)۔

(۵) سوال :- اگر کوئی آدمی قرآن و حدیث پر عمل کرے اور آپ کی جماعت میں شامل نہ ہو تو اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے ؟

جواب :- قرآن وحدیث پر عمل کرنے والے یا دعویٰ کرنے والے کو لازماً جماعت المسلمین کے ساتھ وابستہ ہونا پڑے گا اس سے الگ رہ ہی نہیں سکتا... ورنہ اس کا دعویٰ کھوکھلا ثابت ہوگا بلکہ فریب نفس کے سوا کچھ نہیں ہوگا... جماعت المسلمین سے چھٹکارا ممکن نہیں۔ ورنہ مذکورہ شخص خیانت کا مرتکب ہوگا (مجلۃ المسلمین، دسمبر ۲۰۰۱ء : ص ۳۰، ۳۱)۔

⑥ کیا امیر جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی کی بیعت شرط ایمان ہے ؟

① اعتراض :- جو شخص جماعت المسلمین کے امیر کے ہاتھ پر بیعت نہیں کرتا وہ کافر نہیں ہے کیونکہ بیعت شرائط ایمان میں شامل نہیں ہے ؟

جواب (مسعود احمد صاحب) :- کیا جو چیز شرائط ایمان میں شامل نہیں اس کا انکار کفر نہیں ؟... رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں : من مات ولیس فی عنقه بیعة مات میتة جاهلیة (صحیح مسلم) اس حدیث کی رو سے بیعت شرائط ایمان میں سے ہے ورنہ جاہلیت کی موت مریگا یعنی کفر کی موت مریگا۔ کفر کی موت سے بچنے کیلئے بیعت شرط ہے (وقار علی صاحب کا خروج : ص ۷، ۸)۔

② جماعت المسلمین ہی وہ جماعت ہے جو کہتی ہے کہ جو شخص امیر کی بیعت نہ کرے اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی (جماعت المسلمین کا تعارف : ص ۸)۔

③ سوال :- آپ جو بیعت لیتے ہیں اس کا شرعی ثبوت پیش کریں اور آپ کی جو بیعت نہ کرے وہ کتنا گناہگار ہوگا اس کی وضاحت کریں ؟

جواب (مسعود احمد صاحب) : - رسول اللہ ﷺ بھی صحابہ کرام سے بیعت لیا کرتے تھے... جب کوئی شخص اسلام قبول کرتا ہے تو اس وقت بیعت کرنی ہوتی ہے... اب رہا ہمارا مسئلہ تو ہم خالص اسلام کی دعوت دیتے ہیں اور اسی خالص اسلام کی بنیاد پر بیعت لیتے ہیں (جماعت المسلمین پر اعتراضات اور انکے جوابات : ص ۷، ۴۳، ۴۸)۔

④ "الجماعۃ" کے امیر کی بیعت لازمی ہے۔ بیعت نہ کرنے والے کی موت جاہلیت کی موت ہوگی... "جماعت المسلمین" اور "الجماعۃ" میں کوئی فرق نہیں (الجماعۃ : ص ۲۷، ۳۰)۔

⑤ جو امیر جماعت المسلمین کی بیعت نہیں کرتا وہ جاہلیت کی موت مریگا۔ جو شخص امیر کی اطاعت سے ہاتھ کھینچ لے تو اس کی موت کفر کی موت ہے (تحقیق مزید میں تحقیق کا فقدان : ص ۴۱)۔

(۶) بیعت لیتے وقت خلیفہ یہ کہے کہ جہاں تک تم سے ہو سکے سننا اور اطاعت کرنا... حاکم وقت کی بیعت بہت ضروری ہے، جو شخص بیعت نہ کرے وہ جاہلیت کی موت مرے گا (منہاج المسلمین: اشاعت اول ۱۹۸۳ء: ص ۴۹۲، ۴۹۳)۔ [بعد کی اشاعتوں میں "خلیفہ" اور "حاکم وقت" کی بجائے "امیر" لکھ دیا گیا ہے۔ دیکھئے: اشاعت نمبر ۸، ۱۹۹۴ء: ص ۶۸۲]

(۷) "جاہلیت" سے کیا مراد ہے؟

(۱) جاہلیت سے مراد اسلام سے پہلے کا زمانہ یعنی کفر کا زمانہ ہے (امیر کی اطاعت: ص ۶)۔

(۲) جاہلیت کی موت مریگا یعنی کفر کے موت مریگا (وقار علی صاحب کا خروج: ص ۸)۔

(۳) "انك امرؤ فيك جاهلية" میں پوری جاہلیت مراد نہیں بلکہ صرف ایک خصلت جاہلیت کی مراد ہے... حضرت ابوذر غفاریؓ والی حدیث میں "جاہلیت" سے مراد کوئی ایک خصلت، بوباس، جہل وغیرہ وغیرہ مراد ہے... حضرت ابوذرؓ والی حدیث کے علاوہ جہاں "ميتة جاهلية" آیا ہے مطلقاً جاہلیت، اسلام سے پہلے کا زمانہ مراد لیا گیا ہے ورنہ شاہ صاحب ثابت کریں کہ "ليس في عنقه بيعة مات ميتة جاهلية" سے ائمہ نے کوئی ایک عادت یا خصلت مراد لی ہو... حضرت ابوذرؓ غفاری والی حدیث میں کفر نہیں گناہ مراد ہے اور حضرت عبد اللہ بن عمرؓ والی حدیث میں اور دوسری اسی مضمون کی احادیث میں صریحاً کفر، اسلام پر نہ مرنا مراد لیا گیا ہے (تحقیق مزید میں تحقیق کا فقدان: ص ۳۹ تا ۴۱)۔

(۴) اگر حضرت عبادہ بن صامتؓ نے بیعت نہیں کی تو کیا جاہلیت کی موت مرنے کا قانون بدل جائے گا۔ ہرگز نہیں۔ قانون قانون ہی رہے گا۔ بیعت نہ کرنے کے فعل کو صحابی کی غلطی تصور کیا جائے گا۔ صحابی سے بھی غلطی ہو سکتی ہے... صحابی کی غلطی بھی غلطی ہے۔ اس کو مثال نہیں بنایا جاسکتا... "الجماعۃ" کے امیر کی بیعت لازمی ہے۔ بیعت نہ کرنے والے کی موت جاہلیت کی موت ہو گی (الجماعۃ: ص ۲۱، ۲۲، ۲۷)۔

(۸) کیا امیر جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی کی اطاعت فرض ہے؟

(۱) جماعت المسلمین اور اس کے امیر سے چمٹے رہنے کا حکم اللہ کے رسول ﷺ نے دیا ہے یہ اعزاز کسی اور جماعت یا فرقہ کو حاصل نہیں ہے... جماعت المسلمین امیر کی بیعت اور اطاعت کو لازم سمجھتی ہے (فریضہ اطاعت امیر: ص ۱۷)۔

(۲) ہر امیر کی اطاعت فرض ہے۔ اپنی طرف سے حکومت کی شرط کتاب اللہ پر زیادتی ہے اور یہ کفر ہے... امیر کی اطاعت کے لئے حدیث میں کوئی شرط نہیں ہے۔ اپنی طرف سے حکومت کی شرط لگانا شریعت سازی ہے اور یہ شرک ہے (امیر کی اطاعت: ص ۳، ۴، فریضۂ اطاعت امیر: ص ۱)۔

(۳) رسول اللہ ﷺ کی مکی زندگی... حکومت الٰہیہ قائم کرنے کی منظم تحریک تھی... جس طرح مکی زندگی میں رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی جاتی تھی اسی طرح حکومت الٰہیہ کو قائم کرنے کی ہر تحریک میں امیر تحریک کی اطاعت لازمی ہوگی... الغرض امیر جماعت کی اطاعت بہت ضروری ہے اس لئے کہ اس کے بغیر حکومت الٰہیہ کا قیام ناممکن ہے (امیر کی اطاعت: ص ۲۲، ۲۳، فریضۂ اطاعت امیر: ص ۱۱، ۱۲)۔

(۴) خلافت کی تحریک میں رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی جاتی تھی اسی بنیاد پر خلافت کی ہر تحریک میں امیر جماعت کی اطاعت لازمی طور پر کی جائے گی... اعلائے کلمۃ الحق فرض ہے اور اس کیلئے خلافت کا قیام ضروری ہے اگر اعلائے کلمۃ الحق فرض ہے تو... اس کیلئے ضرور ایک منظم تحریک چلانی ہوگی، ایک مضبوط جماعت بنانی ہوگی اور تحریک منظم اور جماعت مضبوط اسی صورت میں ہو سکتی ہے جبکہ امیر جماعت کی اطاعت فرض ہو... امیر کے تمام احکام اعلائے کلمۃ الحق ہی کے گرد گھومتے ہیں لہٰذا اس کے ہر حکم کی اطاعت کرنی ضروری ہے (امیر کی اطاعت: ص ۲۴، ۲۵، فریضۂ اطاعت امیر: ۱۲، ۱۳)۔

(۵) جماعت کے سربراہ کو امیر یا امام کہتے ہیں... جماعت کے سربراہ کی اطاعت فرض ہے... فرض کا تارک یقیناً گنہگار ہے (امیر کی اطاعت: ص ۲۹، ۳۰، فریضۂ اطاعت امیر: ص ۱۶)۔

(۶) جماعت المسلمین امیر کی اطاعت کو فرض سمجھتی ہے (جماعت المسلمین کا تعارف: ۷)۔

(۹) امیر جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی کی اطاعت سے ہاتھ کھینچنا، یا نافرمانی کرنا کیسا ہے؟

(۱) جماعت المسلمین امیر کی اطاعت کو فرض سمجھتی ہے۔ امیر کی نافرمانی گویا جماعت کو چھوڑنا ہے اور جماعت کو چھوڑنا جاہلیت کی موت کو دعوت دینا ہے یعنی اسلام کو چھوڑنا ہے۔ کوئی جماعت یا فرقہ ایسا نہیں جو امیر کی اطاعت کو ایسی اہمیت دیتا ہو (جماعت المسلمین کا تعارف: ص ۷)۔

② جو امیر جماعت المسلمین کی بیعت نہیں کرتا وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔ جو شخص امیر کی اطاعت سے ہاتھ کھینچ لے تو اس کی موت کفر کی موت ہے (تحقیق مزید میں تحقیق کا فقدان: ص ۴۱)۔

③ سوال :۔ اگر کوئی شخص جماعت کے سربراہ کی انتظامی امور میں اطاعت نہیں کرتا تو کیا وہ گناہگار ہوگا؟

جواب :۔ فرض کا تارک یقیناً گناہگار ہوگا (جماعت المسلمین پر اعتراضات اور انکے جوابات: ص ۱۰)۔

⑩ جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی کا چھوڑنا کیسا ہے؟

① جماعت چھوڑنے والے کا حشر برا ہوگا، جماعت چھوڑنا اسلام چھوڑنا ہے ... جماعت المسلمین کو چھوڑنا اسلام کو چھوڑنا ہے... جماعت المسلمین کو چھوڑنا اسلام کو خیرباد کہنا ہے تو کیا کوئی مومن اس بات کی جرأت کر سکتا ہے؟ (مختلف ادوار اور جماعت المسلمین: ص ۶، ۲۳)۔

② امام مکحولؒ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: جس شخص نے جماعت المسلمین کو چھوڑ دیا اس کی کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ وہ ان کی طرف لوٹ آئے (حوالہ مذکورہ: ص ۴۸)۔

③ جماعت سے علیحدہ ہونا گناہ عظیم ہے... جماعت کو چھوڑنا اسلام کو چھوڑنا ہے (اجتماعیت اور اسلام: ص ۲، ۴)۔ جماعت المسلمین سے علیحدہ رہنا یا جماعت المسلمین سے علیحدہ ہونا کسی حالت میں جائز نہیں (مرکیوں نہیں جاتے؟: ص ۳)۔

④ کیونکہ جماعت المسلمین سے چمٹنے کا حکم دیا گیا ہے لہٰذا اس کو چھوڑنا کسی حالت میں جائز نہیں۔ جماعت المسلمین ہی ہے جو کہتی ہے کہ جماعت المسلمین کو چھوڑنا جاہلیت کی موت کو دعوت دینا ہے... جماعت المسلمین کے علاوہ کوئی جماعت نہیں کہتی نہ کوئی فرقہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس کو چھوڑنا جاہلیت کی موت کو دعوت دینا ہے (جماعت المسلمین کا تعارف: ص ۵، ۶)۔

⑤ جماعت المسلمین ہی وہ جماعت ہے جو کہتی ہے کہ جماعت المسلمین کو چھوڑنا اسلام کو چھوڑنا ہے... کوئی جماعت نہیں کہتی اور نہ کوئی فرقہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس کو چھوڑنا اسلام کو چھوڑنا ہے (حوالہ مذکورہ: ص ۶)۔

⑥ جب آدمی جماعت المسلمین چھوڑ بیٹھتا ہے تو وہ پھر دریدہ دہن، دھوکا فریب، مکاری، تحریر اور زبان کا غلط استعمال سیکھ جاتا ہے (تحقیق مزید میں تحقیق کا فقدان: ص ۴۱)۔

⑦ جماعت المسلمین کو چھوڑنا جاہلیت کی موت کو دعوت دینا ہے۔جماعت المسلمین کو چھوڑنا اسلام کو چھوڑنا ہے (فریضۂ اطاعت امیر : ص ۱۷)۔

⑪ جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی کی مخالفت کرنا کیسا ہے ؟

① جماعت المسلمین کی مخالفت کرنا اسلام کو چھوڑنا ہے... جماعت المسلمین کی مخالفت بھی اسلام سے باہر کر دیتی ہے (مختلف ادوار اور جماعت المسلمین : ص ۲۴)۔

② جماعت المسلمین کو بدنام کرنا اللہ تبارک وتعالیٰ کے دین کو نقصان پہنچانے کے مترادف ہے (خلافت ارضی اور فرشتے : ص ۵)۔

③ جماعت المسلمین... ایسی جماعت کو گمراہ کہہ کر آپ اپنی آخرت تباہ کر رہے ہیں۔لہٰذا آپ اللہ تعالیٰ سے توبہ کریں... اعتراض کریں گے تو آپ حضرات ہی کو نقصان پہنچے گا ان شاء اللہ جماعت المسلمین کو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔وہ ترقی کر رہی ہے اور کرتی رہے گی (ایک معترض کی غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ : ص ۴۸)۔

④ جب تک آپ جماعت المسلمین کی مخالفت کرتے رہیں گے آپ کا قلم ان شاء اللہ حق لکھنے سے قاصر رہے گا (تحقیق مزید میں تحقیق کا فقدان : ص ۳۶)۔

⑫ کیا جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی کو چھوڑنے والا مرتد ہے؟ واجب القتل ہے؟

① اعتراض :- جو شخص جماعت المسلمین چھوڑ دے وہ مرتد نہیں ہے۔

جواب (مسعود احمد صاحب) :- ...جماعت چھوڑنے والے نے (پوری طرح نہیں صرف ایک بالشت) جماعت کو چھوڑ دیا تو اس نے اسلام کی رسی کو اتار دیا۔اب وہ کیا ہوا ؟ اسلام کو چھوڑنے والا کیا ہوتا ہے ؟... جماعت المسلمین سے نکلنا اسلام سے نکلنا ہے (وقار علی صاحب کا خروج : ص ۸، ۱۰)۔

② امام قرطبی (فی المفہم) میں کہتے ہیں :- جماعت کو چھوڑنے والے کی تعریف یہ ہے کہ اس نے دین کو چھوڑ دیا کیونکہ جو شخص جماعت المسلمین چھوڑ کر مرتد ہو جاتا ہے سوائے اس کے کہ ہر وہ شخص جو جماعت المسلمین سے نکل گیا تھا وہ پھر اس میں واپس آ جائے (تو وہ مرتد نہ ہوگا) (مختلف ادوار اور جماعت المسلمین : ص ۵۲)۔

③ جماعت کو چھوڑنے والے کو قتل کر دو... حضرت عائشہ صدیقہؓ کہتی ہیں :- اہل قبلہ میں سے کسی کا خون کرنا حلال نہیں ہے مگر تین چیزیں (خون) کو حلال کر دیتی ہیں۔ جان کے بدلہ جان، شادی شدہ زانی اور جماعت المسلمین کو چھوڑنے والا یا جماعت المسلمین سے نکلنے والے کو قتل کر دینا (حوالہ مذکورہ : ۷ تا ۹)۔

④ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں :- رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں... جماعت کو چھوڑنے والا (قتل کر دیا جائے گا)۔ اس حدیث میں "جماعۃ" کا لفظ ہے۔ کیا اس سے مراد "جماعۃ المسلمین" کے علاوہ کوئی اور جماعت ہے؟... معلوم ہوا کہ ائمہ کے نزدیک "جماعۃ" سے مراد "جماعت المسلمین" ہے (حوالہ مذکورہ : ص ۵۰ تا ۵۲)۔

⑤ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں : رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :- جماعت کو چھوڑنے والے کو (قتل کر دو)۔ ابن حجر کہتے ہیں :- جماعت سے مراد جماعت المسلمین ہے (ایک معترض کی غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ : ص ۴۷)۔

⑥ امام قرطبی کہتے ہیں :- جب مرتد ہوتے ہوئے کسی نے جماعت المسلمین کو چھوڑ دیا (تو وہ مرتد ہو گیا) سوائے اس کے جو شخص جماعت المسلمین سے نکل گیا تھا وہ دوبارہ (جماعت المسلمین) میں شامل ہو جائے (حوالہ مذکورہ : ص ۴۷)۔

⑬ اگر جماعت المسلمین نام کی کوئی جماعت نہ ہو تو پھر کیا کیا جائے؟

① اگر جماعت المسلمین ہے تو جماعت حقہ ہے اور اگر جماعت المسلمین نہیں ہے تو پھر کوئی جماعت جماعت حقہ نہیں ہو گی۔ وہ سب فرقے ہوں گے اور ان سے اعتزال (علیحدگی) ضروری بلکہ فرض ہو گا (مختلف ادوار اور جماعت المسلمین : ص ۲۶)۔

② جماعت المسلمین اور فرقے علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں۔ فرقوں کو جماعت المسلمین نہیں کہا جاسکتا۔ فرقوں میں ہرگز شامل نہیں ہونا چاہیے خواہ جماعت المسلمین ہو یا نہ ہو (تکبیر کا تکبر : ص ۲)۔

③ اگر جماعت المسلمین ہے تو اس میں شامل ہو جایئے، نہیں ہے تو پھر تمام فرقوں سے کنارہ کش ہو جایئے اور اسی حالت میں مر جایئے (ہمارا امام صرف ایک یعنی مسلم : ص ۸، اشاعت جدید : ص ۷)۔

④ جماعت المسلمین کے علاوہ کسی جماعت یا فرقے سے چمٹنے کا حکم نہیں دیا گیا (جماعت المسلمین کا تعارف : ص ۵)۔

⑤ جنتی طائفہ جماعت المسلمین ہوگی، باقی سب فرقے ہوں گے، ان پر جماعت المسلمین کا اطلاق نہیں ہوگا... جماعت المسلمین سے وابستہ رہنا اور تمام فرقوں سے علیحدہ رہنا ضروری ہے حتی کہ اگر جماعت المسلمین نہ ہو تو بھی فرقوں میں شامل نہیں ہونا چاہیے (دعوت حق: ص ۲۰)۔

⑥ درخت کی جڑیں چبا چبا کر مر جانا چاہیے لیکن فرقوں کا ساتھ نہیں دینا چاہیے (حدیث "تلزم جماعۃ المسلمین وامامہم" اعتراض اور جواب: ص ۷)۔

⑭ قرآن مجید واحادیث نبوی کا صحیح معنی، مطلب، مفہوم اور ترجمہ کون جانتا ہے؟

① قرآن مجید اور احادیث نبوی کا صحیح ترجمہ معلوم کرنے کیلئے جماعت المسلمین کی طرف رجوع کیا کیجئے۔ یہ ہماری چیزیں ہیں اور ہم ہی ان کا صحیح مطلب جانتے ہیں (الجماعۃ القدیمۃ: ص ۱۲، جماعت المسلمین پر اعتراضات اور انکے جوابات: ص ۱۲)۔

② مسعودؒ احمد صاحب نے جو دعویٰ کیا تھا وہ بالکل صحیح ہے کہ قرآن مجید اور احادیث نبوی کا صحیح ترجمہ معلوم کرنے کیلئے جماعت المسلمین کی طرف رجوع کیجئے... مسعود احمد صاحب نے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ قرآن مجید اور احادیث نبوی کا صحیح ترجمہ معلوم کرنے کیلئے جماعت المسلمین سے رجوع کیجئے یہ ہماری چیزیں ہیں اور ہم ہی ان کے معنی ومفہوم جانتے ہیں (تحقیق مزید میں تحقیق کا فقدان: ص ۱۲، ۱۳)۔

⑮ اتمام حجت منجانب جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی

اتمام حجت :... اگر آپ چاہتے ہیں کہ دین اسلام دنیا کے دور دراز گوشوں تک پہنچے اور چپہ چپہ پر عملاً نافذ ہو تو جماعت المسلمین کے ساتھ تعاون فرمائیں۔ یہ اشاعت بطور اتمام حجت پیش کی جا رہی ہے (فتنے اور ان کا سدباب: ص ۵۱، ۵۲)۔

☆☆☆☆☆☆

(۱) کیا کلمہ گو، غیر رکن جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی کو سلام کیا جاسکتا ہے ؟

(۱) ... یہ ہیں وہ دلائل جن کی بنیاد پر کفار کو سلام کرنے کا جواز نکالا جاتا ہے... کفار کو جو خط آپ نے تحریر فرمائے تھے ان میں "سلام علی من اتبع الهدى" لکھا تھا (صحیح بخاری وغیرہ)۔

فرقوں کو سلام کرنے یا نہ کرنے کا ذکر حدیث میں نہیں ہے اس لئے کہ فرقہ اس زمانے میں تھے ہی نہیں البتہ "ان الذين فرقوا دينهم وكانوا شيعاً لست منهم في شيءٍ" اور "فاعتزل تلك الفرق كلها" کی رو سے ان سے بیزاری کا حکم ہے۔ سلام کیسے ہو سکتا ہے۔

...میں نے ابھی تک فرقوں کو سلام کرنے یا نہ کرنے کے سلسلہ میں کوئی حتمی تحریری ہدایت جاری نہیں کی۔ ارکان جماعت خود ہی مسلم ہوتے ہی فرقوں کو سلام کرنا چھوڑ دیتے ہیں اور یہ نفرت ان کی للّٰہیت اور قوت ایمانی کی دلیل ہے... یہ کس نے کہا کہ مرکز میں تبدیلی آگئی ہے کہ : (۱) ہم فرقوں کو سلام کرنے لگے ہیں، (۲) ان کے پیچھے نماز پڑھنے لگے ہیں، (۳) ان کے جنازہ کی نماز پڑھنے لگے ہیں، یہ بالکل غلط ہے۔ یہ خبریں کون اڑاتا ہے ؟ قطعاً ایسا نہیں ہوا۔ سلام کے متعلق تو پس و پیش ہو سکتا ہے لیکن باقی دو کے متعلق تو کوئی پس و پیش نہیں، کوئی تردد نہیں۔ سلام کے متعلق... اگر تردد ہے تو کفار (غیر اہل کتاب یہ غیر اہل فرق) کے سلسلہ میں ہے۔ اہل کتاب اور اہل فرق کے بارے میں نہیں ہے۔ اگر اس بات پر اطمینان ہو جائے کہ کفار (غیر اہل کتاب یا غیر اہل فرق) کو سلام کیا جاسکتا ہے تو پھر یہ سوچا جاسکتا ہے کہ "اہل فرق" کو بھی سلام کر لیا جائے تو کیا حرج ہے لیکن یہاں آیت "لست منهم في شيءٍ" اور حدیث "فاعتزل تلك الفرق كلها" مانع ہے۔

(مراسلہ مسعود احمد صاحب بنام سید الیاس صاحب امیر جماعت المسلمین رجسٹرڈ پشاور شاخ، ۱۵ رمضان ۱۴۱۳ھ : ص ۴، ۵، ۷)

(۲) منجانب مسعود احمد، عبداللہ و امیر جماعت المسلمین، بخدمت جناب حبیب الرحمٰن صاحب، سلام علی من اتبع الهدى. اما بعد، آپ کا خط پہنچا...... (مراسلہ مسعود احمد صاحب، ۲۶ ربیع الاخر ۱۴۰۶ھ)۔

④ کیا کلمہ گو، غیر رکن جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی کیلئے دعاء استغفار کی جاسکتی ہے؟ اس کی نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے؟

① اعتراض :- (اراکین جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی) اپنے ماں باپ کو ان کے روبرو کافر و مشرک کہہ رہے ہیں اور ان کے مرنے کے بعد نہ تو ان کی نماز جنازہ پڑھتے ہیں اور نہ ان کے لئے استغفار کرتے ہیں۔

جواب (محمد اشتیاق صاحب) :- یہ بھی مسلمین پر جھوٹا الزام ہے۔ اگر کسی نے ایسا کہا ہے تو اس فرد کی غلطی ہے ہم تو کبھی بھی اس بات کی تعلیم نہیں دیتے۔ کیونکہ فرقہ پرستی شرک ہے، کفر ہے، لعنت ہے اور عذاب ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں :- تمام فرقوں کو چھوڑ کر علیحٰدہ ہو جاؤ۔ اور یہ چیز بھی صحیح حدیث میں موجود ہے کہ لوگ ایمان لانے کے بعد کفر کریں گے۔ حضرت ابو الدرداءؓ سے روایت ہے :... آپؐ نے فرمایا ہے کہ عنقریب لوگ ایمان لانے کے بعد کافر ہو جائیں گے....

حضرت علیؓ کہتے ہیں :- میں نے ایک شخص کو دیکھا وہ اپنے والدین کے لئے بخشش طلب کر رہا ہے اور حالانکہ اس کے والدین مشرک تھے۔ میں نے کہا تم اپنے والدین کیلئے بخشش طلب کر رہے ہو حالانکہ وہ مشرک تھے؟ اس شخص نے کہا کیا حضرت ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے والد کے لئے بخشش طلب نہیں کی تھی اور وہ مشرک تھے۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں : میں نے اس کا ذکر نبی ﷺ سے کیا تو یہ آیت نازل ہو گئی : نبی کیلئے اور جو لوگ ایمان والے ہیں ان کیلئے یہ زیبا نہیں کہ وہ مشرکین کیلئے دعاء بخشش کریں (تحقیق مزید میں تحقیق کا فقدان : ص ۴۴، ۴۵)۔

② جنازہ کی نماز نہ پڑھنا، نکاح نہ کرنا، اس سلسلہ میں ہم مجبور ہیں۔ ہم "لست منھم فی شیءٍ" اور "فاعتزل تلک الفرق کلھا" پر عمل کرتے ہیں (مراسلہ مسعود احمد صاحب بنام ضیاء الرحمٰن صاحب، ۱۶ شوال ۱۴۱۳ھ : ص ۲)۔

⑤ کیا کلمہ گو، غیر رکن جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی کی وراثت لی جاسکتی ہے؟

اعتراض :- (اراکین جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی جب اپنے حنفی یا اہلحدیث ماں باپ کو

کافر، مشرک اور غیر مسلم سمجھتے ہیں) تو پھر ان کی وراثت کیوں لیتے ہیں؟ کیونکہ مسلم کافر کا اور کافر مسلم کا وارث نہیں بن سکتا۔

جواب (محمد اشتیاق صاحب) :۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں :۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں : متفرق اہل ملت ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوتے (صحیح ابو داؤد)۔ یہ حدیث ''لا یرث المسلم الکافر ولا الکافر المسلم'' کی تفسیر ہے۔

حضرت معاویہؓ نے مسلم کو کافر کا وارث قرار دیا لیکن کافر کو مسلم کا وارث قرار نہیں دیا...اہل کتاب کے سلسلہ میں حضرت معاویہؓ کہتے ہیں : ہم ان کے وارث ہوں گے وہ ہمارے وارث نہ ہوں گے۔ جس طرح ہمارے لئے ان میں نکاح حلال ہے اور ان کیلئے ہمارے ہاں نکاح حلال نہیں ...حضرت معاذ نے مسلم کو کافر کا وارث قرار دیا...حضرت علیؓ نے ایک فیصلہ دیا : اسلام سے منحرف ہونیوالے کی میراث مسلمین ورثاء کیلئے ہے (البیہقی)...اس بحث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسئلہ جماعت المسلمین کا مسئلہ ہے اور جماعت المسلمین اس مسئلہ سے نمٹنا اچھی طرح جانتی ہے (تحقیق مزید میں تحقیق کا فقدان : ص ۴۵، ۴۶)۔

④ کیا کلمہ گو، غیر رکن جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانا جائز ہے؟

اعتراض :۔ (جب آپ احناف و اہلحدیث وغیرہ کو مشرک سمجھتے ہیں تو پھر ان) فرقہ پرستوں کا ذبیحہ کھانا، ان کے برتن استعمال کرنا، ان کا لباس پہننا (کیسے جائز ہو سکتا ہے)؟

جواب (محمد اشتیاق صاحب) :۔...نصرانیہ اور غیر نصرانیہ کے کھانے کے بارے میں آپ نے اجازت دیدی ہے۔ لہٰذا کوئی مضائقہ نہیں۔ صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہود کا ذبیحہ کھایا۔ اسی طرح اور بھی کئی مثالیں دی جا سکتی ہیں۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ہے کہ آپ نے حضرت عدی بن حاتمؓ کو ان کے برتن استعمال کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ اہل کتاب کے برتن دھو کر استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں (تحقیق مزید میں تحقیق کا فقدان : ص ۴۶، ۴۷)۔

⑤ کیا کلمہ گو، غیر رکن جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی کے ساتھ رہنا جائز ہے؟

اعتراض :-(جب آپ کے نزدیک احناف واہلحدیث وغیرہ مشرک ہیں تو پھر) ان کے درمیان یا ان کے ساتھ رہنا اور اسی طرح کے دوسرے امور کس طرح سے جائز ہو سکتے ہیں؟ کیونکہ جو مشرک کے ساتھ سکونت اختیار کرے وہ اسی جیسا ہے" من جامع المشرك وسكن معه فانه مثله"(ابوداؤد)۔

جواب(محمد اشتیاق صاحب) :-رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں : تم مشرکین کے ساتھ نہ رہو اور نہ ان کے ساتھ مل جل کر رہو۔جو شخص ان کے ساتھ رہے اور ان کے ساتھ (اندر) بس جائے تو وہ ان میں سے ہے (الطبرانی والحاکم)۔ جس شخص نے مشرکین کے ساتھ ان کے گھروں میں سکونت اختیار کرلی تو ذمہ داری (ہماری) ختم ہوگئی (الطبرانی)۔

مشرکین کے ساتھ ویسے رہنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے لیکن ان کو گھروں میں آباد نہ کرے (تحقیق مزید میں تحقیق کا فقدان : ص ۷۴)۔

⑥ کیا کلمہ گو، غیر رکن جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی کو لڑکی دی یا اس سے لڑکی لی جا سکتی ہے؟

① اعتراض :-فرقہ پرست کو لڑکی دینا یا فرقہ پرست لڑکی لینا دینی طور پر حرام نہیں۔

جواب(مسعود احمد صاحب) :-فرقہ پرستی شرک ہے تو پھر فرقہ پرست کو لڑکی دینا یا فرقہ پرست لڑکی لینا کس طرح جائز ہو سکتا ہے؟(وقار علی صاحب کا خروج : ص ۹)۔

② جب آدمی کلمۂ شہادت پڑھ لیتا ہے تو وہ مسلم ہو کر جماعت المسلمین میں شامل ہو جاتا ہے۔اب وہ شادی بھی انہی میں کرے گا اور نماز بھی مسلمین کے پیچھے پڑھے گا یعنی تمام دین کے کام مسلم ہو کر مسلمین میں ہی کریگا۔اس کا فرقہ پرستوں سے کوئی تعلق نہیں ہوگا(ایک معترض کی غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ : ص ۶، ۷)۔

③ لڑکی مسلمہ، لڑکا فرقہ پرست یا اس کے برعکس، کیا ایسا نکاح جائز ہے؟ کیا ایسا نکاح ہماری

غیرت دینی اور حمیت ملی کیلئے کھلا چیلنج نہیں ہے ؟ (متفرق مضامین : ص ۲۷)۔

④ سوال :۔جو آپ کی جماعت المسلمین سے باہر ہیں ،ان کو غیر مسلم کہنا۔ان کا جنازہ نہ پڑھنا۔ان سے نکاح نہ کرنا...

جواب (مسعود احمد صاحب) :۔...احتیاطاً ہم کسی کو غیر مسلم نہیں کہتے لیکن حقیقتاً ایسے لوگ موجود ہیں جو اسلام پر عمل نہیں کرتے اپنے مذہب پر عمل کرتے ہیں۔آخر وہ کیا ہیں ؟ جنازہ کی نماز نہ پڑھنا، نکاح نہ کرنا۔اس سلسلہ میں ہم مجبور ہیں۔ہم "لست منهم فی شیء" اور "فاعتزل تلك الفرق كلها" پر عمل کرتے ہیں (مراسلہ مسعود احمد صاحب بنام ضیاء الرحمٰن صاحب، ۱۶ شوال ۱۴۱۳ھ : ص ۲)۔

⑤ بعض ارکان جماعت کے ذہن میں اب بھی برادریت کے جراثیم پائے جاتے ہیں۔وہ شادی بیاہ کے معاملہ میں اپنی برادری کو ترجیح دیتے ہیں اور لڑکے یا لڑکی کے برائے نام مسلم ہونے یا مسلم ہونے کے وعدہ کو کافی سمجھ لیتے ہیں... حکم دیا جاتا ہے کہ آئندہ کوئی شادی برادری میں بغیر اجازت منعقد نہیں کی جائے۔مجوزہ رشتے کالعدم سمجھے جائینگے۔

(ہدایت نامہ مسعود احمد صاحب بنام ذیلی امراء جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی، ۲۶ ذوالحجہ ۱۴۰۷ھ)

⑥ (فی شیء) کا تقاضا یہ ہے کہ فرقوں کے ساتھ کسی بھی چیز، کسی بھی کام، کسی بھی معاملہ میں شرکت نہ کی جائے مثلاً نہ نماز میں ان کے ساتھ شرکت کی جائے، نہ شادی بیاہ میں ان کے ساتھ معاملہ کیا جائے، نہ ان کی نماز جنازہ میں شرکت کی جائے، نہ ان کے ساتھ تبلیغ وغیرہ میں شرکت کی جائے وغیرہ وغیرہ۔غرض یہ کہ تمام دینی کاموں میں ان سے بالکل علیحدہ رہا جائے۔

(تفسیر قرآن کریم عزیز، سورۃ الانعام، تفسیر آیت نمبر ۱۵۹ : ۲۹۶/۴)

⑦ کیا کسی مسلم کو جماعت المسلمین سے خارج کرنا اور اس سے مقاطعہ کرنا جائز ہے ؟

① اعتراض :اگر جماعت المسلمین سے نکلنا اسلام سے نکلنا ہے تو اس صورت میں کسی شخص کو جماعت سے خارج نہیں کیا جاسکتا۔

جواب (مسعود احمد صاحب) : یہ تو صحیح ہے کہ جماعت المسلمین سے نکلنا اسلام سے نکلنا ہے... دین اور جماعت کے مفاد میں خارج کیا جاسکتا ہے۔خارج اسی کو کیا جاتا ہے جو بغاوت یا نافرمانی

کر کے نکل چکا ہوتا ہے... جماعت سے خارج کرنے کی کوئی ممانعت نہیں للہذا دین اور جماعت کے مفاد میں جماعت سے خارج کر دینے میں کوئی خرابی نہیں۔ بالکل جائز ہے... یہ انتظامی امور میں سے ہے اور انتظامی امور میں امیر کو اختیار ہے (وقار علی صاحب کا خروج : ص ۱۰)۔

(۲) جو شخص جماعت میں فتنہ پیدا کرنا چاہتا ہو یا جماعت میں کسی قسم کا بگاڑ پیدا کرنا چاہتا ہوں عرض داشت ہے کہ ہم اس کا بدرجہ اولیٰ مقاطعہ کر کے جماعت کو فتنہ اور فساد سے بچائیں گے۔ یہ امیر کا حق ہے اور امیر اپنا یہ حق ایسے موقع پر ضرور استعمال کرے گا... جب اسلامی حکومت میں مقاطعہ کا استعمال ہو سکتا ہے تو جو امیر بغیر حکومت ہے وہ تو مقاطعہ کا استعمال بدرجہ اولیٰ کریگا... مقاطعے، سزائیں اور جرمانے جماعت المسلمین کے افراد پر ہوتے ہیں... اور سزائیں دینا بھی جب سنت سے ثابت ہو تو پھر ان سزاؤں کو معیوب کیوں سمجھا جارہا ہے... مقاطعہ صرف جنگ میں نہ جانے کے سبب نہیں ہوگا بلکہ ہر ایک نافرمانی پر ہو سکتا ہے (تحقیق مزید میں تحقیق کا فقدان : ص ۱۹، ۴۷، ۳)۔

(۳) دراصل مقاطعہ ان لوگوں کیلئے دکھتی رگ ہے جو امیر کی اطاعت کے سلسلہ میں بدنیت ہوتے ہیں اور مقاطعہ بھی دراصل ایک کسوٹی ہے جس سے کھرے اور کھوٹے کی پہچان باآسانی ہو جاتی ہے اور فتنہ کا صحیح طور پر سدباب ہو جاتا ہے (صدیق میمن کی فلور کراسنگ : ص ۱۱)۔

(۴) آئندہ کوئی رکن بغیر مرکزی امیر کی اجازت کے ایسے مسئلہ کی تبلیغ نہ کرے اور تمام ارکان جماعت کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ ایسے شخص کی بات نہ سنیں اور اس سے مرکزی امیر کا اجازت نامہ طلب کریں۔ امرائے جماعت کو حکم دیا جاتا ہے کہ اگر وہ شخص ایسے مسئلہ کے سلسلہ میں مرکزی امیر کا اجازت نامہ پیش نہ کرے اور اپنے خودساختہ مسئلہ کی تبلیغ سے بھی باز نہ آئے تو فوراً اس سے مقاطعہ کیا جائے۔

(حکم نامہ مسعود احمد صاحب بنام محمد آصف صاحب امیر جماعت المسلمین رجسٹرڈ صوبہ سرحد، ۶ شوال ۱۴۱۰ھ : ص ۲)

(۵) اس کتاب کی ترتیب و تالیف میں جن لوگوں نے ہمیں مفید مشوروں اور تعاون سے نوازا ان کے اسماء گرامی یہ ہیں :- ... (۲) جناب مرغوب عالم صاحب ایم، اے عربی، ایم، اے اسلامیات (مقدمہ صحیح تاریخ الاسلام والمسلمین، اشاعت ثانی ۱۹۸۰ء : ص ۱۰)۔ مرغوب عالم کو ان کی مخالفانہ، باغیانہ اور معاندانہ سرگرمیوں کی وجہ سے آج بروز جمعہ بتاریخ ۸ ربیع الثانی ۱۴۰۴ھ (مطابق ۱۳ جنوری ۱۹۸۴ء) ایک جلسۂ عام میں جس میں وہ خود بھی موجود تھے جماعت المسلمین سے خارج

کر دیا گیا۔ ان کے اخراج کی اطلاع جماعت المسلمین کی تمام شاخوں کو کر دی گئی۔

(مرغوب عالم کا اخراج از مسعود احمد صاحب)

(۶) امیر جماعت المسلمین صوبہ سرحد کی نافرمانی کے باعث وہاں کے ایک رکن سلیم صاحب کو جماعت المسلمین سے خارج کیا جاتا ہے۔ تمام ارکان جماعت کو حکم دیا جاتا ہے کہ ان سے سلام کلام اور دوسرے تمام تعلقات ختم کر دیں (سلیم صاحب کا جماعت المسلمین سے اخراج از مسعود احمد صاحب، ۳۰ ذوالقعدہ ۱۴۱۰ھ)۔

(۷) آپ کی یہ بات صحیح نہیں کہ مقاطعہ مقررہ مدت کیلئے ہونا چاہیے۔ آپ مزید علم حاصل کریں۔ مقاطعہ تو غیر معینہ مدت کیلئے ہی ہوتا ہے اور وہ اس وقت تک ختم نہیں ہوتا جب تک شخص متعلقہ معافی نہ مانگے اور پھر اس کو معافی نہ دیدی جائے۔ جس رکن جماعت سے مقاطعہ کا حکم دیا گیا ہے آپ اس سے مقاطعہ کریں، کلام سلام بند کر دیں۔ امیر کا حکم مانیں۔ نافرمانی نہ کریں۔ نافرمانی کرنے سے تو ہر شخص کو جماعت سے خارج کیا جا سکتا ہے خواہ وہ مقامی امیر ہو یا صوبائی امیر۔

(مراسلہ مسعود احمد صاحب بنام رضوان اللہ صاحب امیر جماعت المسلمین رجسٹرڈ پشاور شاخ، ۷ محرم ۱۴۱۱ھ)

(۸) جس سے مقاطعہ کیا گیا ہے اس کی نماز جنازہ پڑھنا: صراحت کے ساتھ کوئی حکم نہیں۔ حضرت کعب بن مالکؓ کا یہی خیال تھا کہ اگر مقاطعہ کے زمانہ میں میرا انتقال ہو گیا تو مسلمین میری نماز جنازہ نہیں پڑھیں گے۔ صحیح بخاری (مراسلہ مسعود احمد صاحب بنام عبد الغفور صاحب، ۳ ذوالقعدہ ۱۴۱۱ھ)۔

(۹) یہ کہنا غلط ہے کہ امیر کو نکالنے کا اختیار نہیں۔ انتظامی امور میں امیر سب کچھ کر سکتا ہے... جماعت سے نکالنے کی کوئی ممانعت نہیں لہٰذا امیر جماعت سے نکال سکتا ہے... (۱) عبد الستار صاحب ولد عبد الوہاب صاحب (۲) عبد الحمید صاحب ولد اللہ بخش صاحب: ان سے کہا گیا تھا کہ نماز کے بعد مسجد میں بیٹھ کر باتیں نہ کیا کریں لیکن یہ مسلسل نافرمانی کر رہے ہیں۔ (۳) محمد اقبال مرزا صاحب ولد حیدر مرزا صاحب (۴) خلیل احمد صاحب ولد شمس الدین صاحب (۵) محمد شفیع صاحب ولد اللہ بخش صاحب (۶) محمد طاہر صاحب: عدلیہ کے قواعد و ضوابط پر دستخط نہیں کئے۔ حکم عدولی کی۔ انکا کہنا ہے کہ ہم مکی دور سے گذر رہے ہیں لہٰذا عدلیہ قائم نہیں ہونی چاہیے... (۷) محمد یٰسین صاحب (۸) محمد قمر صاحب (۹) عبد اللہ صاحب ولد غلام علی صاحب (۱۰) عبد العزیز صاحب ولد عبد الرؤف صاحب (۱۱) نفیس صاحب۔ عدلیہ کے قواعد و ضوابط پر دستخط نہیں کئے... ان سے تا حکم ثانی ہر قسم کا مقاطعہ کیا جائے۔ سلام، کلام، طعام، شراکت، ملازمت، شادی بیاہ وغیرہ

میں مکمل مقاطعہ کیا جائے۔ یہ حکم جماعت کے ہر رکن پر لازم ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت، بڑا ہو یا چھوٹا، رشتہ دار ہو یا غیر رشتہ دار (حکم نامہ از مسعود احمد صاحب، ۳ جمادی الاخری ۱۴۰۹ھ : ص ۲،۳)۔

(۱۰) پشاور کی شاخ کیونکہ اختلاف میں الجھی ہوئی ہے اور اختلاف کی وجہ سے حدیث کے مطابق ہلاکت کے قریب پہنچ گئی ہے لہٰذا ایسی جماعت کو ہلاکت سے پہلے ہی کیوں نہ ختم کر دیا جائے... لہٰذا میں مندرجہ ذیل احکام جاری کر رہا ہوں :۔ (۱) میں جماعت المسلمین شاخ پشاور اور اس کے تمام عہدوں کو کالعدم قرار دیتا ہوں... (۴) جماعت کو کالعدم قرار دینے کے بعد آپ فوراً اعلان کریں کہ جو شخص جماعت المسلمین کا جواب از سر نو تشکیل دی جا رہی ہے رکن بننا چاہتا ہے وہ فوراً ناظم تنظیم کو ایک درخواست دے جس کا مضمون مندرجہ ذیل ہو :۔ (۱) میں جماعت المسلمین کا رکن بننا چاہتا ہوں... (۵) جماعت یا امیر کے خلاف کسی فتنہ یا سازش میں شریک نہیں ہونگا بلکہ اسے کالعدم کرنے کی کوشش کرونگا........

کسی خاص تاریخ تک درخواستیں وصول ہو جانے کے بعد اس تاریخ سے آپ از سر نو تشکیل پانے والی جماعت کے امیر ہوں گے۔ پھر بہ حیثیت امیر آپ مندرجہ بالا باتوں پر اور مندرجہ ذیل شرائط پر درخواست کنندگان سے بیعت لینگے۔ ان باتوں یا شرطوں میں اگر کوئی شخص کسی لچک کا طلبگار ہو تو آپ اس سے بیعت نہ لیں۔ جو جاتا ہے اسے جانے دیں :۔...... (۱۰) زکوٰۃ پابندی سے بیت المال میں جمع کرونگا۔ (۱۱) معروف کاموں میں امیر کی نافرمانی نہیں کرونگا۔ میں امیر کو اپنی مرضی، رائے یا حکم کا تابع نہیں بناؤنگا۔ میں ہر معروف کام میں امیر کی اطاعت کرونگا........

(حکم نامہ مسعود احمد صاحب بنام سید الیاس شاہ صاحب امیر جماعت المسلمین رجسٹرڈ شاخ پشاور، ۲۱ شعبان ۱۴۱۳ھ : ص ۳ تا ۴)

(۱۱) تسلیم الحق صاحب کا معلوم ہوا... اب اگر وہ توبہ کر لیں، معافی مانگیں اور بیعت کیلئے تیار ہو جائیں تو ان سے بیعت نہ لیں جب تک میں اجازت نہ دوں۔

(مراسلہ مسعود احمد صاحب بنام سید الیاس شاہ صاحب امیر جماعت المسلمین رجسٹرڈ پشاور شاخ، ۱۸ شوال ۱۴۱۳ ھ : ص ۱)

(۱۲) سید ظہیر احمد رکن پشاور شاخ عید الفطر ۱۴۱۵ھ کے موقع پر امیر شاخ کی صریح نافرمانی کی بنا پر جماعت المسلمین سے خارج ہو چکے ہیں۔ لہٰذا ان سے تمام دینی تعلقات منقطع کر لئے جائیں اور ان سے محتاط رہا جائے (حکم نامہ سید الیاس شاہ صاحب امیر جماعت المسلمین رجسٹرڈ پشاور شاخ)۔

(۱۳) آپ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وقار علی صاحب رکن پشاور شاخ اپنے مندرجہ ذیل عقائد کی

بناء پر جماعت المسلمین سے خارج ہو چکے ہیں :-(۱) امیر کی بیعت اور اطاعت فرض نہیں۔(۲) جماعت المسلمین کے ساتھ شمولیت فرض نہیں۔جماعت سے علیحدہ رہ کر بھی آدمی مسلم رہ سکتا ہے۔(۳) فرقہ پرستوں کے ساتھ رشتوں کا لین دین حرام نہیں۔(۴) اہلحدیثوں کے فرقے بھی حق پر ہیں کیونکہ وہ بھی تو قرآن وحدیث پر عمل کرتے ہیں۔(۵) جماعت المسلمین نام اختیار نہیں کرنا چاہیے بلکہ جماعت من المسلمین نام ہونا چاہیے۔

جب تک وقار صاحب اپنے ان خود ساختہ عقائد سے رجوع کر کے امیر جماعت المسلمین کے ہاتھ پر دوبارہ بیعت نہیں کر لیتے ان سے تمام دینی تعلقات منقطع کر لئے جائیں اور ان سے محتاط رہا جائے (اعلان اخراج از عبدالصمد صاحب امیر جماعت المسلمین رجسٹرڈ صوبہ سرحد)۔

(۱۴) وقار علی صاحب سابق رکن جماعت المسلمین پشاور شاخ اپنے گمراہ کن عقائد اور نظریات کی بناء پر جماعت سے خارج کر دئے گئے ہیں۔ارکان جماعت المسلمین ان کی شاطرانہ اور دلفریب باتوں میں نہ آئیں اور نہ ہی ان سے رابطہ رکھیں۔سلام اور کلام بند کر دیں۔

(اعلان اخراج از مسعود احمد صاحب، یکم ذیقعدہ ۱۴۱۵ھ)

(۸) پردہ اور جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی

(۱) عورتیں سارا بدن ڈھانکنے کے باوجود آنکھیں نہیں ڈھانکتیں۔چہرے پر سے ایک پٹی کے برابر چادر ہٹی ہوئی ہوتی ہے یا برقع کی نقاب میں آنکھوں کے لئے کچھ جگہ کھلی چھوڑ دی جاتی ہے۔ایسی صورت میں نظریں نیچی رکھنے کا بہت کم امکان ہوتا ہے... جرابوں یا موزوں کے ذریعہ قدم ڈھانکنے کا ذکر حدیث میں نہیں ہے۔حدیث میں تو کپڑے کے لٹکانے کا ذکر ہے... آپ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ آپ... جب گھر سے باہر نکلیں... معمولی سادہ موٹے کپڑے کی وسیع چادریں اوڑھیں اور... نظریں نیچی رکھیں۔چادر کے اتنے بڑے گھونگھٹ نکالیں کہ چہرہ نظر نہ آئے۔ایسے گھونگھٹ سے نظریں خود بخود نیچی رہیں گی غرارے یا چوڑی موری کی شلواریں وغیرہ پہنیں اور ان کو اتنا نیچا رکھیں کہ قدم چھپ جائیں (مراسلہ مسعود احمد صاحب بنام صبیحہ صاحبہ، ۱۳ محرم ۱۴۱۳ھ: ص ۲،۱)۔

(۲) قبل ازیں ایک خط مورخہ ۱۳ محرم ۱۴۱۳ھ آپ میں سے ہر مسلمہ کو فرداً فرداً نام بنام بھیجا گیا ہے۔اس خط میں مندرجہ ذیل ہدایات دی گئی تھیں :-...(۲) جب گھر سے باہر نکلیں تو

... معمولی، سادہ اور موٹے کپڑے کی وسیع چادریں اوڑھیں اور اتنا بڑا گھونگھٹ نکالیں کہ چہرہ ٹھوڑی تک چھپ جائے۔ غرارے یا چوڑی موری کی شلواریں پہنیں اور ان کو اتنا نیچا رکھیں کہ قدم ڈھک جائیں۔ ہدایت نمبر ا پر معدودے چند کے علاوہ شاید ہی کسی نے عمل کیا ہو۔ ہدایت نمبر ۲ پر بھی عمل کم ہی ہوا ہے۔ بعض خواتین نے اگر چادر اوڑھی بھی تو اتنی چھوٹی کہ شلوار وغیرہ نظر آتی رہی یا اتنی مہین کہ اس کا اوڑھنا اور نہ اوڑھنا برابر رہا یا اتنے بڑھیا کپڑے کی کہ وہ زینت پوش ہونے کے بجائے خود زینت بن گئی۔ اس خط کے ذریعہ تاکید کی جاتی ہے کہ چادریں وسیع ہوں اور موٹے اور معمولی کپڑے کی ہوں... خواتین کو چاہیے کہ ... عید الفطر ۱۴۱۳ھ پر جب عیدگاہ آئیں تو اس ہدایت کے مطابق پردہ کر کے آئیں۔ عید الفطر ۱۴۱۳ھ کے دن اور اس کے بعد اگر اس سلسلہ میں کوئی کوتاہی ہوئی تو تادیبی کاروائی ہوگی۔ تادیبی کاروائی کے سلسلہ میں جس طرح مردوں کیلئے محکمہ تادیب، تعزیر اور تجبیر قائم کیا گیا ہے خواتین کیلئے بھی انشاء اللہ العزیز عنقریب ایسا محکمہ قائم کر دیا جائے گا (ہدایت نامہ مطبوعہ بنام المسلمات منجانب مسعود احمد صاحب، ۱۹ جمادی الاخری ۱۴۱۳ھ)۔

(۳) ناظمہ علیا محکمہ تادیب و تعزیر و تجبیر کے خط مورخہ ۸ ذوالحجہ ۱۴۱۳ھ سے معلوم ہوا کہ محمد اشتیاق صاحب کی زوجہ نور جہاں بیگم برقع پہنتی ہیں، چادر نہیں اوڑھتیں... خط سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اشتیاق صاحب کی زوجہ پشت قدم بھی نہیں ڈھانکتیں صرف ایڑی کا حصہ چھپاتی ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ پشت قدم یہی ہے۔ ہمارے شوہر یہی بتاتے ہیں۔ ناظمہ علیا نے مزید لکھا ہے کہ عبد اللطیف صاحب کے بھائی نے بتایا کہ اشتیاق صاحب نے انہیں بھی یہی بتایا ہے۔ عبد اللطیف ابھی ماضی قریب میں مسلم ہوئے ہیں... ناظمہ علیا مزید لکھتی ہیں "جب میں نے اشتیاق صاحب سے کہا کہ امیر صاحب نے تو صلوٰۃ المسلمین میں قدم ڈھانکنے کے لئے لکھا ہے تو وہ کہنے لگے وہ حدیث ضعیف ہے... اشتیاق صاحب کا کسی ایسی حدیث کو ضعیف کہنا جو جماعت کی کتاب میں ہو نہایت نامناسب ہے... الغرض ان کا پہلا عمل یعنی چادر اوڑھنے سے منع کرنا ہی اس قابل ہے کہ اس کے سلسلہ میں سخت تادیبی کاروائی کی جائے۔ باقی دوسرے دو عمل اس پر مستزاد ہیں۔

حکم :

محمد اشتیاق صاحب سے مقاطعہ کا اعلان کیا جاتا ہے۔ تمام ارکان جماعت (مسلمین اور

مسلمات) نہ ان سے ملاقات کریں اور نہ سلام وکلام۔ امارت کے سلسلہ میں ان کی نامزدگی کو ختم کیا جاتا ہے (اعلان مقاطعہ از مسعود احمد صاحب، ۳ ذوالحجہ ۱۴۱۳ ھ)۔

④ (ناظمۂ علیا محکمۂ تأدیب، تعزیر و تخیر، مسعود احمد صاحب کو لکھتی ہیں:) جب میں نے اشتیاق صاحب کی اہلیہ سے یہ معلوم کیا کہ آپ چادر کیوں نہیں اوڑھتی ہیں... تو کہنے لگیں جب ہمارے شوہر کہیں گے ہم چادر اوڑھ لیں گے، ابھی ہمارے شوہر منع کرتے ہیں۔ میں نے کہا آپ نے اطاعت کی بیعت امیر صاحب سے کی ہے یا پھر شوہر سے... انہوں نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا کہ اچھا تو اس سے پہلے امیر صاحب کہاں تھے جو آج یہ حکم دے رہے ہیں...۔

حکم :

محمد اشتیاق صاحب کی زوجہ نور جہاں بیگم کا مندرجہ بالا جواب انتہائی گستاخانہ، معاندانہ اور باغیانہ ہے لہٰذا ان سے تا حکم ثانی مقاطعہ کا اعلان کیا جاتا ہے۔ تمام ارکان جماعت (مسلمین اور مسلمات) کو حکم دیا جاتا ہے کہ نور جہاں بیگم سے ملاقات، کلام و سلام قطعاً بند کر دیں۔ ہو سکتا ہے پچاس دن بعد ان کو کسی بھی وقت جماعت سے خارج کر دیا جائے (اعلان مقاطعہ از مسعود احمد صاحب، ۳ ذوالحجہ ۱۴۱۳ ھ)۔

⑤ ناظمۂ علیا جماعت المسلمین (شعبۂ خواتین) کے خط مورخہ ۸ ذوالحجہ ۱۴۱۳ھ سے معلوم ہوا کہ مندرجہ ذیل افراد کی بیویاں چادر نہیں اوڑھتیں (۱) محمد سلیم صاحب (اکبر) (۲) محمد ارشد صاحب (۳) عبد المالک صاحب (۴) محمد اسلم صاحب۔ بیویوں کا کہنا ہے کہ ہمارے شوہر منع کرتے ہیں۔

حکم :

...(ان) کا یہ فعل باغیانہ ہے لہٰذا ان سے مقاطعہ کا اعلان کیا جاتا ہے۔ تمام اراکین جماعت (مسلمین اور مسلمات) کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ ان صاحبان سے ملاقات، سلام و کلام بند کر دیں (اعلان مقاطعہ از مسعود احمد صاحب)۔

⑥ پرسوں مندرجہ ذیل افراد سے مقاطعہ کرنے کا حکم دیا گیا تھا:- (۱) محمد اشتیاق صاحب (۲) نور جہاں بیگم صاحبہ (۳) محمد ارشد صاحب (۴) محمد سلیم صاحب (۵) محمد اسلم صاحب۔ ان سب صاحبان نے عاجزانہ انداز میں معافی مانگی ہے... ان سب کو معاف کر دیا گیا۔ مقاطعہ ختم کر دیا گیا (اعلان از مسعود احمد صاحب، ۷ ذوالحجہ ۱۴۱۳ھ)۔

☆☆☆☆☆☆

باب سیز دہم

① بانی وامام اول جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی

سید مسعود احمد صاحب (بی، ایس سی)

① عصر حاضر کی تمام تر سنگینیوں، مذہب پرستی کے جنون کے باوجود جو حقیقت اہل مذاہب کیلئے آج چیلنج بنی ہوئی ہے وہ الجماعۃ کا احیاء ہے۔ بلا مبالغہ وبلا شبہ مسعود احمد صاحب امیر جماعت المسلمین اس پر فتن دور کی پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے مذہب ومسلک سے وابستگیاں ترک کرکے بغیر دین اسلام کا از سر نو احیاء کیا اور انہوں نے بتایا کہ مذہب اور اصل اسلام میں کیا بنیادی فرق ہے (پیش لفظ جماعت المسلمین پر اعتراضات اور انکے جوابات: ص ۳)۔

② مسعود احمد صاحب جماعت المسلمین کے امیر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ جماعت کے لوگوں کو قرآن وحدیث کے مطابق چلنے کا حکم دیں اور ان کی تربیت ونگرانی کریں اور اسی شرط پر وہ لوگوں سے بیعت لیتے ہیں (تکبیر کا تکبر: ص ۱۴)۔

③ دین کے معاملے میں اللہ تعالیٰ نے اس صدی میں مسعود احمدؒ صاحب سے جو کام لیا اس کی نظیر کہیں اور نہیں ملتی (صدیق میمن کی فلور کراسنگ: ص ۱۸)۔

④ مسعود احمد اپنی کوئی رائے دیتے ہی نہیں اور کہتے ہیں کہ کسی کو بھی دین الٰہی میں رائے دینے کا اختیار نہیں۔ مسعود احمد مبلغ ہیں، شارع نہیں ہیں... مسعود احمد صاحب کا لٹریچر میری نظر سے بھی گذرا ہے اور اکثر ان کی جماعت کے اجتماعات میں بھی شرکت کا موقع ملا ہے۔ میں نے نوٹ کیا ہے کہ وہ اعمال پہ بہت زور دیتے ہیں۔ سنت کی اہمیت ان کے لٹریچر میں جا بجا واضح ہے۔ ایسی سنتیں جن کو اکثر علماء کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ مسعود احمد صاحب ان سنتوں پہ خود بھی بڑی سختی سے عمل کرتے ہیں اور دوسروں سے بھی کرواتے ہیں... ان کا لٹریچر تو اتباع سنت کی تاکید سے بھرا ہوا ہے حتیٰ کہ وہ تارک سنت کو ملعون کہتے ہیں (الجماعۃ: ص ۴۴، ۷۵، ۷۶)۔

⑤ آپ نے لکھا ہے کہ "ائمہ اربعہ سے استفادہ کی صورت وہی ہے جو جماعت المسلمین کے ارکان اپنے امام سے بیعت کرنے کے بعد اختیار کئے ہوئے ہیں"۔ ائمہ اربعہ سے استفادہ کی بات کچھ

صحیح نہیں۔اس کے لئے صحیح لفظ "تقلید" ہی ہے اور ائمہ اربعہ کے مقلدین اپنے امام کے قول یا فتوے کو حجت شرعیہ مانتے ہیں جبکہ جماعت المسلمین کے ارکان اپنے امام کے قول کو حجت نہیں سمجھتے۔ اس کے بر عکس ان کے ہر قول کے ثبوت کے لئے کسی دلیل یعنی قرآن یا حدیث کا مطالبہ کرتے ہیں۔ لہٰذا تقلید اور استفادہ کی ان دونوں صورتوں میں بہت فرق ہے (الجماعۃ : ص ۷۷)۔

(۶) سب سے بڑھ کر امام جماعت المسلمین کی ایک امتیازی صفت یہ کہ انہوں نے دین اسلام کے ماننے والوں کے ذہنی جمود کو توڑنے کے لئے مختلف *معقلش اور اسلام کے مطابق زندگی گزارنے کیلئے منہاج کو جس منفرد انداز میں مرتب کیا ہے وہ قابل دید ہے مثلاً تفسیر قرآن عزیز، توحید المسلمین، صلوٰۃ المسلمین، حج المسلمین، صوم المسلمین، برہان المسلمین، منہاج المسلمین اور صحیح تاریخ اسلام وا لمسلمین وغیرہ وہ کسی کرامت سے کم نہیں (المسلم نمبر ۹ : ص ۲۸)۔

(۷) جس کی ساری زندگی دین اسلام کا احیاء کرنے، اسلام پر سے دبیز پردے ہٹانے، ایک ایک سنت پر عمل کرنے اور کرانے میں گذری اور جو شرک وبدعات کے خلاف بر سر پیکار رہا... یامین محمدی صاحب جو ایک اہل حدیث عالم یا خطیب یا مقرر تھے جب انہوں نے "صلوٰۃ المسلمین" پڑھی تو وہ یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ مسعود احمد صاحب اس زمانے کے امام ہیں (تحقیق مزید میں تحقیق کا فقدان : ص ۲۰،۵)۔

(۸) مسعودؒ احمد صاحب کے مقابلہ میں لکھنا کسے آتا ہے۔اس زمانے میں لکھنے والے تو بہت گذرے ہیں مگر مسعودؒ احمد صاحب جیسا لکھنا شاید ہی کسی کو آتا ہو (حوالہ مذکورہ : ص ۲۳)۔

(۹) جس قدر صحیح احادیث کا التزام اور حسن وخوبصورتی کو جماعت المسلمین کے امام جناب مسعود احمد صاحب نے انجام دیا ہے یہ سعادت کسی اور کو نصیب نہیں ہوئی (تحقیق صلاۃ : ص ۸)۔

(۱۰) مسعود احمد صاحب لکھتے ہیں : جب مجھ سے دیپالپور میں ایک اہلحدیث عالم نے سوال کیا کہ کیا آپ اہلحدیث نہیں ہیں۔ میں نے کہا نہیں۔ (اس لئے کہ نہ میں محدث ہوں اور نہ میں فرقہ اہلحدیث میں شامل ہوں)۔ میں نے انکار کیا تو وہ صاحب خاموش ہو گئے (مراسلہ مسعود احمد صاحب بنام محمد داؤد صاحب، ۲ ذوالحجہ ۱۴۱۰ھ : ص ۲)۔ محدثین تو گذر گئے اب تو وہ لوگ رہ گئے ہیں جو ان کی کتابوں سے نقل کرتے ہیں (الجماعۃ القدیمۃ : ص ۲۹)۔

(۱۱) جناب شیخ الحدیث مسعود احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سندہ صحیح بعد میں کہا ہے

(معجزات : ص ۱۰) جماعت المسلمین کے پیش نظر ایک ایسی علمی شخصیت ہے جو شب وروز اعلائے کلمۃ الحق کیلئے کوشاں ہے۔ جناب مسعود احمد صاحب بی، ایس سی کے نام سے علمی حلقے آشنا ہیں۔ ان کی شخصیت اس دور میں غنیمت ہے۔ وہ بڑے خلوص وللٰہیت سے قرآن وحدیث کی ٹھوس بنیادوں پر علمی وعملی تبلیغ میں مصروف ہیں (تاریخ پرستی نمبر ۲ : ص ۲)۔

(۱۲) اگر سید مسعود احمدؒ صاحب چاہتے تو اپنے بیٹے کو قریشی ہونے کی بنیاد پر منتخب کر کے وصیت کر جاتے لیکن وہ جانتے تھے کہ مخالفین اس پر بھی اعتراض کرینگے کہ جماعت کا احیاء کرنے والے نے ملوکیت کا ایک بار پھر احیاء کر دیا (صدیق میمن کی فلور کراسنگ : ص ۲۲)۔

(۱۳) مسعود احمد صاحب لکھتے ہیں کہ : دنیا والے جس کو امام بناتے ہیں وہ ان پڑھ نہیں ہوتا بلکہ عموماً کسی دار العلوم سے فارغ التحصیل ہونے کی سند کی بنیاد پر امام بنایا جاتا ہے... رہا یہ اعتراض کہ آپ کو کس نے امام بنایا؟ تو یہ اعتراض برائے اعتراض ہے... میرا انتخاب بھی دین کی ایک ضرورت کے تحت کیا گیا ہے (عصمت رسول ﷺ : ص ۳۶)۔

(۱۴) آپ نے مجھے امیر جماعت المسلمین پاکستان کیوں لکھا؟ کیا میں صرف پاکستان کا امیر ہوں ! کیا جماعت المسلمین کل عالم کا امیر کوئی اور ہے؟ موریشس، برما اور ہندوستان میں اس جماعت کی شاخیں قائم ہو چکی ہیں۔ آپ کی معلومات ناقص کیوں ہے اور وہ بھی اپنی جماعت کے متعلق... خانپور میں تبلیغ کا کیا حال ہے۔ کوئی نیا آدمی مسلم ہوا؟ (مراسلہ مسعود احمد صاحب بنام اعجاز صاحب امیر جماعت المسلمین رجسٹرڈ خانپور شاخ، ۲۰ شعبان ۱۴۱۰ھ)۔

(۱۵) اللہ کا احسان عظیم ہے کہ ہمارے زمانے میں ایک شخص ایسا بھی اٹھا، جس نے فرقہ واریت کے تمام بتوں کو مسمار کر کے دین اسلام کے کسی ایک جز کو ٹریڈ مارک نہیں بنایا بلکہ از سر نو اس اسلام کی دعوت دی جو رسول اللہ ﷺ چھوڑ کر گئے تھے اور الحمد للہ انہیں اوصاف کے ساتھ ایک بار پھر جماعت المسلمین کو برپا کیا (المسلم نمبر ۵ : ص ۳۲)۔

(۱۶) ایسے فتنہ انگیز دور میں اللہ تعالیٰ نے ان ہی فرقہ وارانہ مذاہب میں سے ایک شخص کو کھڑا کیا... اس نے بکھری ہوئی امت کو فرقوں، صوبوں، برادریوں، قبیلوں اور طبقوں کی مروجہ سطح سے بیدار کر کے دین اسلام کی اصل سچائیوں کی طرف بلایا اور مسلم کے نام کو اور اس کے عمل کو از سر نو زندہ کیا... غرض کہ جو لوگ مذہبی لبادے میں ملبوس اسلام سے بیزار تھے انہوں نے کتاب وسنت

ہی کے اسلام کو گلے سے لگایا، مذہب کو خیر باد کہا اس کے ساتھ ساتھ فرقوں اور فتنوں میں چھپے ہوئے اسلام کو باہر نکالنے والے مسیحا اور ایک ایک سنت بلکہ تمام چھوڑی ہوئی سنتوں پر عمل کرنے والے آج کے ابن عمر ثانی کو بھی گلے سے لگایا اور خود ساختہ ناموں کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے رکھے ہوئے نام مسلم کو اپنایا اور یوں لوگ جمع ہوتے گئے اس طرح ایک بار پھر جماعت المسلمین کا احیا ہوا (المسلم نمبر ۳: ص ۲۰)۔

(۱۷) جناب سید مسعود احمد صاحب امیر جماعت المسلمین ۱۹۱۵ء میں ہندوستان میں پیدا ہوئے وہیں تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۳۶ء میں آگرہ یونیورسٹی سے بی ایس سی کا امتحان اول درجے میں پاس کیا۔ اس کے بعد معلمی کے پیشے کو اپنایا... پاکستان آنے کے بعد سیکریٹریٹ میں ملازمت اختیار کی اور اب سے تقریباً ۲۵ سال پہلے خدمت دین کیلئے زیادہ سے زیادہ وقت نکالنے کیلئے اپنی ملازمت سے قبل از وقت سبکدوشی اختیار کی... جناب مسعود احمد صاحب نے جس گھرانے میں آنکھ کھولی اور پرورش پائی وہ حنفی (بریلوی) گھرانہ تھا جہاں دینی مطالعہ صرف فقہ کی کتابوں تک محدود تھا کالج میں طالب علمی کے زمانے میں قرآن وحدیث کے مطالعے کا شوق پیدا ہوا اللہ تعالیٰ نے قسمت میں ہدایت لکھ دی تھی اس لئے ویسے ہی اسباب پیدا ہوتے گئے... قرآن مجید کے مطالعے سے شرک و بدعت کا قلع قمع ہوا اور بخاری شریف کے مطالعے سے تقلید کی جڑیں کٹ گئیں۔ قرآن مجید اور صحیح بخاری کے مطالعے کے بعد آپ نے اپنے آبائی مذہب کو خیر باد کہہ دیا اور قرآن وحدیث پر براہ راست عمل شروع کر دیا۔ اس زمانے میں آپ کا کسی فرقے سے تعلق نہ تھا اس وقت آپ خالص "مسلم" تھے اور "مسلم" کے علاوہ اپنے کو کچھ اور نہ کہلواتے تھے۔ پھر چند اہلحدیث حضرات سے آپ کی ملاقات ہوئی اور آپ اہلحدیث ہوگئے اور بڑے زور وشور سے مسلک اہلحدیث کی تبلیغ شروع کر دی... اس دوران آپ نے یہ تلخ حقیقت محسوس کی کہ تمام اہل مذاہب بشمول اہلحدیث اپنے ائمہ وعلماء کی تقلید اور اپنی مخصوص مسلک کی پیروی میں اس حد تک ہیں کہ اس کے خلاف احادیث صحیحہ کو بھی جواب دے دیتے ہیں اور اپنے مسلک پر ہی جمے رہتے ہیں۔ علماء کے فتوؤں پر مدار العمل ہے سنتوں کی ان کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں (المسلم نمبر ۱۱، عید الاضحیٰ ۱۴۱۷ھ : ص ۶۱)۔

(۱۸) جناب سید مسعود احمد صاحبؒ تقویٰ، اخلاص اور للّٰہیت کا پیکر تھے، صبر و تحمل اور عزم

واستقامت کا پہاڑ تھے اور اس زمانے میں سلف صالحین کی یادگار تھے... حسن خلق، شرافت اور سادگی کا نمونہ تھے... بے حد ملنسار تھے، مہمان نوازی ان کی طبیعت میں کوٹ کوٹ کر بھری تھی... صفائی اور نفاست کے دلدادہ تھے۔ فہم وفراست اور تفقہ فی الدین میں ان کو وافر حصہ ملا تھا۔ امانت اور دیانت میں اپنی مثال آپ تھے بہت زیادہ حیادار تھے۔ وقار ان کا طرۂ امتیاز تھا خلاف وقار باتوں سے ہمیشہ دور رہتے تھے اپنا کام خود کرتے تھے، عجز وکسل نام کو بھی نہ تھا... زبردست قوت ارادی کے مالک تھے۔ خلافت علی منہاج النبوت کے حصول اور مسلم معاشرے کے قیام کیلئے ہمہ تن مصروف عمل رہتے۔ آپ قرآن وحدیث کے بہت بڑے عالم تھے باعمل تھے احادیث کا چلتا پھرتا انسائیکلوپیڈیا تھے بغیر حوالہ کبھی کوئی حدیث بیان نہ کرتے تھے احادیث کی صحت وسقم اور راویان حدیث کی جرح وتعدیل میں ان کو بڑی دسترس حاصل تھی... کسی مسئلے کے متعلق قرآن وحدیث سنا دیتے۔ اپنی رائے سے کبھی فتویٰ نہ دیتے۔ جناب مسعود احمد صاحبؒ نے اپنی زندگی خدمت دین کیلئے وقف کردی تھی... جناب سید مسعود احمد صاحبؒ کی چھوٹی بڑی کل تصانیف کی تعداد ۱۳۰ سے زیادہ ہے... (ان) کی تالیفات کی یہ خصوصیت ہے کہ ان میں صرف صحیح اور مستند روایات بیان کی گئی ہیں۔ کوئی ضعیف روایت ان میں بیان نہیں کی گئی۔ یہ نابغہ روزگار شخصیت جمعہ ۶ شوال ۱۴۲۱ھ (۱۴ فروری ۱۹۹۷ء) کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون... جو علمی ذخیرہ وہ اپنے پیچھے بطور صدقہ جاریہ چھوڑ گئے ہیں اس کی بدولت وہ انشاء اللہ ہمیشہ زندہ رہیں گے (المسلم نمبر ۱۱ ص ۶۲، ۶۳، ۶۵)۔

(۱۹) آہ جماعت المسلمین کا ایک اور سورج غروب ہو گیا۔ ایک باب اور ختم ہوا۔ دو صدیوں پر محیط شخصیت اپنے علم کا لوہا منوانے کے بعد اس دار فانی سے رخصت ہو گئی... یہ مٹی کا انسان فولاد سے زیادہ سخت بے پناہ قوت ارادی کا مالک، زیرک، معاملہ فہم، دوربین ودوررس، علم وحکمت اور تفقہ فی الدین کی صلاحیت سے معمور، صبر واستقامت کا پیکر، عجز وکسل سے مبرا، جفاکش، بڑوں سے عزت سے پیش آنے والا، بچوں سے پیار کرنے والا، غم گسار اور شفیق اپنے اور پرائے سے حسن سلوک کا عادی، اختیار رکھنے کے باوجود خطاکار سے درگزر کرنے والا، توحید کا متوالا، سنت پر مرمٹنے والا گویا ایک اچھے انسان میں جو خوبیاں ہوتی ہیں وہ بدرجہ اتم ان میں موجود تھیں... اس مرد مومن کے دن رات دین اسلام کی خدمت کیلئے وقف تھے۔ آج سے پچیس سال پیشتر وزارت تجارت میں

تعینات ایگزیکٹیو آفیسر کے عہدہ سے قبل از وقت سبکدوشی اسی مقصد کیلئے حاصل کر لی تھی تاکہ کماحقہ، دین اسلام کی خدمت کر سکیں اور واقعتاً ایسا کر بھی دکھایا۔ سردی ہو یا گرمی، بیماری ہو یا راحت ہر وقت کام کام اور کام اس مرد مومن کا کام تھا۔ آپ نے کام سے جو نام پیدا کیا تا قیامت انشاء اللہ ستاروں کی مانند جگمگاتا رہے گا (المسلم نمبر ۱۱، ۱۴۱۷ھ: ص ۳)۔

(۲۰) آپ ایک سو تیس سے زائد چھوٹی بڑی کتب کے مصنف تھے۔ انہیں اپنی بات سمجھانے کا ایک خاص ملکہ حاصل تھا۔ انداز تحریر ایسا سادہ اور دلنشین کہ قاری کے دل میں اترتا ہی چلا جائے... اپنے پیچھے صالح افراد کی ایک فوج چھوڑ گئے جو نہ صرف ان کا نام روشن رکھے گی بلکہ دنیا کے چپہ چپہ پر انشاء اللہ علاء کلمۃ الحق کا جھنڈا گاڑ کر رہے گی۔ تحریر میں جو صلاحیت اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی تھی اس کا آپ نے حق ادا کیا اور ایسی ایسی معرکۃ الارا کتب تصنیف کیں جس کی نظیر اردو زبان میں کم از کم ملنا مشکل ہے... آپ نے اپنی زندگی میں صرف کتب ہی تصنیف نہیں کیں بلکہ اس پر عمل کرنے والی ایک بڑی جماعت بھی تیار کی... چالیس سال سے زائد عرصہ تک آپ اہل حدیث جماعت کے ساتھ بھی منسلک رہے... لیکن قرآن و حدیث کے بعض احکامات میں اکابرین کا عملی لیت ولعل فرقہ اہل حدیث سے علیحدگی کا خاص سبب بنا... ڈاکٹر اسرار صاحب کے انداز بیان اور اپنے تحقیقی کام کے ساتھ جماعت المسلمین کو چلانے کے نہایت خواہش مند تھے لیکن ڈاکٹر صاحب کے اس الزام پر کہ مسعود احمد صاحب عنقریب نبوت کا دعویٰ کرنے والے ہیں سخت ناراض اور بیزار تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ سب علماء اپنے اپنے فرقہ وارانہ ناموں کو چھوڑ کر جماعت المسلمین میں شامل ہو جائیں۔ انشاء اللہ ان کا یہ مشن بعد والے شیخ محمد اشتیاق صاحب کی سربراہی میں پایہ تکمیل تک پہنچا کر ہی دم لیں گے (المسلم نمبر ۱۱، ۱۴۱۷ھ: ص ۳، ۴، ۶)۔

(۲۱) آپ مذاہب کی خود غرض دنیا میں اسلام کی ترجمانی کرتے نظر آتے ہیں۔ حق اور باطل میں فرق بتاتے چلے جاتے ہیں... آپ مذاہب کی دنیا پر دین اسلام کے اس روشن سورج کی مانند ہیں جس سے باطل مذہبوں کی چمک دمک ختم ہو گی۔ آپ نے مسلمین کی صحیح دین اسلام کی طرف راہنمائی کی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے آپ کے ذریعے سے ہمیں صحیح اسلام کی دولت سے نوازا۔ مذاہب کی پیچیدہ پگڈنڈیوں سے نکل کر شاہراہ اسلام پر آنے کی اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعے سے ہماری راہنمائی کی (المسلم نمبر ۱۰، رمضان المبارک ۱۴۱۶ھ: ص ۷۵)۔

② اراکین جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی

① جبکہ میں جماعت المسلمین کی دعوت قبول کر چکا تھا، شدت سے خواہش ہونے لگی تھی کہ اپنے مسلم بھائیوں سے کہیں ملاقات ہو جائے...ایک روز میں نے فتح جنگ جانے کا پروگرام بنایا۔وہاں پر یہ دیکھ کر خوشی کی انتہا نہ رہی کہ ہمارے مسلم بھائی بالکل صحابہ کرامؓ کی چلتی پھرتی تصویر ہیں جس کی فرقہ وارانہ مذاہب میں کہیں نظیر نہیں ملتی...آپ اپنی زندگی ہی میں جماعت المسلمین میں شمولیت اختیار کر کے مسلم بننے کا شرف حاصل کیجئے (میں مسلم کیسے بنا؟: المسلم نمبر ۵: ص ۳۶)۔

② جماعت المسلمین کے ارکان بحیثیت جماعت سب سے پہلے اپنے مقام اور مرتبے کا ادراک کریں۔اس لئے کہ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ہمارا تعلق کس عظیم الشان دین اور نظام حیات اور ناجی جماعت یعنی جماعت المسلمین سے ہے...اسلام اور جماعت المسلمین ہی ہماری شناخت اور تشخص ہے...ہمیں اپنے مسلم ہونے کا دوٹوک اعلان دنیا کے سامنے کرنا ہوگا جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے کہا تھا۔ تاکہ ہم نئی صدی میں دنیا بھر سے اپنی قائدانہ حیثیت تسلیم کروا کے خلافت کا قیام عمل میں لا سکیں...جماعت المسلمین کو نئی صدی میں دنیا کو حقیقی اسلام سے روشناس کرانے کیلئے مسلمین کی ایک عالمی مشینری وجود میں لانا ہوگی... مسلمین کی اسی عالمی مشینری کے بارے میں ارشاد ہے۔"اور اسی طرح تو ہم نے مسلمین کو ایک وسط امت بنایا تاکہ تم دنیا کے لوگوں پر گواہ ہو اور رسول ﷺ تم پر گواہ ہو" (مجلۃ المسلمین، دسمبر ۲۰۰۱ء: ص ۲۹)۔

③ (مسعود احمد صاحب) اپنے پیچھے صالح افراد کی ایک فوج چھوڑ گئے...آپ نے اپنی زندگی میں صرف کتب ہی تصنیف نہیں کیں بلکہ اس پر عمل کرنے والی ایک بڑی جماعت بھی تیار کی جس کی آبیاری پچیس سال تک دن رات توحید و سنت سے کی...اللہ تعالیٰ نے ان کی مساعی کو شرف قبولیت بخشا اور ایک قلیل عرصے میں جماعت المسلمین ایک تناور درخت بن گئی اور اس کی شاخیں نہ صرف اندرون ملک بلکہ بیرون ملک بھی قائم ہو گئیں (المسلم نمبر ۱۱: ص ۴، ۶۲)۔

③ کتب جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی

① الحمد للہ، اللہ تعالیٰ نے جماعت المسلمین کو غور و فکر کی دولت سے مالا مال کیا ہے اس کا منہ بولتا ثبوت ہماری کتابیں "تفسیر قرآن عزیز، تفہیم الاسلام، منہاج المسلمین، تاریخ الاسلام

والمسلمین" ودیگر کتابیں جو قرآن مجید اور صحیح احادیث سے لبریز ہیں اور یہ حقیقت کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے۔ معترضین دنیا گھوم آئیں اور پھر جماعت المسلمین کے اجتماعات میں آئیں تو ان شاء اللہ قرآن مجید واحادیث پر عمل ہمارے ہاں پائیں گے (معجزات: ص ۱۳)۔

② سب سے بڑھ کر امام جماعت المسلمین کی ایک امتیازی صفت یہ کہ انہوں نے دین اسلام کے ماننے والوں کے ذہنی جمود کو توڑنے کیلئے مختلف پمفلٹس اور اسلام کے مطابق زندگی گزارنے کیلئے منہاج کو جس منفرد انداز میں مرتب کیا ہے وہ قابل دید ہے مثلاً تفسیر قرآن عزیز، توحید المسلمین، صلوٰۃ المسلمین، حج المسلمین، صوم المسلمین، برہان المسلمین، منہاج المسلمین اور صحیح تاریخ اسلام والمسلمین وغیرہ وہ کسی کرامت سے کم نہیں (المسلم نمبر ۹: ص ۲۸)۔

③ مسعود احمد صاحب کے مقابلہ میں لکھنا کسے آتا ہے۔ اس زمانے میں لکھنے والے تو بہت گذرے ہیں مگر مسعود احمد صاحب جیسا لکھنا شاید ہی کسی کو آتا ہو (تحقیق مزید میں تحقیق کا فقدان: ص ۴۳)۔

④ جس قدر صحیح احادیث کا التزام اور حسن وخوبصورتی کو جماعت المسلمین کے امام جناب مسعود احمد صاحب نے انجام دیا ہے یہ سعادت کسی اور کو نصیب نہیں ہوئی۔ صلوٰۃ المسلمین تو ایک چھوٹی سی کتاب ہے۔ بڑی کتب اس سے کہیں زیادہ اس بات کی حقدار ہیں کہ ان کی تعریف کی جائے (تحقیق صلاۃ: ص ۸)۔

⑤ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہمارے پاس ہماری جماعت کا تیار کردہ کافی لٹریچر موجود ہے جس کا مطالعہ کرنے کے بعد ہم کو مسلم بننے کی توفیق ملی۔ اب ہم سب خلوص دل کے ساتھ یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے ملک کے تمام افراد بلکہ پوری دنیا کے لوگ مسلم بن جائیں (ادارۂ مطبوعات اسلامیہ: ص ۷)۔

⑥ میری درخواست خصوصی طور پر علماء حضرات سے اور عزیز اقرباء بلکہ تمام حضرات سے یہ ہے کہ وہ جماعت المسلمین کی دعوت حق کو جانیں، اس کے لٹریچر کا مطالعہ کریں کوئی وجہ نہیں کہ وہ حق کو مسترد کردیں، انشاء اللہ وہ بھی ایک دن میری طرح مسلم بننے کا شرف حاصل کرلیں گے۔ واللہ یهدی من یشآء (المسلم نمبر ۶: ص ۳۷)۔

⑦ علم اور تفقہ فی الدین پیدا کرنے کیلئے کتب کا مطالعہ کیجئے۔ چند کتابوں کو بطور نصاب کے پڑھنا اور ان پر عبور حاصل کرنا ہر رکن پر لازم کردیا گیا ہے۔ مقررہ کردہ کتب نصاب درج ذیل

ہیں :- (۱) علوم الہیہ :- ... تفسیر قرآن عزیز۔(۲) تقلید :- التحقیق فی جواب التقلید۔ تلاش حق۔ (۳) فتنۂ انکار حدیث :- تفہیم اسلام۔ برہان المسلمین ۔ (۴) قادیانیت :- ذہن پرستی (۵) شیعیت :- ذہن پرستی۔(۶) جماعت المسلمین کے تمام پمفلٹ اور مطبوعات(ارکان جماعت کیلئے ہدایات : ص ۱۲)۔

⑧ جواب دیجئے :- کیا آپ حقیقی اسلام کی معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں ؟...اگر آپ کا جواب "ہاں" میں ہے تو آیئے! آج ہی سے ہماری کتابوں کا مطالعہ شروع کر دیجئے(عذاب قبر کہاں ہوتا ہے ؟ : ص ۳۱)۔

⑨ جناب سید مسعود احمد صاحبؒ کی چھوٹی بڑی کل تصانیف کی تعداد ۱۳۰ سے زیادہ ہے...ان میں صرف صحیح اور مستند روایات بیان کی گئی ہیں۔ کوئی ضعیف روایت ان میں بیان نہیں کی گئی(المسلم نمبر ۱۱ : ص ۶۳، ۶۵)۔

⑩ مجھے تقریباً ایک سال ہونے کو ہے جب میں جماعت المسلمین کے نام سے واقف ہوئی۔ جماعت المسلمین کے لٹریچر کا مطالعہ کیا۔ مطالعہ کرنے کے بعد میری کیا حالت ہوئی اس کا آپ اندازہ لگا سکتے ہیں...جب میں نے آپ کی کتابوں کا مطالعہ کیا تو میری آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں مجھے جو یہ فخر تھا کہ میں مسلمان ہوں، مسلمان گھرانے کی بیٹی ہوں اور بحیثیت مسلمان جنت ہمارا حق ہے۔ یہ تمام خوش فہمیاں ریت کا ٹیلہ ثابت ہوئیں...دوران مطالعہ آپ کی کتابیں دوسروں سے منفرد اور ممتاز نظر آئیں...اگر ذہن میں بغض حسد اور کینہ پروری نہ ہو تو میں نہیں سمجھتی کہ آپ کی کتابوں کو پڑھ کر کوئی حق کو قبول نہ کرے...اگر میں یہ سب نہ پڑھتی تو کیا میں مسلم بن سکتی تھی۔ بہت مشکل تھا(المسلم نمبر ۱۰ : ص ۷۳، ۷۵)۔

④ تفسیر قرآن عزیز : مرتبہ مسعود احمد صاحب

...اس تفسیر میں خاص طور پر عمل پر زور دیا گیا ہے اور یہ اس تفسیر کا پہلا امتیازی وصف ہے...اس تفسیر میں ہم نے کسی کا قول بیان نہیں کیا...اللہ تعالیٰ کے احکام اپنے اصلی رنگ میں موجود ہیں اور ان پر اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق عمل ہو سکتا ہے۔ یہ اس تفسیر کا دوسرا امتیازی وصف ہے...یہ تفسیر ضعیف حدیث تو کجا حسن حدیث سے بھی معرا ہے، اس تفسیر کو پڑھ کر ہر شخص ایک سکون محسوس کریگا کہ وہ جو کچھ پڑھ رہا ہے یقیناً صحیح ہے، اس میں کسی قسم کے شبہ کی ادنیٰ سی بھی

گنجائش نہیں، اس لحاظ سے یہ قرآن مجید کی صحیح ترین تفسیر ہے اور یہ اس کا تیسرا امتیازی وصف ہے۔

...اس تفسیر میں ہم نے جس جگہ قرآن مجید کے جس حکم کی تشریح کی ہے وہاں ہی اس کی پوری عملی تفسیر بیان کر دی ہے... یہ اس تفسیر کا چوتھا امتیازی وصف ہے... حکم الٰہی کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہم نے قرآن مجید کی تلمیحات پر جن کے متعلق ہمیں کوئی صحیح علم نہ ہو سکا کوئی روشنی نہیں ڈالی۔ مثلاً ہاروت و ماروت پر ہم نے کوئی بحث نہیں کی... ان حشوں کو شامل کرنے سے تفسیر میں غیر یقینی چیزیں شامل ہو جاتیں اور اس طرح تفسیر کا معیار گر جاتا... بے فائدہ باتوں کو کلیتہً نظر انداز کر دیا ہے۔ یہ اس تفسیر کا پانچواں امتیازی وصف ہے۔

کیونکہ یہ امتیازی اوصاف ہمارے علم کی حد تک کسی تفسیر میں نہیں تھے لہٰذا جماعت المسلمین عرصہ دراز سے اس بات کا ارادہ کر رہی تھی کہ ایسی تفسیر عامۃ المسلمین کی خدمت میں پیش کرے جو تمام الجھنوں سے پاک ہو... الحمد للہ جماعت المسلمین کو اللہ تعالیٰ نے صحیح تاریخ الاسلام والمسلمین کی اشاعت کی توفیق کے بعد اپنے فضل و کرم سے مزید توفیق دی کہ وہ مذکورہ بالا امتیازی خصوصیات کی حامل تفسیر عامۃ المسلمین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر سکے (تفسیر قرآن عزیز: ۱/۱۰ تا ۱۲، المسلم نمبر ۱: ص ۷ تا ۹، تعارف تفسیر قرآن عزیز: ص ۴ تا ۶)۔

یہ تفسیر ہر قسم کی پیچیدگیوں سے بالاتر ہے اس میں کسی مسلک، مکتب فکر اور فرقہ کی تعلیمات کا پرچار نہیں کیا گیا۔ اس میں صرف اور صرف خالص اسلام کی نشاندہی کی گئی ہے۔ یہ تفسیر علماء اور عامۃ المسلمین کیلئے یکساں مفید ہے اور یہ بھی اس کا ایک اعزاز ہے (الجماعۃ: ص ۷۹)۔

⑤ صحیح تاریخ الاسلام والمسلمین : مؤلف مسعود احمد صاحب

① ... غرض یہ کہ تاریخ کی کتابیں سب غیر معتبر ہیں... اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب موجودہ تاریخوں میں بے انتہا جھوٹ کی آمیزش ہے اور جو مطول یا مختصر تاریخیں لکھی جا رہی ہیں ان کا ماخذ یہی کتب تاریخ ہیں تو کیا ایسی حالت میں ایک ایسی تاریخ کی ضرورت نہیں جو روایتاً اور درایتاً صحیح ہو... اس وقت جو تاریخ آپ کے ہاتھوں میں ہے یہ اسلام کی ایک مختصر، جامع، ٹھوس اور صحیح ترین تاریخ ہے۔ یہ وقت کی ایک اہم ضرورت تھی۔ امت پر یہ ایک قرض تھا جو مدت سے چلا آرہا تھا۔ امت مسلمہ کو ایک ایسی تاریخ کی ضرورت تھی... اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے جماعت

المسلمین کو اس اہم ضرورت کے پورا کرنے کی توفیق عطاء فرمائی... یہ کتاب مطول تاریخ اسلام کیلئے بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ اس بنیاد پر جو ذہن تیار ہو گا اس ذہن میں پھر کسی ایسی بات کیلئے گنجائش نہیں ہو گی جو ان ٹھوس حقائق کے خلاف ہو۔ کاش مسلمین اس کو اپنے بچوں کیلئے حکومتی سطح پر یا خانگی سطح پر داخل نصاب کر لیں۔ کاش ہر وہ بچہ جو کسی مسلم کے ہاں پیدا ہوا ہے سن شعور تک پہنچنے سے پہلے اس کتاب کا مطالعہ کر لے (صحیح تاریخ الاسلام والمسلمین : ص ۷، ۹)۔

② اس تاریخ کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں بیان کردہ کسی ایک واقعہ پر بھی غلط ہونے کا شبہ نہیں کیا جا سکتا (تاریخ پرستی : ص ۵)۔

③ آج تک ایسی تاریخ نہیں لکھی گئی جس میں صرف صحیح سند سے ثابت شدہ واقعات درج ہوتے۔ الحمد للہ اللہ تعالیٰ نے جماعت المسلمین کو یہ توفیق دی کہ اس نے صحیح تاریخ تیار کرنے کا منصوبہ بنایا (واقعہ صفین : ص ۳)۔

④ اس کتاب کے مطالعہ سے آپ کو ایسا محسوس ہو گا جیسے آپ کی روح اس دور میں گردش کر رہی ہے اور آپ کے جسم کو تلاش کر رہی ہے تاکہ آپ بھی عملاً ان سعادت مند لوگوں میں شامل ہو جائیں اور سعادت دارین حاصل کر لیں (تاریخ کا کفر : ص ۲۲)۔

⑤ ایسی کتاب کی اس دور پر فتن میں بے حد ضرورت تھی جس کو مسعود احمد صاحب نے اپنا فریضہ سمجھتے ہوئے پورا کیا۔ اب ضرورت ہے ہمیں دوسری شخصیت کی جو اس کتاب کو زیور طبع سے آراستہ کرنے میں جماعت المسلمین کا ہاتھ بٹائے اور اس طرح قابل رشک شخصیت کے تعاون سے وہ قابل رشک تاریخ منظر عام پر آئے جس سے موجودہ اور آئندہ نسلوں کے دماغ کے اندھیرے روشنی میں تبدیل ہو جائیں اور ممکن ہے یہی ہماری نجات کا سبب بن جائے۔ یہ کتاب تقریباً چھ سات سو صفحات پر مشتمل ہے جس کو چھپوانے کیلئے تقریباً..... روپے کی ضرورت ہے... اس سلسلہ میں صاحب ثروت حضرات آگے بڑھیں اور رسول اللہ ﷺ کی مذکورہ بالا حدیث کے مطابق قابل رشک لوگوں میں اپنا نام لکھائیں... جو صاحب اس کار خیر میں مالی تعاون فرمانا چاہیں وہ کراس چیک بنام "جماعت المسلمین" مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں...... (تاریخ پرستی نمبر ۲ : ص ۴)۔

⑥ جماعت نے ایسی تاریخ اسلام لکھنے کا فیصلہ کیا تھا جو صحت کے اعتبار سے صحیحین کے درجہ

سے کم نہ ہو۔ الحمد للہ جناب مسعود احمد صاحب بی، ایس سی، امیر جماعت المسلمین نے یہ تاریخ مرتب کی جو ایک ہزار سے زائد صفحات پر مشتمل ہے اور جواب زیور طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آچکی ہے (تحفۂ رمضان: ص ۴)۔

⑦ اس کتاب کی ترتیب و تالیف میں جن لوگوں نے ہمیں مفید مشوروں اور تعاون سے نوازا ان کے اسماء گرامی یہ ہیں:۔(۱) جناب ڈاکٹر نعیم الدین صاحب، ایم، اے۔ ایم، بی، ایچ، ایس، (۲) جناب مرغوب عالم صاحب ایم، اے عربی، ایم، اے اسلامیات (۳) جناب محمد سلیمان صاحب ایم، اے۔ بی، ایس سی (۴) جناب عبد المالک صاحب ناظم طباعت تاریخ اسلام...... ہم ان تمام اصحاب کے ممنون ہیں (صحیح تاریخ الاسلام والمسلمین، اشاعت ثانی ۱۴۰۰ھ مطابق ۱۹۸۰ء: ص ۱۰)۔

نوٹ: بعد کی اشاعتوں میں یہ نام کتاب سے خارج کر دیئے گئے ہیں۔

⑥ صلوٰۃ المسلمین: مؤلف مسعود احمد صاحب

① عرصہ ہوا ایک کتاب "نماز مدلل" مولفہ جناب فیض احمد صاحب نظر سے گذری... اس کتاب کو پڑھ کر بہت سے لوگ وضو، غسل اور نماز کے صحیح طریقہ سے دور ہو گئے ہیں یا دور ہوتے جا رہے ہیں... جماعت المسلمین نے اس سلسلہ میں "صلوٰۃ المسلمین" کو شائع کر کے ایک ایسا کارنامہ سر انجام دیا ہے جو آج تک کسی نے بھی انجام نہیں دیا۔ کتاب "صلوٰۃ المسلمین" میں جناب مسعود احمد صاحب امیر جماعت المسلمین نے استنجاء، وضو، غسل اور نماز کے جملہ مسائل اس قدر وضاحت سے بیان کر دیئے ہیں کہ اب اس سلسلہ میں کوئی اور کتاب لکھنے کی گنجائش باقی نہیں رہی... اگر ہم یہ بات کہیں تو بے جا نہ ہوگی کہ جس قدر صحیح احادیث کا التزام اور حسن و خوبصورتی کو جماعت المسلمین کے امام جناب مسعود احمد صاحب نے انجام دیا ہے یہ سعادت کسی اور کو نصیب نہیں ہوئی (تحقیق صلاۃ: ص ۷، ۸)۔

② صلوٰۃ المسلمین، صحیح احادیث کا وہ مرتب شدہ مجموعہ ہے جس نے تمام فقہی موشگافیوں کو رد کر کے رکھ دیا ہے بلکہ مع اہل حدیث، نماز کے تمام طریقوں کو جزوی طور پر خلاف سنت ثابت کر دیا ہے... یہ ایک نماز کی مکمل اور منفرد کتاب ہے (رفع یدین فرض ہے: ص ۴۸)۔

③ میرے علم کے مطابق ایسی کتاب ہندوستان اور پاکستان کے بڑے سے بڑے عالم نے نہیں لکھی... یامین محمدی صاحب... نے "صلوٰۃ المسلمین" پڑھی تو وہ یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ مسعود

احمد صاحب اس زمانے کے امام ہیں... اس زمانے میں "صلوٰۃ المسلمین" سے اچھی کتاب نماز پر کسی نے نہیں لکھی۔ حالانکہ "صلاۃ النبی ﷺ" البانی صاحب نے بھی لکھی ہے لیکن وہ بھی اتنی جامع نہیں ہے... محدثین کے مجموعوں میں سے کوئی مجموعہ بھی ایسا نہیں ہے جس میں پورا وضوء، نماز اور جملہ مسائل من وعن ایک کتاب میں مل جائیں... ہم اپنے امام کی جھوٹی تعریف نہیں کر رہے ہم تو کتاب کی صحیح تعریف کر رہے ہیں۔ ہم حق پرست ہیں حق بات کہتے ہیں... مسعودؒ احمد صاحب کے مقابلہ میں لکھنا کسے آتا ہے... مسعودؒ احمد صاحب جیسا لکھنا شاید ہی کسی کو آتا ہو (تحقیق مزید میں تحقیق کا فقدان: ص ۲۰، ۲۱، ۲۳)۔

④ صلاۃ المسلمین کے اتنے مختصر عرصہ میں دس ایڈیشن چھپ جانا تمام فرقوں کیلئے ایک چیلنج ہے کہ یہ واحد کتاب ہے جو مذہبی و مسلکی اور فقہی سوچ سے بالاتر ہو کر لکھی گئی ہے صحیح احادیث کا اہتمام ہی اس مثالی کتاب کا طرہ امتیاز ہے جس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔ البانی صاحب کی صلاۃ النبی کو وہ مقام اور مرتبہ حاصل نہیں جو مسعود احمدؒ صاحب کی صلاۃ المسلمین کو حاصل ہے... دین کے معاملے میں اللہ تعالیٰ نے اس صدی میں مسعود احمدؒ صاحب سے جو کام لیا اس کی نظیر کہیں اور نہیں ملتی (صدیق میمن کی فلور کراسنگ: ص ۱۶، ۱۸)۔

⑦ منہاج المسلمین: مؤلف مسعود احمد صاحب

اللہ تعالیٰ بناسپتی دین یا مسلک کو رد کر دے گا۔ یہ کتاب فتویٰ کی تمام کتابوں کو رد کرتی ہے۔ آپ اپنا چہرا اس کتابی آئینہ میں دیکھ لیں گے۔ یہ منہاج المسلمین آپ کو صرط مستقیم بتادے گی (مسلک پرستی کی بنیاد: ص ۱۸)۔ اسلام کے مکمل ضابطہ حیات پر ایک شاہکار تخلیق (المسلم نمبر ۶: ص ۴۹)۔

⑧ توحید المسلمین: مرتبہ مسعود احمد صاحب

"توحید المسلمین" قرآنی آیات اور صحیح احادیث پر مشتمل ایک ایسا گلدستہ ہے جس میں پہلی بار فروعی عقائد کے تعصب سے بالاتر ہو کر خالص اسلامی عقائد کو اجاگر کیا گیا ہے۔ یہ کتاب آپ کے ایمان اور عقائد کو پرکھنے کیلئے ایک کسوٹی ثابت ہو گی۔ گوبھی کا پھول بھی ایک گلدستہ کی طرح ہوتا ہے لیکن اس میں مہک نہیں ہوتی۔ "توحید المسلمین" کے مطالعہ کے بعد آپ گوبھی کے گلدستوں کو فوراً پہچان لیں گے (اسلام میں فرقے نہیں: ص ۱۸)۔

⑨ تفہیم اسلام : مصنف مسعود احمد صاحب

اسلام تو ایک ہی ہے مگر ہر فرقے نے اپنا الگ اسلام بنالیا ہے... رسولؐ ایک ہے مگر سنتیں سب کی الگ الگ ہیں، اسلام سب کا الگ الگ ہے۔ ہم سب اندھے ہیں۔ ہم قرآن کو پڑھتے ہیں، اس کو چھوتے ہیں مگر اسکو سمجھنے کی ہم میں بصیرت نہیں... سب نے اپنے اپنے نفس اور اپنی مرضی کو اپنا الہ بنالیا ہے۔ سب نے اپنی اپنی سنتیں اور طریقے الگ بنالئے ہیں۔ سب کی اپنی اپنی کتابیں اور کھاتے ہیں مگر ایک اللہ کا تو یہی پیغام ہے "اللہ کی رسی کو سب مل کر مضبوطی سے پکڑلو"۔ مگر سب اپنی اپنی رسی کو اللہ کی رسی سمجھتے ہیں۔ ہماری کتاب "تفہیم الاسلام" کا مطالعہ کیجئے۔ آنکھوں کے اندھیرے دور ہو جائینگے (واقعہ صفین: ص ۳۱)۔

⑩ تلاش حق : مرتبہ مسعود احمد صاحب

حق کو کوئی پہچانتا نہیں۔ تلاش حق کی کسی کو فرصت نہیں... سب اپنے اپنے مذہب، مسلک اور فرقے میں مست ہیں۔ سب اپنی اپنی ڈگر پر چلے جارہے ہیں جیسے آسمان کے ستارے۔ سب بکھرے ہوئے ہیں۔ اتحاد کی کوئی ضرورت نہیں۔ نقار خانہ میں طوطی کی صدا ہے۔ کوئی کسی کی سنتا نہیں کیوں کہ ہم سب سنی ہیں... ہمارے پاس سنا سنایا اسلام ہے اس لئے اہلسنت ہونے پر ہم فخر کرتے ہیں۔ سب اپنے اپنے میں گم ہو چکے ہیں۔ کسی کو کسی کی تلاش نہیں۔ ہماری کتاب "تلاش حق" صبح کا روشن ستارا ہے۔ اس کا پیغام ہے "آؤ ستارو! سب ایک ہو جاؤ، ادھر ادھر بھٹکو نہیں تاکہ ہم بھی سورج کی طرح روشن ہو جائیں" (واقعہ صفین: ص ۳۲)۔ تلاش حق : معیار حق کے بارے میں ایک مشعل راہ تصنیف (المسلم نمبر ۶ : ص ۳۹)۔

⑪ ذہن پرستی : مصنف مسعود احمد صاحب

ذہن پرستی افکار کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے... ایک چھوٹی سی کتاب میں ناقابل تردید دلائل کا ٹھاٹھے مارتا ہوا سمندر سمودیا گیا ہے۔ ہمارے نامور علماء کس ذہن پرستی میں مبتلا ہیں؟ (حدیث بھی کتاب اللہ ہے: ص ۲۷، ۳۱)۔ ذہن پرستی : ادیان اجداد کا ذہن پر اثر، شرک کی ایک قسم (ذہن

پرستی :۱۱۲)۔ذہن پرستی :...ایک تحقیقی تخلیق (المسلم نمبر ۶ : ص ۴۹)۔

⑫ رسالہ "المسلم" شائع کردہ : جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی

(اشاعت نمبر ۱ : شوال ۱۴۰۶ھ مطابق جون ۱۹۸۶ء)

① "المسلم" کا اجراء بھی ہم سب کیلئے ایک نیک فال ہے... یہ سلسلہ بھی جماعت المسلمین کی دیگر مطبوعات کی طرح حق وباطل کے فرق کو نمایاں کرنے میں ایک سنگ میل ثابت ہوگا۔ بلاشبہ "المسلم" کے معیار کا رسالہ کم از کم پاکستان میں کہیں نہیں، یہ مبالغہ نہیں بلکہ حقیقت ہے (المسلم نمبر ۳، ص ۳)۔ المسلم : مذاہب خمسہ کے ابطال پر ایک چیلنج رسالہ (المسلم نمبر ۶ : ص ۴۹)۔

② محترم آپ نے "المسلم" رسالہ شائع کر کے مسلمین پر احسان عظیم کیا ہے..."جماعت المسلمین" کی دینی تصانیف کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے (المسلم نمبر ۴ : ص ۳۵)۔

③ المسلم کا اجراء بھی اس دور ہی میں ہوا جب مذہب اور مسلک کی ترجمانی کرنے والے رسائل وجرائد تو دنیا بھر شائع ہوتے رہے لیکن دین اسلام کی ترجمانی کرنے والا ایک رسالہ بھی موجود نہیں تھا... المسلم ہی واحد دینی ترجمان ہے (المسلم نمبر ۱۰ : ص ۳، ۵)۔

⑬ ماہنامہ مجلۃ المسلمین کراچی

"مجلۃ المسلمین" جماعت المسلمین کے عقائد ومقاصد کا ایک بہت اہم ترجمان وآلہ کار ہے اس کو ان تمام خوبیوں سے آراستہ وپیراستہ ہونا چاہیے جس کی باعث مجلۃ المسلمین تمام فقہی مذاہب مسالک ومکتبہ فکر کے حضرات ذوق وشوق اور دلچسپی سے مطالعہ کریں اور اسکی آمد کے منتظر رہیں اور جسکی علمی وعملی تفسیر وتعبیر خود رسول اللہ ﷺ جو شارع وشارح دین ہیں فرمائی (مجلۃ المسلمین، دسمبر ۲۰۰۱ء : ص ۳۲)۔

⑭ معیار تصحیح مطبوعات جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی

① تصحیح کرائے بغیر تو کسی بھی فرد کے کسی مواد کو شائع کرنے کی اجازت نہیں تھی، مسعود احمد صاحب کے زمانے میں تصحیح کا معیار اس قدر بلند تھا کہ ہر مضمون مختلف مراحل سے گذر کر اشاعت کے قابل ہوتا تھا اور تصحیح کے معاملے میں جناب محمد اشتیاق صاحب اتھارٹی کی حیثیت سے مستند مانے جاتے تھے، المسلم بھی ان ہی کی تصحیح کے بعد شائع ہوتا تھا (صدیق میمن کی فلور کراسنگ : ص ۶)۔

(۲) ادارۂ مطبوعات اسلامیہ : . . . اس ادارے کے رہنما امیر جماعت المسلمین ہوں گے۔ اشاعت کے کلی اختیارات ان کے پاس ہوں گے۔ ان کی اجازت کے بغیر کوئی بھی دینی کتاب یا چیز اس ادارے کے نام سے نہیں چھپے گی (ادارہ مطبوعات اسلامیہ : ص ۴)۔

(۱۵) اجتماعات جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی

(۱) جماعت المسلمین کا اجتماعی کام سنت نبوی کے ذرا بھی خلاف نہیں ہوتا... جماعت المسلمین کے اجتماعات میں تشریف لایئے آپ خود کہہ اٹھیں گے کہ واقعی روئے زمین پر ہمارے علم کے مطابق صرف اور صرف یہی جماعت ہے جو من وعن قرآن مجید اور سنت پر عمل پیرا ہے اور یہی جماعت حق پر ہے (تحقیق صلاۃ : ص ۳۲)۔

(۲) اس (یعنی جماعت المسلمین) نے پورے خلوص اور دیانت داری کے ساتھ منزل من اللہ شریعت کی تفہیم و تشریح کا حق ادا کیا اور مسلم نام کے تشخص کو اجاگر کرتے ہوئے مسلمین کی ایسی جماعت کو پروان چڑھایا جو صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ایک ایک سنت پر عمل کرنے میں پیش پیش رہتی ہے۔ ایسے بگڑے ہوئے معاشرے میں قرون اولیٰ کے اسلام کا پرتو ہر جمعہ کے اجتماع درس قرآن مجید کے اجتماع اور تبلیغی دوروں کے اجتماع میں نظر آتا ہے جہاں پر محسوس ہوتا ہے کہ اسلامی معاشرے کی حقیقی روح اور حسین مناظر ہمارے سامنے ہیں اور کوئی وجہ نہیں کہ آئندہ انشاء اللہ یہی واحد جماعت اس ملک میں اسلام کے نفاذ کے حقیقی اور دیرینہ خواب کو عملی جامہ پہنانے کی سعادت بھی حاصل کرلے (الم نمبر ۷ : ص ۴)۔

(۳) اگر آپ سمجھتے ہیں کہ علم حاصل کرنا فرض ہے اور یہ حقیقت بھی ہے تو پھر آیئے اور جماعت المسلمین کے اجتماعات کو قریب سے آکر دیکھئے۔ اپنی اصلاح کیجئے (فتنے اور ان کا سدباب : ص ۵۰)۔

(۱۶) مدرسہ جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی

(۱) ہم اگر کچھ کرسکتے ہیں تو یہ کرسکتے ہیں کہ آئندہ آنے والی نسل کو سنبھالیں اور ان میں صحیح اسلامی ذہن اور جذبہ ایثار و قربانی پیدا کریں۔ یہ کام مدارس ہی سے ہوسکتا ہے لیکن موجودہ مدارس سے یہ توقع نہیں کی جاسکتی۔ دینی مدارس بے رونق ہیں اور صحیح اسلامی جذبہ سے عاری ہیں، دنیوی مدارس بارونق ہیں لیکن اسلام سے کوسوں دور... ان تمام حقائق کو پیش نظر رکھتے ہوئے جماعت

المسلمین نے اپنا تعلیمی منصوبہ مرتب کیا(فتنے اور ان کا سدباب: ص ۴۴،۴۶)۔

(۲) تبلیغ اسلام ہر مسلم پر فرض ہے جس سے فرار آخرت میں نقصان کا باعث ہے...اس سلسلہ میں امیر محترم جناب مسعود احمد صاحب کے حکم سے جماعت المسلمین کے زیر اہتمام ایک ایسے ادارے کا قیام عمل میں لایا جارہا ہے جس میں تبلیغی ذوق رکھنے والے مسلم طلباء کو دینی اور دنیاوی تعلیم سے آراستہ کیا جائے گا۔ اس ادارے میں داخلہ کے لئے آپ اپنی پہلی فرصت میں اپنے حلقہ/علاقہ/شاخ کے ایسے ہونہار مسلم نوجوانوں کے نام اور کوائف اور ان کے تعلیمی اسناد کی نقول منسلکہ فارم پر سفارش کے ساتھ صوبائی امیر یا نائب ناظم اعلیٰ جماعت المسلمین کو روانہ کریں۔ صوبائی امیر/نائب ناظم اعلیٰ تمام درخواستوں کی جانچ پڑتال کریں گے اور اپنی سفارش کے ساتھ امیر محترم کو پیش کریں گے۔ امیر محترم کی منظوری کے بعد انشاءاللہ ادارہ مذکورہ بالا میں داخلہ مل جائے گا(مراسلہ مطبوعہ منجانب نائب ناظم اعلیٰ بنام ذیلی امراء و نظماء جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی)۔

(۳) شرائط برائے داخلہ:۔(۱) طالب علم کا مسلم ہونا اور جماعت المسلمین سے وابستہ ہونا ضروری ہے۔(۲) تعلیمی قابلیت: پہلی ترجیح:۔انٹر سائنس/ایف ایس سی۔دوسری ترجیح:۔ میٹرک سائنس/ایف اے۔(۳) ماہانہ وظیفہ: ایک ہزار روپے۔(۴) قیام وطعام: بذمہ ادارہ.....(۷) حصول علم سے فراغت پر طلباء کو ان کے تقویٰ، علمی لیاقت، ذہانت، جذبہ اور دین اسلام پر عمل کی بنیاد پر منتخب کر کے ملک کے مختلف شہروں میں ہومیو کلینک کھلوا کر دیئے جائیں گے اور بیرونی ممالک میں بھی تبلیغ دین کیلئے بھیجا جائے گا، انشاءاللہ....

انتباہ: دوران تعلیم یا بعد از فراغت تعلیم وتربیت جماعت المسلمین کے مزاج کے خلاف کوئی بات برداشت نہیں کی جائے گی اور کسی ناشائستہ حرکت کے ثبوت پر ادارہ کی انتظامیہ طالب علم کو خارج یا کلینک سے سبکدوش کردے گی(ادارہ تعلیم علوم اسلامیہ وطبیہ وتربیت برائے تبلیغ اسلام زیر اہتمام جماعت المسلمین)۔

(۱۷) عدلیہ جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی کے قواعد وضوابط

(۱)...یہ شکایت کسی ایسے رکن جماعت کے خلاف جو مندرجہ ذیل جرائم میں سے کسی جرم کا مرتکب ہوا ہو مدعی کی طرف سے بھی ہوسکتی ہے، کسی ایسے شخص کی طرف سے بھی ہوسکتی ہے جو عدلیہ کی طرف سے رازدارانہ طور پر اس کام کیلئے مقرر کیا گیا ہو... :۔(۱) جماعت کے خلاف سازش

کرنا،(۲)امیر جماعت کی نافرمانی کرنا،(۳)اپنے ناپسندیدہ اور غیر اخلاقی الفاظ وافعال سے جماعت کو بدنام کرنا،(۴) جھوٹ بولنا، آپس میں لڑنا جھگڑنا، چغلی کھانا، وعدہ خلافی کرنا یا اور کوئی غیر شرعی بات اور کام کرنا(نمبرا)۔

(۲) عدلیہ خود بھی کسی ایسے رکن کے خلاف مقدمہ چلا سکتی ہے جو مندرجہ بالا جرائم میں سے کسی جرم کا مرتکب ہوا ہو(نمبر۲)۔.........

(۳) عدلیہ اس بات کی مکلف نہیں ہوگی کہ وہ تحقیقات کے طریق کا انکشاف کرے(نمبر۷)۔

(۴) پیرا نمبرا میں جو جرائم دیئے ہوئے ہیں اگر کوئی رکن جماعت ان میں سے کسی ایک جرم کا بھی مرتکب ہوگا تو عدلیہ مندرجہ ذیل سزاؤں میں سے کوئی ایک یا زیادہ سزائیں اس پر نافذ کرے گی۔(۱)ارکان جماعت کا اس سے مقاطعہ،(۲)جماعت سے اخراج،(۳)ہلکی جسمانی سزا(نمبر۸)۔

(۵) اگر کوئی رکن جس سے مقاطعہ کیا گیا ہو پچاس دن کے اندر امیر جماعت کو معافی کی درخواست دینے سے قاصر رہے تو سمجھا جائے گا کہ اس نے جماعت چھوڑ دی۔ایسی صورت میں عدلیہ اس کے خروج کا اعلان کرے گی(نمبر۹)۔.........

(۶) ہر رکن جماعت پر لازمی ہوگا کہ وہ عدلیہ کے فیصلوں پر عمل کرے۔جو رکن عدلیہ کے فیصلے کے مطابق عمل کرنے سے قاصر رہے گا تو اس کے متعلق سمجھا جائے گا کہ اس نے امیر جماعت کی نافرمانی کی۔ایسی صورت میں عدلیہ اس پر مقدمہ چلائے گی(نمبر۱۲)۔.........

(۷) اگر معتبر ذریعہ سے امیر جماعت کے علم میں آئے کہ کسی رکن نے کوئی جرم کیا ہے تو وہ خود بھی فیصلہ کرکے سزا دے سکتا ہے اور اگر وہ چاہے تو اس کے مقدمہ کو عدلیہ کے حوالے کر سکتا ہے(نمبر۱۵)[عدلیہ جماعت المسلمین کے قواعد و ضوابط : شائع کردہ جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی]۔

(۸) (کمر پر کوڑے مارنا) یہ چیز اگر آپ کو عملاً دیکھنی ہو تو جماعت المسلمین میں بھی آکر آپ دیکھ سکتے ہیں(الجماعۃ القدیمہ : ص۲۰)۔

(۱۸) اسلامی معاشرہ برائے جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی

(۱) ”مکمل اسلامی معاشرہ کیسے قائم ہو؟“ یہ ایک سوال ہے جو ہر مسلم کے ذہن میں پیدا ہوتا ہے خصوصاً ایسے ناسازگار حالات میں کہ خود اسلام پر ایمان رکھنے والے اسلامی ضابطۂ حیات کی

ہندشوں کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں...نہ موجودہ نسل اسلام کو نافذ کرنا چاہتی ہے اور نہ آئندہ آنے والی نسل سے اس قسم کی توقع رکھی جاسکتی ہے۔ان حالات میں کسی وقت اور کسی زمانہ میں بھی مکمل اسلامی معاشرہ کے قیام کی توقع رکھنا خوش فہمی سے زیادہ نہیں... کسی خفتہ قوم کو جگانا نہیں ہے بلکہ مردہ قوم کو زندہ کرنا ہے۔یہ کام اتنا مشکل ہے کہ کامیابی دور دور تک نظر نہیں آتی (فتنے اور ان کا سدباب: ص ۴۲ تا ۴۴)۔

(۲) منصوبہ برائے قیام معاشرۂ اسلامیہ :۔ موجودہ معاشرہ اس قدر بگڑ چکا ہے کہ اس کی اصلاح اگر ناممکن نہیں تو دشوار ضرور ہے اور دشوار بھی بے حدو حساب۔ہر چہار طرف سے فتنے یلغار کر رہے ہیں...ایسی حالت میں اپنے ایمان کا دفاع کرنا بھی ہمارے لئے مشکل ہو گیا ہے چہ جائیکہ ہم معاشرہ کی اصلاح کر سکیں۔فرقہ بندی عام ہے اور ہر فرقہ جو کچھ اس کے پاس ہے اس پر مگن ہے۔کسی کو تلاش حق کی فکر نہیں۔ایسے فتنوں اور فرقہ بندی کے زمانہ میں احادیث مبارکہ سے جو ہمیں ہدایت ملتی ہے وہ یہ ہے کہ ہم ایسے معاشرہ سے علیحدہ ہو کر کسی جنگل میں اپنا گھر بسائیں۔لہٰذا جماعت نے یہ فیصلہ کیا کہ احادیث مبارکہ کی اس ہدایت پر عمل کرے اور شہری آبادی سے دور کہیں ایسی بستی بسائے جس میں صرف وہی لوگ آباد ہوں جو اس معاشرہ سے تنگ آچکے ہوں اور خالص اسلامی ہدایات کے مطابق اپنی زندگی گذارنے کا عزم کر چکے ہوں۔اس بستی میں خالص اسلامی معاشرہ قائم کیا جائے اور وہاں کسی کو خلاف شرع کام کرنے کی قطعاً اجازت نہ دی جائے۔جماعت کا یہ منصوبہ بہت اہم ہے (ارکان جماعت کیلئے ہدایات: ص ۱۳، ۱۴)۔

(۱۹) جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی کے دعوے

(۱) جماعت المسلمین ہی وہ واحد جماعت ہے جو احکام الٰہی، احکام رسول ﷺ اور سنن رسول (ﷺ) کو وہی درجہ دیتی ہے جو ان کا حق ہے (جماعت المسلمین کا تعارف: ص ۲)۔

(۲) جماعت المسلمین ہی وہ جماعت ہے جس کے پاس خالص دین ہے۔اس میں کسی کے فتوے، اجتہاد، رائے اور قیاس کی آمیزش قطعاً نہیں ہے...یہ صرف جماعت المسلمین ہی کی خصوصیت ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دین میں کسی قسم کی آمیزش نہیں کرتی...جماعت المسلمین کے علاوہ تمام جماعتوں اور فرقوں نے اللہ تعالیٰ کے دین میں علماء کے اقوال اور فتووں کو شامل کر لیا ہے

...انہوں نے دین کو اللہ تعالیٰ کیلئے خالص نہیں رکھا (حوالہ مذکورہ : ص ۴، ۵)۔

(۳) جماعت المسلمین ہی وہ جماعت ہے جو کہتی ہے کہ جو کچھ ہمارے پاس ہے اس کا انکار کفر ہے۔ دوسری کوئی جماعت نہیں کہتی اور نہ کوئی فرقہ دعویٰ کرتا ہے کہ جو کچھ اس کے پاس ہے اس کا انکار کفر ہے (حوالہ مذکورہ : ۵)۔

(۴) جماعت المسلمین ہی ہے جو کہتی ہے کہ جماعت المسلمین کو چھوڑنا جاہلیت کی موت کو دعوت دیتا ہے... جماعت المسلمین کے علاوہ کوئی جماعت نہیں کہتی نہ کوئی فرقہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس کو چھوڑنا جاہلیت کی موت کو دعوت دیتا ہے (حوالہ مذکورہ : ص ۶)۔

(۵) جماعت المسلمین ہی وہ جماعت ہے جو کہتی ہے کہ جماعت المسلمین کو چھوڑنا اسلام کو چھوڑنا ہے... کوئی جماعت نہیں کہتی اور نہ کوئی فرقہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس کو چھوڑنا اسلام کو چھوڑنا ہے (حوالہ مذکورہ، ص ۶)۔

(۶) جماعت المسلمین کو چھوڑنا اسلام کو خیرباد کہنا ہے... جماعت المسلمین میں شمولیت ایمان کا تقاضا ہے۔ جماعت المسلمین کی مخالفت کرنا اسلام کو چھوڑنا ہے... جماعت المسلمین کی مخالفت بھی اسلام سے باہر کر دیتی ہے... اگر جماعت المسلمین ہے تو جماعت حقہ ہے اور اگر جماعت المسلمین نہیں ہے تو پھر کوئی جماعت جماعت حقہ نہیں ہو گی (مختلف ادوار اور جماعت المسلمین : ص ۲۳، ۲۴، ۲۶)۔

(۷) جماعت المسلمین کا اجتماعی کام سنت نبوی کے ذرا بھی خلاف نہیں ہوتا.... روئے زمین پر ہمارے علم کے مطابق صرف اور صرف یہی جماعت ہے جو من وعن قرآن مجید اور سنت پر عمل پیرا ہے اور یہی جماعت حق پر ہے... سنت پر تو صرف جماعت المسلمین ہی عمل کرتی ہے (تحقیق صلاۃ : ص ۳۲، ۲۶۳)۔

(۸) جماعت المسلمین کو بدنام کرنا اللہ تبارک وتعالیٰ کے دین کو نقصان پہنچانے کے مترادف ہے (خلافت ارضی اور فرشتے : ص ۵)۔ جماعت المسلمین... ایسی جماعت کو گمراہ کہہ کر آپ اپنی آخرت تباہ کر رہے ہیں۔ لہٰذا آپ اللہ تعالیٰ سے توبہ کریں (ایک معترض کی غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ : ص ۴۸)۔

(۹) اللہ تعالیٰ نے جماعت المسلمین کو غور وفکر کی دولت سے مالا مال کیا ہے... معترضین دنیا گھوم آئیں اور پھر جماعت المسلمین کے اجتماعات میں آئیں تو ان شاء اللہ قرآن مجید واحادیث پر عمل ہمارے ہاں پائیں گے... معترضین سے درخواست ہے کہ وہ فرقہ پرستی چھوڑ کر جماعت المسلمین

میں شمولیت اختیار کر لیں تاکہ ان کے اعمال اور عقائد درست ہو جائیں (معجزات : ص ۱۳، ۱۴)۔

(۱۰) جماعت المسلمین اور اس کے امیر سے چمٹے رہنے کا حکم اللہ کے رسول ﷺ نے دیا ہے یہ اعزاز کسی اور جماعت یا فرقہ کو حاصل نہیں ہے (فریضۂ اطاعت امیر : ص ۱۷، المسلم نمبر ۹ : ص ۵)۔

(۱۱) جماعت المسلمین ہی وہ واحد جماعت ہے جس سے چمٹنے کا حکم دیا گیا ہے... جماعت المسلمین کے علاوہ کسی جماعت یا فرقے سے چمٹنے کا حکم نہیں دیا گیا (جماعت المسلمین کا تعارف : ص ۵)۔

(۱۲) جماعت المسلمین سے علیحدہ رہنا یا جماعت المسلمین سے علیحدہ ہونا کسی حالت میں جائز نہیں (مرکیوں نہیں جاتے ؟ : ص ۳)۔

(۱۳) اللہ کی جماعت، الجماعۃ، فرقہ ناجیہ، جنتی طائفہ، طائفہ منصورہ، دینی جماعت، جماعت حقہ اور امت مسلمہ صرف جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی ہی ہے۔ جنت اور اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت کی مستحق نیز خلافت و حکومت اور جہاد فی سبیل اللہ کی اہل بھی صرف یہی ایک جماعت ہے۔

(۱۴) جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی کے علاوہ باقی سب کلمہ گو جماعتیں، تنظیمیں اور تحریکیں فرقے ہیں لہٰذا امت مسلمہ سے خارج ہیں، مسلم نہیں ہیں، اور آخرت میں ان کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔

(۱۵) مسلم بننے اور کہلوانے کے لئے جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی کے امام کے ہاتھ پر بیعت لازم و ملزوم، اور اس کی اطاعت فرض ہے۔

نوٹ : نمبر ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ کے حوالہ جات کے لئے کتاب ہذا کے ابواب نمبر ۵ اور ۹ تا ۱۲ دیکھئے۔

☆☆☆☆☆☆
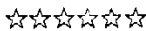
اراکین جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی کی ذہن پرستی

آخر میں جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی کے بانی و امام اول جناب مسعود احمد صاحب کی چند ایسی تحریرات ملاحظہ کیجئے کہ جو انہوں نے لکھیں تو دوسری جماعتوں مثلاً احناف و اہلحدیث وغیرہ کے متعلق تھیں، لیکن اس وقت انہی کے مقلدین، ان کے ان ارشادات کے مصداق ٹھہر رہے ہیں :

(۱) علماء پرستی اس درجہ تک لوگوں کے ذہن پر چھا جاتی ہے کہ پھر وہ اپنے عالم، امام یا پیر کے خلاف کچھ سننا نہیں چاہتے بلکہ حق کو اپنے ذہن کا تابع بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے علماء اور پیر بھی شعوری یا غیر شعوری طور پر مسلسل ان کی ذہن سازی کرتے رہتے ہیں۔ اپنے متبعین کی ذہن

پرستی کو قائم اور دائم رکھنے کے لئے ایسے اصول مرتب کرتے ہیں جن سے ذہن پرستی اور جمود میں اضافہ ہو اور ان کے نام نہاد حق کو جس کو وہ نادانی سے حق ماننے کا تہیہ کر چکے ہیں سہارا مل سکے... بتایئے اس ذہن سازی (BRAIN WASHING) کے بعد کیا کسی شخص کے ذہن میں یہ صلاحیت باقی رہے گی کہ وہ آیت یا حدیث کو تسلیم کر کے اپنے فقہاء کے قول کو مسترد کر دے... کیا اس ذہن پرستی کے بعد بھی یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ ایسا ذہن کسی موقع پر بھی حق کو تسلیم کریگا؟ ظاہر ہے کہ عموماً ایسا نہیں ہوگا (ذہن پرستی: ص ۷، ۸، ۹)۔

(۲) ایک فرقہ غیر مقلد ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، اس کے دعوے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس میں کہیں تقلید کا نام و نشان نہیں ہوگا لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے... دوسرے اگر ائمہ دین کی تقلید کرتے ہیں تو یہ انہیں مشرک کہتے ہیں لیکن جب اپنے علماء کا معاملہ آتا ہے تو ان کی تقلید کرنے والوں کو مشرک نہیں کہتے... (اپنے) علماء کے فتووں کو بے دلیل تسلیم کرتے ہیں اور جو تسلیم نہ کرے اسے برا سمجھتے ہیں (ذہن پرستی: ص ۱۰۳، ۱۰۴)۔

(۳) علامہ عبدالرحمٰن تحریر فرماتے ہیں :-... تقلید پرست اس قدر ضدی واقع ہوئے ہیں کہ اپنے اماموں کے فتووں اور فقہی روایتوں کو صحیح ثابت کرنے کیلئے قرآن و حدیث کے قطعی دلائل کو غیر معقول اور لچر تاویلوں سے رد کرنے کی زور و شور سے کوشش کرنے لگ جاتے ہیں (ذہن پرستی: ص ۱۵)۔

(۴) مولوی عبدالحیٔ صاحب حنفی فرماتے ہیں :- حنفیہ کی ایک جماعت سخت تعصب میں مبتلاء ہے اور کتب فتاویٰ میں جو مسائل لکھے ہوئے ہیں ان پر سختی سے کاربند ہے اور اگر ان لوگوں کو کوئی صحیح حدیث یا صریح اثر مل جاتا ہے جو ان کے مذہب کے خلاف ہو تو وہ یہ کہتے ہیں کہ اگر یہ حدیث صحیح ہوتی تو امام صاحب ضرور اس کے مطابق فتویٰ دیتے اور اس کے خلاف کوئی فیصلہ نہ کرتے اور یہ ان کی جہالت ہے (ذہن پرستی: ص ۱۸)۔

(۵) مسلم کو کسی ایک امام کے حل کا پابند بنانا، اس کو توحید سے دور کرنا ہے اور شرک فی الدین کے دائرہ میں داخل کرنا ہے... رہی یہ بات کہ مقلد یہ خیال کرے کہ امام نے صحیح مطلب سمجھا ہوگا اور میں غلط سمجھا ہوں تو جب تک وہ مقلد ہے وہ واقعی یہی سوچنے پر مجبور ہوگا لیکن جوں ہی وہ تقلید کا قلادہ گردن سے نکال کر پھینک دے تو وہ پھر یہ بھی سوچ سکتا ہے کہ فلاں امام صاحب نے اس حدیث

کا صحیح مطلب نہیں سمجھا۔ اس حدیث کا صحیح مطلب وہی ہے جو فلاں فلاں ائمہ دین نے سمجھا ہے ...اگر آپ تقلید چھوڑ دیں تو پھر انشاء اللہ فقہی بصیرت آپ میں پیدا ہو جائے گی (التحقیق فی جواب التقلید : ص ۱۳۲ تا ۱۳۴)۔

⑥ اس قسم کا نظریہ رکھنے (والے)... مزید دلائل سننے کے بعد کہتے ہیں، "کیا آپ ہمارا ذہن بدلنا چاہتے ہیں؟ یہ نہیں ہو سکتا"۔ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ ایسا نہیں ہو سکتا، ذہن پرستی ایسی بلائے جان بن گئی ہے کہ اب اس سے نجات ملنا مشکل ہے۔ اس سے نجات ملے تو ذہن بدلے، ذہن بدلے تو حق کو تسلیم کریں... حق سامنے آرہا ہے لیکن اسے اپنے خود ساختہ نظریہ کے خلاف ہونے کی وجہ سے مسترد کیا جارہا ہے۔ کیا یہ حق پرستی ہے یا ذہن پرستی؟ (ذہن پرستی : ص ۴۰)۔

⑦ آپ اس وسوسہ سے اللہ کی پناہ طلب کیجئے (کہ) بڑے بڑے علماء احناف حنفیت پر کیوں اڑے رہے؟ یہ عذاب و ثواب کو جانتے ہوئے کیوں حنفی بنے بیٹھے ہیں؟ کیا ان کو عذاب جہنم کا خوف نہیں ہے؟... ایسے آدمی بہت کم ہوتے ہیں جو حق کو پہچان کر حق کا انکار کریں۔ عیسائی اس لئے عیسائی ہے کہ وہ عیسائی مذہب ہی کو اللہ کی رضا جوئی کا سبب سمجھتا ہے اور اسلام سے بیزاری ہی کو اللہ کا حکم سمجھتا ہے۔ یہی حال تمام مذاہب والوں کا ہے۔ نیک نیتی ہر جگہ پائی جاتی ہے لیکن اس نیک نیتی پر نجات موقوف نہیں ہے، وہ نیک نیتی کی وجہ سے اسلام نہیں لاتے تو وہ بچ نہیں سکتے۔ وہ باوجود اس نیک نیتی کے بھی کافر ہی رہیں گے... جو حق ہے وہ حق ہے۔ فماذا بعد الحق الا الضلل اور حق کے بعد کچھ نہیں سوائے ضلالت کے (قرآن مجید)۔ جو حق کا نیک نیتی سے انکار کرے وہ گمراہ ہے اور جو بد نیتی سے انکار کرے وہ بھی گمراہ ہے (تلاش حق : ص ۶۴ تا ۶۶)۔

⑧ بہر حال کوشش کرنا ہمارا کام ہے، ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے، اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے، ہم سب کو صراط مستقیم پر گامزن ہونے اور اس پر استقامت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اسلام انصاف کا مقتضی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ نہیں بلکہ تمہیں انصاف ہی کرنا چاہیے، تقوے کے یہی قریب ہے، اور اللہ سے ڈرتے رہو" (مآئدۃ۔۸)۔ اللہ تعالیٰ کے واسطے، اللہ تعالیٰ کے خوف سے یہ شنآن، یہ ضد، یہ بغض دلوں سے نکال دیجئے، ذہن پرستی کو بالائے طاق رکھئے اور زل مع الحق حیث زال (جدھر حق گھومے، ادھر ہی گھوم جایئے) یہی تقویٰ ہے، یہی دیانت ہے۔ یہی ایمان ہے، یہی توحید ہے (ذہن پرستی : ص ۱۱۱)۔

	عقائد احمدیہ (قادیانی)	عقائد مسعودیہ (جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی)
۱	جو مرزا غلام احمد قادیانی کی قائم کردہ جماعت میں شامل نہیں ہوتا، وہ مسلم نہیں۔	جو مسعود احمد صاحب کی قائم کردہ جماعت میں شامل نہیں ہوتا، وہ مسلم نہیں۔
۲	غیر احمدی کی اقتدا میں نماز پڑھنا جائز نہیں۔	غیر مسعودی کی اقتدا میں نماز پڑھنا جائز نہیں۔
۳	غیر احمدی کی اقتدا میں حج کرنا جائز نہیں۔	غیر مسعودی کی اقتدا میں حج کرنا جائز نہیں۔
۴	غیر احمدی کی صلوٰۃ جنازہ پڑھنا جائز نہیں۔	غیر مسعودی کی صلوٰۃ جنازہ پڑھنا جائز نہیں۔
۵	غیر احمدی کے معصوم بچے کی بھی نماز جنازہ پڑھنی جائز نہیں۔	غیر مسعودی کے معصوم بچے کی بھی نماز جنازہ پڑھنی جائز نہیں۔
۶	غیر احمدی کے لئے دعائے مغفرت کرنا جائز نہیں۔	غیر مسعودی کیلئے دعائے مغفرت کرنا جائز نہیں۔
۷	غیر احمدی کو احمدی لڑکی دینا جائز نہیں۔	غیر مسعودی کو مسعودی لڑکی دینا جائز نہیں۔
۸	غیر احمدی لڑکی سے نکاح جائز ہے، جیسا کہ اہل کتاب سے۔	غیر مسعودی لڑکی سے نکاح جائز نہیں۔
۹	احمدیت کے خلاف چلنے والے کو جماعت سے خارج کر دیا جاتا ہے۔	مسعودیت کے خلاف چلنے والے کو جماعت سے خارج کر دیا جاتا ہے۔
۱۰	احمدیت چھوڑنے والے کے نکاح میں اگر احمدی لڑکی ہے تو اسے طلاق دینے اور لڑکی کو طلاق لینے پر مجبور کیا جاتا ہے۔	مسعودیت چھوڑنے والے کے نکاح میں اگر مسعودی لڑکی ہے تو اسے طلاق دینے اور لڑکی کو طلاق لینے پر مجبور کیا جاتا ہے۔
۱۱	ہر احمدی کو چاہیئے کہ اپنے آپ کو حق پر سمجھے اور غیر احمدی کو ناحق پر۔	ہر مسعودی کو چاہیئے کہ اپنے آپ کو حق پر سمجھے اور غیر مسعودی کو ناحق پر۔
۱۲	ہر احمدی کو چاہیئے کہ صرف اپنی جماعت کیلئے اپنی جان، مال اور وقت کی قربانی دے۔	ہر مسعودی کو چاہیئے کہ صرف اپنی جماعت کیلئے اپنی جان، مال اور وقت کی قربانی دے۔
۱۳	قرآن وحدیث کی صرف وہی توضیح وتشریح مانی جاتی ہے کہ جو مرزا صاحب یا ان کے خلفاء کریں۔	قرآن حدیث کی صرف وہی توضیح وتشریح مانی جاتی ہے کہ جو مسعود احمد صاحب یا ان کے خلفاء کریں۔
۱۴	اپنے مقاصد کے حصول کیلئے توریہ کرنا جائز ہے۔	اپنے مقاصد کے حصول کیلئے توریہ کرنا جائز ہے۔
۱۵	احمدیت کو چھوڑنے والا مرتد ہے۔ وغیرہ، وغیرہ......	مسعودیت کو چھوڑنے والا مرتد ہے۔ وغیرہ، وغیرہ.....

انتباہ نمبر ۱: عقیدہ نمبر ۸ میں مسعودیوں نے قادیانیوں کی مخالفت کی ہے، کیونکہ وہ کلمہ گو غیر رکن جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی کو اہل کتاب کے زمرے میں بھی شمار نہیں کرتے، لیکن کبھی کبھار کسی مجبوری کے تحت یا عدم دستیابی کی صورت میں غیر مسعودی لڑکی سے بھی نکاح کر لیا جاتا ہے اور بعد میں جبراً یا بہلا پھسلا کر مشرف بہ مسعودیت کر لیا جاتا ہے۔

انتباہ نمبر ۲: مندرجہ بالا تقابل "تحقیق مزید بسلسلہ جماعت التکفیر" (ص: ۹۷، ۹۸) میں طبع کرا کر، نومبر ۱۹۹۶ء میں مسعود احمد صاحب کو بھیجا گیا، اور انہوں نے اس کی کوئی تردید نہیں کی۔